الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۰

فیوضات باروِیہ

باجازت

پیر طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو شریف

مرتب:

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب باروی مدظلہ

دربار عالیہ پیر بارو شریف

سوانح حیات آفتابِ شریعت ماہتابِ طریقت قطب العصر
حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ

فیوضاتِ باروِیہ

باجازت

پیرِ طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی مدظلہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو شریف

مرتب:

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب باروی مدظلہ
دربار عالیہ پیر بارو شریف



مزار مبارک اور اس کے ماحول کا ایک عمومی منظر



مزار مبارک کا صدر دروازہ



مزار مبارک کا شمالی دروازہ



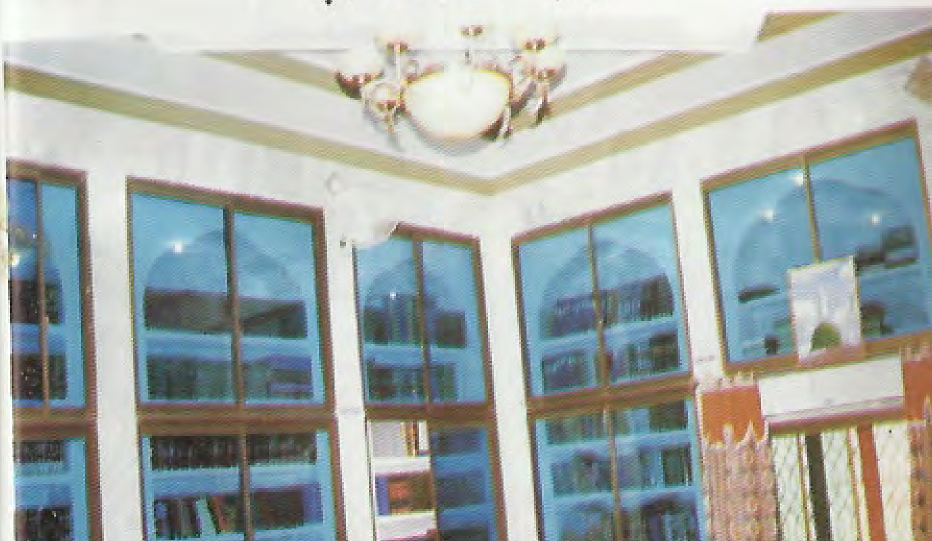
مزار مبارک حضرت خواجہ محمد عبداللہ رحمتہ اللہ المعروف پیر بارو



حضرت خواجہ غلام حسین رحمتہ اللہ اوران کے فرزند صاحبزادہ عبدالکریم صاحب کے مزارات



مزار مبارک کے ساتھ ملحقہ مسجد



لائبریری کا ایک منظر



درس گاہ کا ایک وسیع کمرہ



طلباء کے مطالعہ کے لئے مختص کمروں کا بیرونی منظر



طالبات کے مدرسہ کا ایک عمومی منظر

سوانح حیات آفتابِ شریعت ماہتابِ طریقت قطب العصر
حضرت خواجہ محمد عبد اللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ

فیوضاتِ بارویہ

باجازت

پیرِ طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی مدظلہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو شریف

مرتب:

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب باروی مدظلہ

ناشر

مکتبہ بارویہ دربارِ عالیہ پیر بارو شریف
فتح پور ضلع لیہ

نام کتاب	فیوضات بارویہ
باجازت	حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مرتب	حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب باروی مدظلہ
مقام اشاعت	دربار عالیہ حضرت پیر بارو شریف، ضلع لیہ
باراول	جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ، اکتوبر ۱۹۹۵ء
باردوم	جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ، اگست ۲۰۰۰ء
بارسوم	رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ اکتوبر ۲۰۰۶ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
قیمت	250/- روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ بارویہ دربار عالیہ پیر بارو شریف (لیہ)

انتساب

بنامِ نامیِ اسمِ گرامیِ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مخدومنا المعظم ذوالمجد والکرم

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مخدومنا المعظم ذوالمجد والکرم

سیدِنا و شیخنا و مُرشدنا حضرت ثانی

خواجہ فقیر محمّد صاحب باروی

مدّظلہم العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ باروِیہ

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

فہرست مضامین

حالات مشائخ 225

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ
فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ

الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من
شجرۃ مبٰرکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا
غربیۃ یکاد زیتھا یضیٓء ولو لم تمسسہ
نار نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشآء
ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل
شیء علیم

بحضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاَحسَنُ مِنکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَینٌ
وَاَجمَلُ مِنکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

عظمت اولیاء

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیاء

(مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ)

رباعی

ہر کس کہ کمال اولیاء رانہ شناخت
ایں نعمت خاص بے بہا رانہ شناخت
پس شکر نہ گفت و حب ایشاں نگزید
میداں بیقین کہ او خدارانہ شناخت

(حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نذرانہ عقیدت

آں راز دار کبریا
آں خاصہ خاص اولیاء
آں مظہر نورِ خدا
بارو فقیر مصطفیٰ
از تو خداوند صمد
باران رحمت تا ابد
بر تربتش ہر دم رسد
از ما سلام بے عدد

(صاحبزادہ محمد اسماعیل، شاہ والا شریف)

سُخن گفتنی

صاحبزادہ محمد حسن الحسنی باروی

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

وعلی الہ وصحبہ المکرمین عندہ

غوث زماں، قطب دوراں، سراج العارفین، قدوۃ السالکین، منبع صدق وصفا، مخزن لطف وعطا، پیر طریقت حضرت خواجہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اولاً تذکرہ آپ کے خلیفہ مجاز جام محمد ظفر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا جس کا نام ''سوانح حیات حضرت پیر محمد عبداللہ المعروف بارو رحمۃ اللہ علیہ'' رکھا گیا۔ یہ کتاب 246 صفحات پر مشتمل تھی۔ اس کا انتساب خواجہ ثانی حضرت فقیر محمد مدظلہ عالی کے نام کیا گیا۔ اس کی تقریظ میں حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم قریشی باروی صاحب نے احادیث مبارکہ اور اقوال ثابتہ کے حوالے دے کر اولیائے امت کی اہمیت و برکت واضح کرتے ہوئے مخلوق کے لئے ان کی فیض رسانی ثابت کی۔ جام ظفر اللہ صاحب نے تعارف، دیباچہ اور پیش لفظ کے ضمن میں کتاب لکھنے کی غرض وغایت، حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر انوار و برکات کے بیان کے توسط سے، راہروان راہ سلوک کے لئے مشعل راہ فراہم کرنا قرار دی۔ دور حاضر میں جو رویہ محض جبلتوں کے تحت زندگی گزارنے کا روا رکھا گیا ہے اور جس کے نتیجے میں عمومی لحاظ سے انسان ''احسن تقویم'' کے درجے سے گر کر ''اسفل سافلین'' کی حیثیت کی جانب رواں دواں ہے، اس پر افسوس کرتے ہوئے اولیائے کرام کی پاکیزہ زندگیوں اور ان کے در سے تعلق کی اہمیت واضح کی گئی ہے جو محاسبہ نفس کی حقیقی بنیاد بن سکتا ہے۔ ساتھ ہی خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کیا ہے جس کی رحمت کاملہ سے انہیں اپنے مرشد گرامی کے احوال رقم کرنے اور ان کے فیوض و برکات کو ضابطہ تحریر میں لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1986ء میں آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت، صاحب اسرار حقیقت حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ پر مرتب کردہ یہ تالیف ''فیوضات بارویہ'' کے نام اور محمد رمضان ضیاء الباروی صاحب کے اہتمام سے مکتبہ ضیاء السنۃ ملتان سے بہ اجازت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی شائع ہوئی۔ کتاب 356 صفحات پر مشتمل تھی البتہ

اختتام کے بعد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے شعری تبرکات میں سے ایک انتخاب اور مکتبہ ضیاء السنۃ کی شائع کردہ تین دیگر تصانیف کا تعارف، ایک ایک صفحہ پر مشتمل، شامل کیا گیا تھا۔ اس کتاب کا ہر باب نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ بالخصوص ارشادات کے ضمن میں مرتب نے یہ بات ملحوظ رکھی کہ جو جملے اور کلمات قبلہ غریب نواز بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے جس رنگ میں نکلے اسی میں نقل کر دیئے گئے۔ صاحبان حال اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ بات اس طرح بیان کرنے سے لطف و اثر میں نہ صرف حد درجہ اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ تصور کی دنیا، دل و دماغ کو ایک بار پھر اسی رنگین و دل آراء ماحول میں لے جاتی ہے جس میں مرشد کریم کی زبان فیض اثر کانوں میں رس گھولتی تھی۔

جمادی الاول 1416ھ بمطابق اکتوبر 1995ء میں یہ سوانح حیات ''فیوضات بارویہ'' کے نام سے لاہور سے شائع ہوئی۔ ناشر کتاب، مکتبہ بارویہ دربار عالیہ پیر بارو شریف فتح پور ضلع لیہ کی جانب سے اس کتاب کو تیسری بار چھپوانے کا اہتمام حسب سابق پیر طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی کی اجازت سے کیا گیا۔ اس بار اس کے مرتب ابو الانوار محمد عبد الرحمٰن الحسنی، آستانہ عالیہ شاہ والا شریف، خوشاب، تھے۔ کتاب میں کئی اضافے بھی کیے گئے جن کی بنیاد وہ ارشادات، مکاشفات اور کرامات بنیں جو مختلف پیر بھائیوں کی جانب سے موصول ہوئیں۔ ارباب طریقت کی طرف سے کتاب کی ترتیب نو اور اضافہ جات کی خواہش کا احترام بھی کیا گیا۔ کتاب کی ضخامت میں، اس ترتیب کے نتیجے میں، کسی قدر اضافہ ہو گیا چنانچہ بار ثالث اشاعت 461 صفحات پر مشتمل تھی۔

جمادی الاولی 1421ھ بمطابق اگست 2000ء میں یہ کتاب ایک بار پھر لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے آغاز میں راقم السطور کی جانب سے یہ وضاحت کی گئی کہ اس اشاعت میں قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات، مکاشفات، کرامات، اسباق، معمولات، تعویذات اور دیگر مضامین کو نسبتاً سہل انداز میں بیان کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے شروع میں اولیائے کرام علیہم رحمۃ السلام کے فضائل اور ان پر طعن و تشنیع کرنے والوں کی تردید میں چند معتبر و مستند احادیث مبارکہ، تقدیم کے عنوان

سے، درج کی گئیں۔ اس حوالے سے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد شیخ المشائخ، زبدۃ العارفین، عمدۃ السالکین حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فیوضات حسنیہ'' سے برکت سمجھتے ہوئے وہ تقدیم درج کی گئی جسے ملک المدرسین، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمایا تھا۔

2006ء میں یہ ضرورت ایک بار پھر شدت سے محسوس کی گئی کہ ''فیوضات بارویہ'' کا نیا ایڈیشن شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس بار کتاب کی اشاعت کے لئے مسلک اہل سنت والجماعت کے مقتدر اشاعتی ادارے ''ضیاء القرآن'' کا انتخاب کیا گیا تا کہ کتاب کو جس حد تک دیدہ زیب بنایا جانا ممکن ہو اس میں کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔ کتاب میں کسی بنیادی تبدیلی سے گریز کیا گیا البتہ بعض مندرجات میں کسی قدر ترمیم کرنے کے ساتھ ساتھ ایک آدھ باب کو ترتیب کے لحاظ سے مناسب تر جگہ پر لایا گیا ہے۔ تعویزات کے ضمن میں، نئے تعویز رقم کرنے کے علاوہ، ایک اہم کام اعراب لگانے کا ہے۔ یہ اہتمام عامۃ الناس کے لئے عموماً اور پیر بھائیوں کی سہولت کے لئے خصوصاً کیا گیا تا کہ نہ صرف عبارت کو درست انداز میں پڑھا جا سکے بلکہ عمداً یا سہواً غلط اعراب لگانے بھی حتی الامکان ممکن نہ ہوں۔ تقدیم کے حوالہ سے، باہمی مشورے کے بعد، یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ یہ مضمون ''فیوضات حسنیہ'' کی تقدیم کے طور پر اولاً شائع ہو چکا ہے اس لئے اسے ''فیوضات بارویہ'' میں تقدیم کی صورت لکھنے کی بجائے ضمیمہ کا درجہ دیا جائے تا کہ عامۃ المسلمین کے لئے استفادہ ممکن ہو سکے۔ اسی طرح بعض دیگر طویل بحثیں کتاب کے متن سے نکال کر ضمیمہ جات کی صورت کتاب میں شامل کی گئی ہیں تا کہ ایک طرف فیض رسانی کی صورت باقی رہے اور دوسری طرف کتاب کی اصل عبارت کی روانی میں بھی فرق نہ پڑے۔ گزشتہ ایڈیشن کی ابتداء میں جو آراء حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے درج تھیں ان کے صرف وہ حصے شائع کیے گئے ہیں جو حضرت گرامی کی ذات بابرکات پر براہ راست روشنی ڈالتے ہیں۔ عبارت آرائی و مضمون آفرینی پر مشتمل حصے حذف کر دیئے گئے ہیں تا کہ اصل موضوع پر توجہ مرکوز رہے۔ امید ہے اس کاوش کو بنظر تحسین دیکھا جائے گا اور یہ حضرت بارو

دہریت، خارجیت، رافضیت سے قطع تعلق کیا جائے۔

سیرت مبارکہ

حلیہ مبارک

قد مبارک متوسط، رنگ گندمی مائل، ابرو کشادہ اور آنکھیں سرگیں چہرۂ انور حامل متانت وسنجیدگی، ریش مبارک سفید، لمبی ناک لب پھول کی طرح نازک، انداز گفتگو سادہ اور محبوبانہ، تبسم آمیز گفتار۔

سجادہ

ابتداء آپ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر تشریف رکھتے اور ریت سے بھرا ہوا لوٹا تھوک دان کے طور پر استعمال فرماتے بعد میں خدام چٹائی پر دری ڈالنے لگے اور جست کا تھوک دان استعمال ہونے لگا بوجہ پیری گاؤ تکیہ کا سہارا بھی لے لیتے عام طور پر دن کے وقت سردیوں میں مسجد سے ملحق جنوب کی طرف اور گرمیوں میں چھپر کے نیچے اور رات کے وقت گرمیوں میں مسجد شریف کے سامنے کھلے میدان میں اور سردیوں میں حجرہ شریف کے اندر تشریف فرما ہوتے عموماً وعظ ونصیحت میں مصروف رہتے مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج میں کوشاں مذاہب باطلہ ''مرزائیت''، ''خارجیت''، ''رافضیت'' کا انتہائی شدت سے رد فرماتے آپ کی زبان مبارک سے نکلنے والے کلمات قدسیہ دل کی گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے مریدین ومتوسلین آپ کے گرد حلقہ کی صورت میں ہمہ تن گوش رہتے لوگ آپ کی باتیں پوری توجہ سے سنتے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے آپ کی صحبت کیمیا اثر کا نتیجہ ہے کہ آپ کا ہر غلام مسلک حقہ اہل سنت کا سپاہی اور نظام مصطفیٰ ﷺ ومقام مصطفیٰ ﷺ کا شیدائی ہے۔

خوراک

آپ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کی بے حد قدر فرماتے تھے آپ کی غذا انتہائی سادہ گنے چنے چند لقموں پر مشتمل تھی خوراک بہت سادہ اور قلیل سر ڈھانپ کر داہنے ہاتھ سے تناول

فرماتے عمر شریف کے آخری تین سالوں میں تو آپ نے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا بڑی کوشش کے بعد چند گھونٹ دودھ نوش فرماتے بار بار عرض کرنے پر فرماتے "بابو تنگ نہ کرو کیا کروں دودھ اندر نہیں جاتا، فرماتے کہ کھانے سے زیادہ کھلانے سے تقویت ملتی ہے۔

لباس

اپنے مرشد کریم کی ہر ہر ادا آپ کے رگ و پے میں رچ بس چکی تھی اس لئے ساری زندگی اپنے شیخ کے لباس کے علاوہ کوئی لباس آنکھوں میں نہ جچا۔ دیسی کھدر کے کپڑے کی موٹی دستار اور کھدر ہی کا کرتا اور تہبند استعمال فرماتے نیلے رنگ کا تہبند بھی استعمال کرتے۔ ظاہری نمود و نمائش کو پسند نہیں فرماتے تھے اس لیے کپڑوں میں سادگی تادم آخر مرغوب خاطر رہی۔ کرتے پہ صدری مختلف رنگ کے کپڑوں کی استعمال فرمائی دستار مبارک کی بندش اس قدر سادہ کہ اس سے ایک خاص قسم کی معصومیت اور بھولپن جھلکتا تھا۔ جوتا ہمیشہ سادہ چمڑے کا مگر نفیس اور ہلکا استعمال فرماتے لباس پہنتے وقت دائیں جانب اور اتارتے وقت بائیں جانب کا خیال فرماتے تھے۔ عصا مبارک ہمیشہ ہاتھ میں رہتا۔

سادات و علماء کی خدمت

سادات عظام علماء و مشائخ اور فقراء کے ساتھ نہایت ہی تواضع سے پیش آتے ان کی رہائش اور کھانے پر خصوصی توجہ دیتے اور مالی مدد بھی فرماتے علماء کرام کی حوصلہ افزائی فرماتے مطالعہ کتب اور تبلیغ دین متین و اعلاء کلمۃ الحق کا شوق دلاتے۔

طلباء کی حوصلہ افزائی

جب کوئی طالبعلم حاضر خدمت ہوتا تو نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے اسباق کا حال پوچھتے اور کبھی کبھی کوئی سوال بھی فرما دیتے اور ساتھ ہی اس کی وضاحت بھی کرتے طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ان میں حصول علم کا جذبہ اور شوق پیدا کرتے اور فرماتے کہ علم ہمیشہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب برحق ﷺ کی رضا کیلئے حاصل کرنا چاہیے۔ علم پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے کہ علم بغیر عمل بے کار ہے اگر کوئی

طالب علم وظیفہ پوچھتا تو فرماتے کہ علم حاصل کرنا اور اس پہ عمل کرنا تمہارا وظیفہ ہے۔

احترام شریعت

آپ کے آستانہ عالیہ پر بود و باش نشست و برخاست خورد و نوش اقوال و افعال خلوت وجلوت گفتار و کردار لباس و اطوار حتی کہ تمام معاملات میں شریعت مطہرہ کی پابندی کا خصوصی لحاظ رکھا جاتا تھا اور اس معاملہ میں ادنیٰ و اعلیٰ چھوٹے بڑے میں کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی تھی کلمہ حق کی ادائیگی حق گوئی و بے باکی کے سلسلہ میں کسی ظالم و جابر اور امیر و صاحب جاگیر کی ہرگز پرواہ نہ کی جاتی کمزوروں غریبوں اور مسکینوں کو حق دلانے کے معاملہ میں کسی کا دنیاوی رعب یا ظاہری جاہ و جلال ہرگز رکاوٹ نہ بن سکا اس سلسلہ میں آپ نے مصائب و آلام کو بھی خندہ پیشانی سے قبول کیا مگر شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کو ہرگز برداشت نہ کیا اگر کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہوتا تو جید علماء کرام سے تحقیق کروانے کے بعد فیصلہ صادر فرماتے۔۔ ایک مرتبہ علاقہ کے ایک زمیندار نے آپ سے پوچھا کہ جناب کیا وجہ ہے "جوتہ" قوم اگر بھوک سے مر رہی ہو تو پھر بھی وہ کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتی آپ نے فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس قوم میں ہر دور میں علم شریعت کسی نہ کسی ذریعہ سے موجود رہا اس علم کی برکت اور فیض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے اس قوم کو سوال سے محفوظ رکھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ قوم ہر دور میں مہمان نوازی کی عادی ہونے کے علاوہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خصوصی طور پر خیال رکھتی تھی اس لیے اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے اس قوم کو اس عیب سے محفوظ رکھا۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی آپ کو اپنے مرشد کریم اور اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی تھی آپ مہمان کو باعث رحمت خیال کرتے تھے اور اکثر فرماتے کہ مہمان کے آنے سے دل خوش ہو تو یہ ایمان کے کامل ہونے کی نشانی ہے جب بھی کوئی مہمان آتا تو اسی وقت کھانے کے متعلق دریافت کیا جاتا پھر فوراً انتظام کیا جاتا آپ فرماتے تھے "بابو کھانا کھلانا سیکھو کھانے پر اکتفا

نہ کرو" آپ کی عادت مبارک تھی کہ رات کو مسجد کے مینار پر چراغ روشن کروادیا کرتے تھے تاکہ بھولا بھٹکا مسافر روشنی دیکھ کر آجائے اور رات سکون سے بسر کرے۔ جب کھانے کا وقت ہوتا تو زمین پر چٹائیاں بچھادی جاتیں۔ حاضرین چار چار کا گروپ بنا کر بیٹھ جاتے مہمانوں میں کھانا تقسیم کیا جاتا اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ سنت کے مطابق دایاں گھٹنا کھڑا کر کے بایاں گھٹنا بچھا کر بسم اللہ شریف پڑھتے ہوئے کھانا تناول فرماتے پانی یا کوئی اور مشروب ہوتا تو آپ ہمیشہ تین سانسوں میں نوش فرماتے گاہ گاہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں ڈالتے اور ثرید بنا کر بھی تناول کرتے۔

عادات وخصائل

آپ کی پوری زندگی سنت رسول ﷺ اور فقر محمدی کی تصویر تھی تقویٰ وطہارت ورع و پرہیزگاری اور پابندی شریعت کا مجسمہ تھے۔ اپنے ہر قول وفعل میں احکام شریعت کا لحاظ رکھتے اور جہاں کہیں بھی خلاف شرع بات دیکھی بلاخوف لومۃ لائم اسے ٹوک دیا۔ لوگوں پہ بے حد مہربان خلق خدا پر شفیق اور ہر ایک کے غمگسار تھے ہر ملنے والا یہ خیال کرتا کہ سب سے زیادہ مہربان مجھ پر ہیں۔ ہر آنے والے کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے۔ اور جانے والے کو دعائیں دے کر واپس کرتے اور بعض اوقات آگے چل کر الوداع کرتے جو شخص جس مقصد کیلئے حاضر ہوا دامن مراد بھر کے لوٹا۔ یتیموں بیواؤں اور مسکینوں کی دلجوئی فرماتے اور امداد بھی کرتے کسی شخص کو بغیر کھانا کھلائے واپس نہیں ہونے دیتے تھے مریدین ومتوسلین کی اصلاح احوال، تزکیہ نفس اور اخلاق حمیدہ کی طرف بہت توجہ دیتے حفظ مراتب کا بہت خیال کرتے ہر مرید کیلئے ابر رحمت تھے انتہائی بگڑے ہوئے انسانوں کو نگاہ رحمت سے سنوارا اور فیوض وبرکات سے مالا مال کیا خلاف مزاج باتوں پر صبر وتحمل سے درگزر فرمایا اور ضبط واعتدال سے اصلاح احوال فرمائی ایثار وقربانی خلوص ومحبت عاجزی وانکساری حق گوئی وبیباکی سادگی بے تکلفی اور حسن اخلاق کا پیکر تھے آپ کے آئینہ اخلاق سے حوصلہ مندی۔ قناعت اور توکل کا عکس صاف طور پر نظر آتا تھا۔

انداز گفتار

آپ کا انداز گفتگو دھیما میٹھا پرکشش باوقار اور نرالا تھا گفتگو جامع اور مختصر فرماتے اکثر ایسا ہوا کہ لوگ سوال دل میں لے کر بیٹھتے مگر پوچھنے سے پہلے آپ نے اپنی گفتگو میں اس کا جواب عطا فرمادیا آپ کی گفتگو سے سامعین کے دل و دماغ سے شکوک وشبہات کی تمام گرد چھٹ جاتی کوئی فرد بھی ایسا نہیں جو آپ کی محفل میں شریک ہوا ہو آپ کے حسن تکلم کا گرویدہ نہ ہوا ہو۔ آپ کی کوئی محفل بھی ایسی نہ تھی جس میں آپ نے اپنے مرشد کریم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شفقت کریمانہ کا ذکر خیر نہ فرمایا ہو۔ آپ فرماتے اس فقیر کے پاس جو کچھ ہے اپنے پیر کی نظر محبت کا نتیجہ ہے یہ لنگر شریف اور سب کچھ حضرت سواگ کا ہے ہم تو آپ کے لنگر کے لانگری ہیں اور آپ کے لنگر پر پل رہے ہیں آپ کے پس خوردہ پر بسر اوقات کر رہے ہیں۔ اور فرمایا کہ فقیری اور ولایت میرے مرشد کریم پر بس ہوئی غرض آپ انتہائی دلکش انداز میں اپنے پیر و مرشد کے ذکر خیر سے اپنی محفل کو چمن زار بنا دیتے تھے۔

لنگر شریف

آپ کا لنگر شریف نہایت وسیع تھا ہر خاص و عام کو حسب مرتبہ کھانا ملتا۔ ابتداءً چند مسافر طلبہ آپ کے ہاں رہائش پذیر تھے جن کے قیام وطعام کا بندوبست آپ خود فرماتے تھے پھر جب اشاعت سلسلہ کا کام جاری ہوا اور آمد ورفت بڑھ گئی تو مستقل لنگر کا انتظام ہوا صوفی محمد نواز صاحب لانگری مقرر ہوئے لنگر کا کام پورے نظم وضبط سے چلایا گیا۔ لانگری، حجام، باورچی سب لوگ خدمت لنگر شریف کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں لنگر شریف کا معمول ہے کہ اشراق کے بعد ہر مہمان کو چائے اور ڈبل روٹی ناشتے کے طور پر ملتی اس کے بعد کھانا دیا جاتا کھانے کی تقسیم کا انداز بہت دل پذیر ہے مہمان چار چار کی ٹولیاں بنا کر بیٹھ جاتے ہیں مٹی کے پیالوں میں سالن اور روٹیاں تقسیم کر دی جاتی ہیں تمام مہمان اجتماعی طریقے سے باہم مل کے کھانا کھاتے ہیں۔ لنگر شریف میں عام طور پر گوشت سبزی اور دال کا

سالن پکایا جاتا ہے جو سادہ ہونے کے باوجود بہت پُر لطف اور لذیذ ہوتا ہے ہر شخص سیر ہو کے اٹھتا ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد چائے تقسیم ہوتی ہے اور نماز مغرب کے بعد کھانا دیا جاتا ہے جو رات گئے تک جاری رہتا ہے علماء کرام مشائخ عظام اور سادات کیلئے لنگر شریف میں خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا۔ اور ان حضرات کو روانگی کیوقت حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ زادِ راہ کے طور پر نقدی بھی عنایت فرماتے تھے۔ رہائش کیلئے مہمانوں کو موسم کے مطابق بستر اور چارپائیاں مہیا کر دی جاتی ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی لنگر شریف کے انتظام کو خوب سے خوب تر بنا دیا ہے اور نہایت احسن طریق سے نظام چل رہا ہے۔

عسرت کی زندگی

حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنا ابتدائی زمانہ بہت عسرت اور تنگی میں بسر فرمایا مگر تسلیم و رضا کا یہ عالم کہ فاقوں پہ فاقے گزرتے رہے لیکن کسی کو خبر نہ ہوئی اور نہ ہی تمام عمر آپ نے دستِ سوال دراز کیا آپ نے فرمایا ”بابو ہم نے ڈیلے (کریر کے درخت کا پھل) بیروں اور ساگ پر گزارہ کیا ہے اور وہ بھی پیٹ بھر کر نصیب نہ ہوتا تھا“ فرمایا ایک مرتبہ گھر میں کافی دنوں سے فاقہ تھا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کو باہر رقبہ میں بیٹھا کر آدھی رات کے وقت گھر آ کر دریافت کیا کھانے کی کوئی چیز موجود ہے تو جواب ملا کہ آپ کا حصہ پیالے میں موجود ہے میں نے دیکھا تو ایک لقمہ سے بھی کم تھا چند اجناس کی اشیاء کو ملا کر کوٹ کے ان کا دلیہ تیار کیا گیا تھا کنبہ کی کفالت میرے ذمے تھی نامعلوم گھر والوں نے بھی کچھ کھایا یا اسی طرح فاقہ سے تھے میں نے اسی ایک لقمہ کو کھایا اور بارگاہ رب العالمین میں شکریہ ادا کیا کہ الٰہی ہم تو ناشکرے بندے ہیں اس وقت تک تیری نعمتوں کی قدر کا اندازہ نہیں کر سکتے جب تک اس سے محروم نہ ہوں پھر فرمایا کہ اس لقمہ سے پہلے اور بعد انواع و اقسام کے کھانوں میں وہ لطف نہیں آیا جتنا کہ فاقوں کے بعد ملنے والے اس ایک لقمہ میں آیا تھا کچھ عرصہ کے بعد فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو دنیا کی ہر نعمت آپ کے

قدموں میں آئی مگر جو کچھ آیا فوراً تقسیم کر دیا گیا۔

رہائش

آپ کے سکونتی مکانات پرانی دیہاتی وضع کی کچی دیواروں پر سادہ چھپر پر مشتمل تھے بعدازاں بتدریج ان کی مرمت ہوتی رہی پھر ضرورت کے مطابق متعدد حجرے اور مکانات تعمیر کیے گے جو مہمانوں اور طلباء کے لیے مختص ہیں عموماً متوسلین و معتقدین گرمی اور سردی میں چٹائیوں پر سوتے ہیں۔

توکل اور تواضع

آپ تواضع اور انکساری کے پیکر تھے تمام کام خود کر لیتے تھے مزاج مبارک اخفاء اور گمنامی کی طرف راغب تھا ہمیشہ احتیاط رہی کہ خلوت میں بھی کوئی ایسا کام نہ ہو جو شہرت یا نمود و نمائش کا باعث بنے طبیعت فروتنی اور عاجزی کی طرف مائل تھی اثنائے گفتگو میں کسی بھی اچھے قول و فعل کا ذکر ہوتا تو نہایت خوبصورت انداز میں اسے اپنے پیر طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے میرے آقائے کریم اس طرح فرمایا کرتے تھے اس کے ساتھ ہی آپ اعلیٰ درجہ کے متوکل تھے فرماتے کہ اسم ذات ''اللہ'' جمیع مشکلات و آفات کا مداوا ہے۔

وسیع لنگر شریف کا اہتمام فقراء و غرباء میں نقد رقوم کی تقسیم

پیر و مرشد کے حضور بیش بہا نذرانوں کا پیش کرنا اور تمام فتوحات توکل کی مرہون منت تھیں وصال سے پہلے حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہٗ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ باروبیہ کو فرمایا ''فقیرو! توکل مصلیٰ اور اتباع سنت رسول ﷺ کو لازم پکڑنا جہاں سرنگوں ہوگا''۔

صبر و تحمل

صبر و قناعت تسلیم و رضا ایثار و وفا اور تحمل و استقامت کا یہ عالم کہ سخت بیماری اور تکلیف میں بھی کسی پریشانی یا گھبراہٹ کا اظہار نہیں فرمایا خدام صرف آپ کے انداز سے پہچان

لیتے تھے کہ تکلیف یا بیماری ہے ورنہ پوری زندگی آپ کی زبان حرف شکایت سے آشنا نہ ہوئی۔ ہمیشہ راضی برضائے مطلوب حقیقی رہے اسباب دنیا سے نفور جملہ تعلقات سے دور مرادات وخواہشات سے تجرید وانقطاع اور پورے عالم سے بے نیاز و مستغنی رہنا آپ کی عادت بن چکی تھی اسی سال کی زندگی فاقوں اور فقر وافلاس میں بسر فرمائی مگر استغنا کی کیفیت یہ تھی کہ نہ تو کسی کے آگے دست سوال دراز کیا اور نہ ہی اپنے پیرومرشد سے اس کی شکایت کی۔ ادھر اس بادشاہِ ولایت نے بھی کبھی آپ سے گھریلو حالات نہ پوچھے بلکہ ہمیشہ نماز باجماعت طلباء اور درس کے حالات دریافت فرمائے ایک مرتبہ پوچھنے پر آپ نے عرض کیا حضور طلباء کے ساتھ مل کر روکھی سوکھی کھا کے گزارہ کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا: ”بابو جیکر تیکوں جودی روٹی روکھی سوکھی مل جائے اتے پنج وقت دی نماز دی مل جاوے اتے گدڑی پا کے سم ونجیں بیا خدا کولوں کیا منگدیں“ یعنی اگر تجھے جو کی خشک روٹی مل جائے اور پانچ وقت کی نماز باجماعت مل جائے اور تو صدری پہن کر سو جائے تو پھر اور خدا سے کیا مانگنا ہے۔ پھر آپ یہ اشعار پڑھتے تھے۔

پیر سکھائی ایہا ریت بہہ وچہ حجرے یا مسیت
بھا پروتھہ ٹکڑا کھا پھٹا پرانا کپڑا پا
غیر دے در تے مول نہ جا

اپنے مرشد کا یہ کلام ہمیشہ آپ کے ورد زبان رہا اور ساری زندگی اس پر عمل کیا مصائب وآلام فقر وفاقہ تکلیف اور دکھ اور سب کچھ برداشت کیا مگر غیر کے در پر نہ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رب ذوالجلال نے آپ کو وہ مقام عطا کیا کہ سینکڑوں بھوکے پیاسے آپ کے دربار پر آئے اور جسمانی روحانی طور پر سیر ہو کر واپس گئے۔ آپ فرماتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے پیر کے ان مبارک الفاظ کو سنہری حروف سے لکھ کر گلے میں ڈال لوں اور قبر میں ساتھ لے جاؤں۔

تبلیغ وتاثیر، رعب وجلال

آپ کی پوری زندگی تبلیغ احکام اسلام اور ترویج مسلک حقہ اہل سنت وجماعت میں بسر ہوئی آپ جہاں تشریف لے گئے ہزاروں لوگ آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر تائب ہوئے اور خلاف شرع رسوم وعادات کو چھوڑ کر احکام شریعت مطہرہ پر عمل کرنا شروع کر دیا آپ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کے مطابق عقائد پر کار بند رہنے کی تاکید فرماتے تھے گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے متنفر تھے امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا پیشوا اور امام ومقتداء مانتے تھے اور اختلافی مسائل میں آپ کی سوچ اور فکر بعینہ وہی تھی جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی آپ محافل میلاد النبی ﷺ اور اعراس بزرگان دین میں خود بھی شرکت فرماتے اور معتقدین کو بھی شریک ہونے کی تلقین فرماتے آپ اپنے دربار شریف پر روزانہ قرآن حدیث کے اسرار پر مشتمل نہایت ہی سوز وگداز اور عشق ومحبت سے لبریز وعظ فرماتے تھے آپ کی زبان مبارک میں بے پناہ تاثیر تھی ملک کے کونے کونے بلکہ غیر ممالک سے بھی لوگ آپ کی محفل پاک میں شریک ہوتے محفل پاک میں آنے والے ہمیشہ سکون قلب اور جمعیت خاطر کا سامان لے کر اٹھے بے نمازی آئے تو نمازی بن کے گئے فاسق وفاجر آئے تو نہ صرف تائب ہوئے بلکہ اخوت ومساوات درد وسوز جذب ومستی عشق ومحبت سرور وکیف اور اتباع واطاعت کی دولت نصیب ہوئی آپ اگرچہ انتہائی درجہ شفیق وملنسار اور مہربان تھے مگر حق گوئی کے معاملہ میں آپ کی جرأت قابل دید تھی بڑے بڑے رؤسا وامراء کا کلیجہ کانپ اٹھتا آپ کے رعب وجلال کی وجہ سے محفل پہ سناٹا چھا جاتا آپ کی تقریر کے دوران کسی کو ہمت نہ پڑتی کہ آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے سامعین گوش بر آواز رہتے اور آنکھوں سے اشک ندامت رواں رہتے۔ آپ نے مختلف مقامات پر رافضیوں اور خارجیوں کے مقابلے میں جلسے منعقد کرائے اور بد مذہبوں کو شکست فاش دی حاجی خدا بخش ڈنہ وہابی ہر سال چندہ اکٹھا کر کے دور دور سے لوگوں کو مدعو کر کے دعوت کے بہانے جلسہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتا حضرت پیر بارو غریب نواز نے اس کے مقابلے میں جلسوں کا انتظام

فرمایالوگ شاہد ہیں کہ آپ کے جلسہ میں ہزاروں کا اجتماع ہوتا جبکہ حاجی خدا بخش کے جلسے میں گنتی کے چند افراد وہ بھی باہر سے منگوائے ہوئے ہوتے کئی سال تک مقابلہ کرتا رہا بالآخر ناکام وشرمسار ہوااور شکست فاش سے دوچار ہوکر مقابلہ سے باز آیا۔

مدرسہ کا قیام

آپ نے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی ترویج ودرس وتدریس کے لیے مدرسہ بھی قائم فرمایا ابتدائی ایام میں تدریس کے فرائض خود سرانجام دیتے تھے اس دور میں حضرت سے جو لوگ مستفید ہوئے ان میں حاجی محمود صاحب ''کویرا'' مولوی عبدالحکیم صاحب جوتہ مولوی محمد بخش صاحب چاہ ماہی والا مولوی صدیق صاحب اور مولوی محمد رمضان صاحب نواں کوٹ کے نام قابل ذکر ہیں۔اس کے بعد یہ فرائض شیخ محمد رمضان اور مولانا محمد بخش قیصرانی کے سپرد فرمائے جب طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوا تو حفظ وناظرہ اور درس نظامی کے شعبوں کو الگ الگ کردیا گیا حفظ وناظرہ کے لئے حافظ لعل دین محمد باروی اور حافظ قاری محمد زمان صاحب کوٹ سلطان والے حضرت کی موجودگی میں پڑھاتے رہے اس وقت دربار شریف کے مدرسہ قرآن پاک حفظ وناظرہ کی تدریس صاحبزادہ خواجہ عبدالحکیم صاحب فرمارہے ہیں آپ خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور خواجہ غلام یٰسین صاحب کے بھائی ہیں حافظ قرآن ہیں دینی تعلیم واخلاق سے مزین ہیں۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

آپ دن رات صبح وشام اور سفر وحضر میں تبلیغ دین، وعظ ونصیحت اور مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی حقانیت کو بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے تھے اس کے نتیجے میں ہزارہا فاسق وفاجر اور گم گشتگان راہ آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوئے اور تقویٰ وطہارت کی زندگی اختیار کی اس کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم اور عیسائیوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دین اسلام کو قبول کیا اور آپ کی بیعت ہوئے اور پوری زندگی استقامت کے ساتھ دین حق پر عمل پیرا رہے ان میں سے ایک کنبہ کوٹ سلطان میں مقیم ہے جنہوں نے دیگر

مسلمانوں سے رشتہ داری قائم کرلی ہیں اور خوشی وخرمی میں بسر اوقات کر رہے ہیں۔

خلاف شرع رسوم کا خاتمہ

حضرت پیر بارو غریب نواز نے جب اپنے علاقہ میں سلسلہ کی اشاعت کا آغاز فرمایا تو اس وقت علاقہ تھل میں جہالت کی وجہ سے خلاف شرع رسومات عام ہو چکی تھیں ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن رسم شجر پرستی کی تھی لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ فلاں فلاں درخت پر جنات کا ڈیرہ ہے لوگوں نے درخت مقرر کر رکھے تھے وہ ان درختوں پر جاتے وہاں مرادیں مانگتے اور نذریں مانتے آپ کو ان تمام خلاف شرع امور سے سخت نفرت تھی چنانچہ آپ نے ان تمام رسومات بد کے قلع قمع کیلئے بھرپور قدم اٹھایا اور حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ کی سرپرستی میں چند متوسلین کو مقرر کیا ان حضرات نے آپ کی توجہ سے چند دنوں کی محنت شاقہ کے ساتھ دور دور علاقوں میں جا کر اس رسم قبیح کو ختم کیا اس سلسلہ میں جہلاء کی مخالفت کے باوجود کارکنوں نے انتہائی ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور کامیاب ہوئے۔ جن علاقوں میں یہ کاروائی کی گئی ان میں تاجہ شالی، گردونواح نہر حیات، نزد بھل اڈا، ٹرکو اڈا، چوبارہ، جت باڑہ، بنگلہ یاسین اور چاہ تاجہ نزد گولے والا وغیرہ شامل ہیں غرضیکہ جہاں کہیں خلاف شرع رسوم وعادات کی اطلاع ملی آپ نے وہاں پہنچ کر ان رسوم کا خاتمہ کیا۔

معمولات

آپ نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے۔ تہجد ادا فرمانے کے بعد تلاوت قرآن پاک و دیگر اوراد میں مشغول ہو جاتے۔ فجر کی اذان کے بعد سنتیں گھر پر ادا فرماتے اور نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا فرما کر ختم خواجگان پڑھا جاتا اس کے بعد آپ مراقبہ فرماتے اور جو متوسلین اس مراقبہ میں شامل ہوتے تھے ان کو خصوصی توجہ سے نوازتے نوافل اشراق ادا کرنے کے بعد عام محفل میں تشریف لاتے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں وعظ ونصیحت کا سلسلہ شروع ہوتا اس دوران لوگوں کے مسائل وحاجات کو بھی حل فرماتے۔ رشد وہدایت کا یہ سلسلہ دوپہر تک

جاری رہتا۔ دوپہر کو قیلولہ فرماتے بیدار ہوکر نماز ظہر باجماعت ادا فرماتے اس کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا۔ اس کے بعد دوبارہ وعظ ونصیحت کا سلسلہ شروع ہو جاتا پند ونصائح کا یہ سلسلہ عشاء کی نماز کے بعد تک جاری رہتا اس دوران مغرب وعصر اپنے اپنے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتیں۔ نماز عشاء ادا فرمانے کے بعد آرام کرتے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد حسب دستور بیدار ہوکر عبادت وریاضت میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کی نماز تہجد کبھی قضا نہیں ہوئی آپ جس جگہ آرام فرماتے وہاں وضو کے لئے لوٹا اور مصلیٰ موجود رہتا۔ آخری ایام تک آپ کے ان معمولات میں فرق نہ آیا۔ اگرچہ آپ کے ہر بن مو سے ذکر جاری تھا مگر تسبیح ہمیشہ ہاتھ میں رہی اور وظیفہ معمول کے مطابق جاری رہتا۔ سفر کے لئے اگر روانہ ہوتے تو شرعی سفر پر نماز میں قصر فرماتے یہی آپ کا قول بھی تھا اور اس کے مطابق فعل بھی۔ قرب وجوار میں اگر کوئی شخص فوت ہو جاتا۔ تو خود نماز جنازہ پڑھاتے اور نماز جنازہ کے بعد دعا بھی مانگتے۔ قرب وجوار کی تعزیتی محافل میں شرکت فرماتے۔ کسی بھی اجتماع میں جب شرکت فرماتے تو فرائض وارکان اسلام کی ادائیگی۔ عقیدہ کی پختگی اور اصلاح اعمال کے لئے لوگوں پر زور دیتے۔ اپنے مریدین ومتوسلین کو مسلک حقہ اہل سنت و جماعت پر قائم رہنے کی سخت تاکید فرماتے بدمذہبوں (وہابیہ، دیوبندیوں، مرزائیوں اور شیعہ) سے بچنے کی ہدایت فرماتے نماز جنازہ کے بعد دعا، سرکار دو عالم ﷺ کے نام نامی واسم گرامی پر انگوٹھے چومنا، ایصال ثواب کے لئے ختم شریف اور محفل میلاد پاک میں سلام وقیام پر خود بھی عامل تھے اور تمام مریدین ومتوسلین کو بھی عمل کا حکم فرماتے تھے۔ مختلف فیہ مسائل علم غیب حاضر وناظر۔ استمداد وغیرہ کے بارے میں براعظم ایشیا کے عظیم محقق مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تحقیقات کے مطابق عقیدہ رکھنے کی تبلیغ فرماتے۔

وصال وفراق

اس دنیائے فانی اور عالم تغیر پذیر میں ہر لحہ حیات وزیست کا کھیل جاری ہے کون ہے

جو اس دنیا سے رخصت نہیں ہوا اور کون ہے جو نہیں جائے گا؟ اس سرائے فانی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دنیا کی عیش و عشرت اور چمک دمک میں اس قدر محو ہوئے کہ آخرت کو بالکل بھول گئے موت سے بالکل غافل ہو گئے اور دنیا کو ہی حقیقی گھر سمجھ لیا یہی لوگ حقیقتاً خسارے میں ہیں والعصران الانسان لفی خسر ایک دوسرا گروہ بھی اس دنیا میں ہمیشہ موجود رہا جن کے آنے کا مقصد ہی گمراہی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو خواب غفلت سے جگانا روٹھے ہوؤں کو منانا اور بچھڑوں کو ملانا ہے انہیں کے دم قدم سے یہ دنیا آباد ہے یہ لوگ انوار مصطفیٰ ﷺ کا عکس جمیل، سنت رسول کا حسین پیکر بن کے آتے ہیں منزل آخرت کے یہ مسافر ہر وقت مطلوب حقیقی کے متلاشی اور وصل یار کے منتظر رہتے ہیں دنیا کے اس قید خانہ میں ماہی بے آب کی طرح شام و سحر گزارتے ہیں۔ وصال محبوب کی تمنا ہر دم بے قرار رہتے ہیں اور نگاہیں قاصد یار کی آمد کا انتظار کرتی ہیں۔ جب انہیں پیام وصل پہنچ جاتا ہے تو پکار اٹھتے ہیں ''واطرباہ غدا القی الاحبۃ محمدا و حزبہ ﷺ'' کتنی خوشی کی بات! کہ میں کل (روحانی) دوستوں سے ملاقات کروں گا رسول خدا ﷺ اور ان کے یاروں کی زیارت کروں گا''۔

حضرت خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی عمر شریف ایک سو تیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی کم خوردن و کم خفتن پر آپ ساری زندگی عمل پیرا رہے۔ دائمی ذکر کرنے آپ کو خورد و نوش سے بے نیاز کر دیا تھا بالخصوص آخری عمر میں تو غذا بالکل ختم کر دی تھی چہرے پر ضعیفی کے آثار نمایاں تھے قلت طعام دوام ذکر نفی اثبات حبس دوام سے ضعف بدنی اور خشکی پیدا ہو چکی تھی بدن مبارک تکالیف کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ عاشقانہ علامات کا ظہور ہو چکا تھا کمال شوق کی بنا پر ہر وقت اشکبار رہتے تھے۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

''الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب'' موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے مردان خدا کی موت آنی ہوتی ہے اس کے بعد وہ زندہ جاوید ہو جاتے ہیں۔ آخر

۲۹۔ ۳۰ رجب ۱۳۹۹ھ کی درمیانی شب بروز منگل ۲۶ جون ۱۹۷۹ء کو اس مرد حق پرست نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی اور یوں محبوب حقیقی کے وصال سے سرفراز ہوا۔

صورت از بے صورتی آید بروں

باشد انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ صدمہ جانکاہ متوسلین ومعتقدین لواحقین ومریدین کے اعصاب پر برق بن کے گرا آہ وبکاء فریاد وفغاں اور نالے ہر طرف چھا چکے تھے کچھ لوگ حواس باختہ بے ہوش اور سکوت وحیرت کا مجسمہ بن چکے تھے محسوس یہ ہوتا تھا کہ در و دیوار اور شجر وحجر بھی اس آہ وفغاں میں شریک ہیں اس موقعہ پر حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ضبط ان کا حوصلہ اور بلند ہمتی قابل داد ہے آپ نے تمام عوام وخواص کو صبر وسکون کی تلقین فرمائی لوگوں کی ڈھارس بندھائی انہیں حوصلہ دیا پوری ہمت سے کام لے کر تمام ذرائع ابلاغ اور ذرائع آمد ورفت کو استعمال کر کے ملک کے کونے کونے میں حتی المقدور پیغامات ارسال فرمائے بعض لوگوں نے آپ کی روحانی کشش اور بعض نے خواب میں اطلاع پا کر آپ کے آخری سفر میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ دوسرے دن یعنی ۳۰ رجب چارپائی مبارک کو موجودہ کتب خانے کے سامنے کھلے میدان میں درختوں کے سائے کے نیچے رکھا گیا تاکہ زائرین بآسانی آپ کی آخری زیارت سے مستفیض ہوسکیں۔ اس دوران ہزارہا عقیدت مند طلباء اور حفاظ کرام تلاوت قرآن مجید اور ذکر واذکار میں مصروف رہے۔ غسل مبارک کے لئے جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک کہرام مچ گیا۔ ہچکیوں، سسکیوں اور نالوں کے علاوہ بے ہوشی کے واقعات بھی رونما ہوئے۔ آپ کے غسل مبارک میں حضرت ثانی صاحب خواجہ غلام حسین صاحب حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کے علاوہ قریبی رشتہ داروں اور خلفاء نے شمولیت کی۔ اس دوران دیگر تمام حضرات جون کی سخت گرمی کے باوجود تمازت آفتاب سے بے نیاز ذکر واذکار ونعت خوانی میں مصروف رہے۔ نماز جنازہ مسجد شریف کے سامنے کھلے میدان میں پڑھائی گئی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب رضوی نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تھل کے دور افتادہ

ان ریگزاروں میں سخت گرمی کے باوجود انسانوں کا ایک سیل رواں تھا جو تھمنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ہزار ہا کے اجتماع نے نماز جنازہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ آخری دیدار نماز جنازہ کے بعد کرایا گیا اس دوران عوام الناس کو نظم وضبط میں رکھنے کی بڑی کوشش کی گئی عوام وخواص آیۃ الکرسی درود پاک اور کلمہ شریف پڑھتے ہوئے آپ کی زیارت سے مشرف ہورہے تھے اور زیارت کرنے والے دوسرے آنے والے لوگوں کو موقع دے رہے تھے اس کے بعد آپ کا جنازہ زیارت کے لئے اندرون خانہ لایا گیا۔ اہل خانہ کی زیارت کے بعد جنازے کا جلوس آخری آرام گاہ کی طرف لایا جانے لگا تو لوگ سخت بدنظمی کا شکار ہو گئے اور تمام نظم وضبط ٹوٹ گئے شوق دید میں زائرین چارپائی کی طرف بڑھتے اور گرتے رہے چنانچہ اس وقت پروگرام ملتوی کر دیا گیا اور رات کے وقت آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے حجرہ مبارک میں جو مسجد سے بطرف جنوب واقع ہے حضرت خواجہ غلام حسین صاحب و حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کو لحد شریف میں اتارا۔

آخری وصیت

آپ نے حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو فرمائی اس کا ذکر ماقبل توکل کے عنوان میں آچکا ہے۔ دوسری وصیت تمام مریدین ومتوسلین اور لواحقین کو فرمائی کہ ہر نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مجھے بخشیں۔ یاد رہے کہ نماز فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں لہٰذا یہ کسی اور نماز کے بعد پڑھ لیں اور سورۂ اخلاص کا ثواب تو ہر نماز کے بعد بخشا جا سکتا ہے۔ گویا اس طرح مریدین کا اپنے مرشد سے روحانی رابطہ اور نسبت بھی رہے گی اور فیوض وبرکات کا نزول بھی ہوگا۔

منظوم کلام

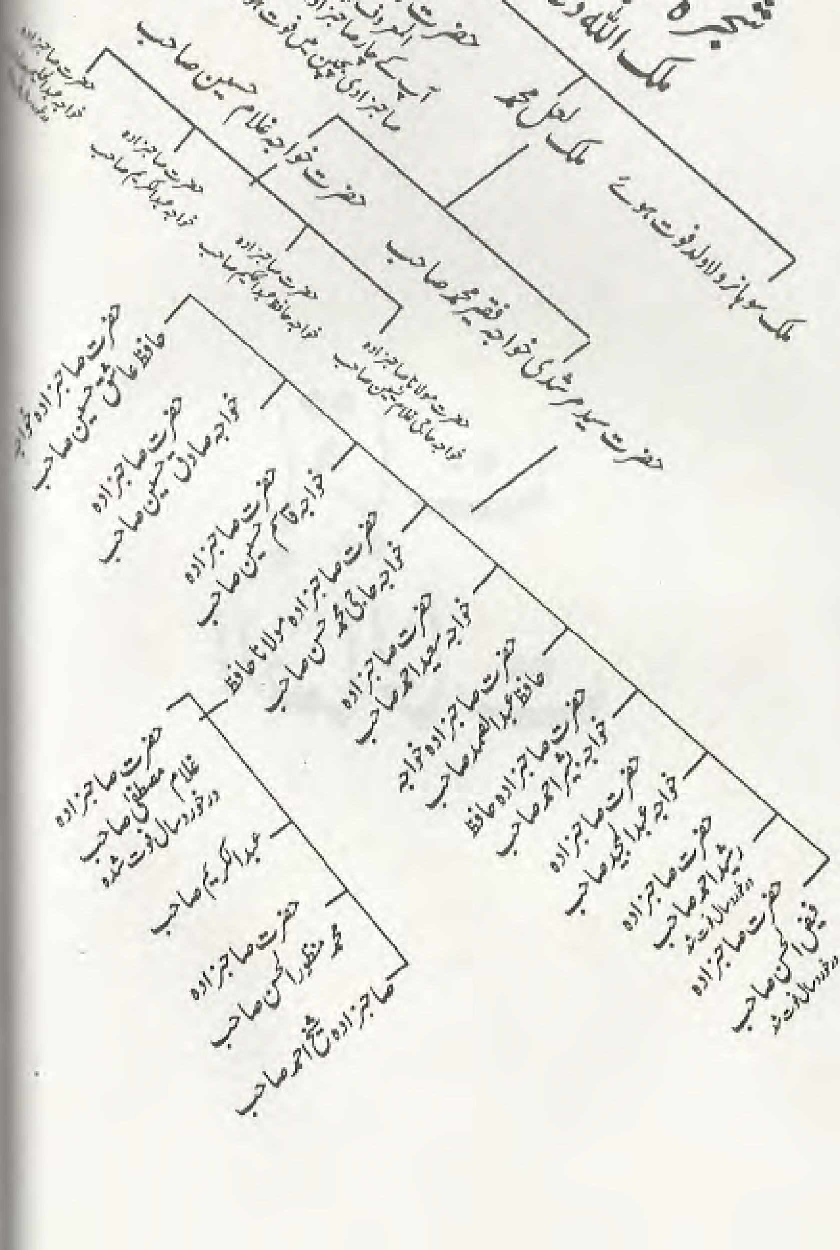
وفات حسرت آیات حضرت پیر بارو غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ

آج دنیا سے وہ خوش اطوار رخصت ہوگیا
خواجہ بارو صاحب انوار رخصت ہوگیا
خوش خصال و خوش جمال و باکمال و با جلال
نقشبندی وہ گل بے خار رخصت ہوگیا
باشریعت باطریقت با صفات و باخبر
وہ قلندر صاحب اسرار رخصت ہوگیا
ظاہر و باطن میں جو اسلاف کی تصویر تھا
صاف گو بے باک اک خود دار رخصت ہوگیا
دم بخود تھے جس کے دم سے منکرین اولیاء
عشق و مستی کا علمبردار رخصت ہوگیا
جس کی نظروں سے عیاں تسکین دل آرام جاں
دوستو! پرسان حال زار رخصت ہوگیا
کیف کہہ دے سن اناسی جون کی چھبیسویں
سوئے جنت عارف بیدار رخصت ہوگیا

کیف شکوری کوٹ سلطان

باقیات
الصالحات

شجرہ مبارک ملک اللہ دتہ



پیرِ طریقت حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ باروِیہ شریف

ولادت

آپکی ولادت حضرت پیر بارو غریب نواز رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے برادر حقیقی ملک لعل محمد کے ہاں ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ سنت تحنیک اور اذان و اقامت حضرت پیر بارو رحمہ اللہ نے ادا فرمائی اور مہدِ مادر میں ہی تربیت کا آغاز فرمایا۔

تعلیم و تربیت

آپ نے جب قدرے بولنا شروع کیا تو رسمِ بسم اللہ شریف ادا کی گئی اور حضرت غریب نواز نے باقاعدہ تعلیم کا آغاز فرما دیا۔ سن شعور تک پہنچتے ہی آپ کے تعلیم و تربیت کی ذمہ داریاں حضرت مولانا محمد بخش قیصرانی اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کو تفویض کی گئیں۔ ہر دو حضرات نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا اور آپ نے قلیل عرصہ میں کتب بنیادی پر عبور حاصل کرلیا۔

باطنی تربیت (بیعت و خلافت)

آپ کی باطنی تربیت حضرت پیر بارو غریب نواز نے ابتداء ہی سے شروع فرمادی۔ حضرت ثانی لاثانی خواجہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین دربار حضرت پیر سواگ رحمہٗ اللہ کے دست حق پرست پر آپ کو بیعت کرایا گیا۔ حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور باطنی تربیت کے علاوہ حضرت پیر بارو غریب نواز نے منازل سلوک کی پختگی اور دیگر اخلاقی پہلوؤں کی تعمیر میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ابتداء ہی سے آپ حضرت پیر بارو غریب نواز کی نگاہ کرم کا مرکز بن چکے تھے۔

ایک عظیم ولی کامل مرد درویش اور کامل مربی کی نگاہ کیمیا اثر، فیضان تربیت اور باطنی

توجہ نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو ایک گوہر نایاب بنا دیا۔ خواجہ صاحب موصوف علم و ادب کا پیکر، اخلاق و حیا کا مجسمہ، احکام شریعت کے عامل، حسن اخلاق اور تواضع و انکساری کا نمونہ ہیں۔ آپ کی پوری زندگی جہد مسلسل، عمل، پیہم، یقین، محکم اور اخوت و محبت سے عبارت ہے۔ اس دور قحط الرجال میں آپ کا وجود مسعود مثالی اور نسل نو خیز کیلئے قابل تقلید اور مشعل راہ ہے۔ آپ کو حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کی تصویر اور ان کا مظہر اتم کہنا بے جا نہ ہوگا۔ حضرت پیر سواگ کے سالانہ عرس مبارک پر حضرت ثانی لا ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دستار خلافت اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت بکمال شفقت و محبت عطا فرمائی۔

آداب و اخلاق

آپ ابتداء ہی سے پابندی شرع اور اتباع سنت پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری، عفو و درگزر، خندہ پیشانی، سادگی، حسن گفتار، مہمان نوازی، جود و سخا، محبت و مروت جیسے اوصاف حسنہ اور خصائل حمیدہ کے حامل ہیں۔ فیوض و برکات کا چشمہ اور روحانیت و معرفت کا مرکز ہیں۔ حضرت پیر بارو غریب نواز فرماتے تھے فقیرو! مادرزاد ولی اللہ ہے۔ میں نے بچپن میں اس کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں۔ مزید فرماتے تھے فقیر محمد ایک ایسا پھول ہے جس کی خوشبو دور دور تک محسوس کی جائے گی۔ ایک مرتبہ خواجہ صاحب بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا "فقیر محمد کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اس کی بڑی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ حضرت سواگ کے دور کی یادیں قائم کرے گا۔ آپ کی شخصیت میں جمال و جلال کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

سلسلہ کی ترویج

حضرت پیر بارو غریب نواز نے ایک سال عید الفطر کے موقعہ پر آپ کو جبہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی آپ کو بیعت کرنے اور سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ بکمال ادب و احترام آپ کے اس حکم کی تعمیل کرتے رہے اور

مسجد کے کونے میں چھپ کر بیعت فرماتے۔ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال پر ملال کے بعد آپ ہی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ ہیں۔ اس وقت ہزار ہا تشنگان روحانیت آپ کے چشمہ فیوض و برکات سے سیراب و مستفیض ہو رہے ہیں۔ حسب سابق تمام معمولات جاری وساری ہیں۔ ختم خواجگان، نماز باجماعت، درس وتدریس اور ذکر وفکر پورا نظام اسی طرح قائم ہے۔

آپ کے فیوض و برکات، خانقاہ عالیہ کے متعلقین و منتسبین تک ہی محدود نہیں، دوسرے مسالک ومذاہب کے لوگ بھی آپ کے فیض یافتگان میں شامل ہیں۔ چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ کے نواح میں واقعہ ہندوؤں کی ایک پوری بستی آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ لیہ اور علاقہ کے دوسرے حصوں سے تعلق رکھنے والے کئی عسائیوں نے بھی اسلام کی سعادت آپ ہی کے توسط جلیلہ سے حاصل کی۔ آپ نے نہ صرف تلقین وارشاد سے ان نومسلموں کو نوازا بلکہ تعلیمات اسلامیہ کی غرض سے معلم بھی متعین فرمائے تاکہ حقانیت دین ان کے قلوب میں راسخ ہونے تک ان حضرات کی رہنمائی کی جاتی رہے۔

کارہائے نمایاں

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دوران تربیت آستانہ عالیہ کا تمام تر انتظام آپ کے سپرد کر دیا۔ امور باطنی کا راز دار بنانے کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر قائدانہ صلاحیتوں کو نہایت اعلیٰ طریقہ سے اجاگر فرمایا۔ حضرت ثانی، شریعت مطہرہ کے معاملہ میں نہایت حساس اور غیور ہیں۔ تبلیغ دین واشاعت شریعت پاک کے سلسلہ میں آپ کے عزائم بلند اور خدمات قابل رشک ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شمع مصطفیٰ کا یہ پروانہ سوختہ ہر وقت مقام مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے بے چین رہتا ہے اور کوئی موقعہ ایسا نہیں جہاں اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا گیا ہو اور آپ سرفہرست نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اکابرین اہل سنت وجماعت سے سچی محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ اصلاح عقائد واعمال، تطہیر اخلاق،

تعمیر کردار و سماجی و معاشرتی فلاح و بہبود کیلئے دن رات جہاد مسلسل میں مصروف ہیں۔آپ نے مختلف اہم مقامات پر مقام مصطفیٰ ﷺ کے عنوان سے جو کانفرنسیں منعقد کروائیں ان میں لیاقت آباد پہلاں، گڑھ مہاراجہ، احمد پور سیال، چک 11، قاضی آباد، پیر جگی، کوٹ ادو میں ہونے والی کانفرنسیں فقید المثال کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔دربار عالیہ کے نواح اور مضافات میں کہیں بھی اگر مسلک اہل سنت والجماعت کی مخالفت میں کوئی جلسہ یا کانفرنس ہوئی تو آپ نے فی الفور اس کا ازالہ فرمانے کی ہر ممکن سعی کی جہاں مقامی لوگوں میں جلسہ کا اہتمام کرانے کی استطاعت نہ پائی وہاں خود تمام تر ذمہ داریاں برداشت کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق کو اپنا شعار بنایا۔

احمد پور سیال میں کبھی عید میلاد النبی کی کوئی محفل منعقد نہ ہوتی تھی اور نہ میلاد النبی ﷺ کے جشن کے سلسلہ میں کوئی جلوس نکالا گیا تھا۔نہ ہی کبھی علماء حق کی تقریریں اور خطاب اس علاقہ میں ہوئے تھے۔آپ کی کوشش اور محنت سے علاقہ میں باقاعدہ جشن میلاد کے جلسے اور جلوس شروع ہوئے اور علماء حق کے خطاب اور ان کی نورانی تقریریں ہونے لگیں۔دو سال تک حضرت موصوف جلوس میلاد کی قیادت فرماتے رہے۔

ہوا ہے تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو بخشا ہے حق نے انداز خسروانہ

اپنے پیر و مرشد کے آستانہ پاک حضرت پیر سواگ شریف کی خدمت و غلامی کے معاملہ میں بھی آپکا قدم تمام خلفاء سے بھی بڑھا ہوا ہے۔عرس شریف کیلئے ایندھن کا انتظام ہو، سکونتی اور غیر سکونتی مکانات کی تعمیر و مرمت کا معاملہ ہو یا روضہ شریف کی تعمیر کا مسئلہ، آپ ہر جگہ نمایاں سبقت حاصل کرتے ہیں۔غرض آپ مجسم حسن خلق، پیکر تواضع و نیاز مندی کا پیکر، انتھک مجاہد اور محنتی شخص ہیں۔منزل عشاق کے رہ نوردا ور تبلیغ دین کے شیدائی شریعت مطہرہ کی بالادستی کیلئے ادنیٰ سپاہی کی طرح شمشیر بکف ہو کر میدان عمل میں برسر پیکار اور ہمہ وقت کمر بستہ و تیار ہیں۔آپ کا قول و فعل، گفت و شنید، نشست و برخاست ہی نہیں بلکہ زندگی کا ہر لمحہ ترویج شریعت مطہرہ اور خدمت پیر روشن ضمیر کیلئے وقف ہے۔بایں ہمہ کسر نفسی

اس قدر ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم کب اس قابل ہیں کہ شریعت مطہرہ کی کوئی خدمت سرانجام دیں یہ سرکار کا کرم ہے کہ اپنے در پر پڑنے کی اجازت بخشی ہے

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی

منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت

سرائیکی رباعی بھی اکثر آپ کی ورد زبان رہتی ہے

جیکر آویں در یار تے

تھورا نہ لاویں یار تے

آویں نہ بانہہ الارکے

منت اوندی جیں اتھ سڈائی

یعنی اگر در یار پہ پہنچ کر محبوب کی خدمت کر رہا ہے تو احسان نہ جتانا اور نہ ہی غرور کرنا بلکہ محبوب کا احسان وکرم سمجھنا جس نے تجھے خدمت کا موقعہ دیا (ورنہ اس کے تو ہزار غلام ہیں) جہاں تک دربار عالیہ پر تعمیرات نو اور انقلابی اقدام کا تعلق ہے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال مبارک کے بعد پرانی مسجد جو بوسیدہ اور قابل مرمت ہو چکی تھی شہید کرا کے از سر نو ایک عظیم الشان مسجد زر کثیر کے خرچ کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچائی گئی ہے۔

حضرت کے مزار مبارک پر ایک عظیم و وجیہ روضہ تعمیر کرایا گیا ہے جس کا وسیع کام پایہ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔

دربار شریف پر درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہے۔ حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب کے زیر انتظام ایک خوب صورت اور بڑی لائبریری قائم کی گئی ہے۔ حفظ قرآن و تجوید اور درس نظامی کے شعبے علیحدہ علیحدہ مصروف تعلیم ہیں۔

طلباء کے لئے ہر طرح کی تعلیمی اور اقامتی سہولتوں کو یقینی بنایا گیا ہے آپ کا ایک معرکۃ الآراء کام طالبات کے لئے دورۂ حدیث کا اہتمام کرنا ہے۔ ادارہ معلمات میں 7 معلمات کے تحت تقریباً 150 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ادارے کا آخری درجہ تعلیم شہادۃ العالمیہ ہے۔ ادارے میں کسی قسم کی فیس طلباء و طالبات سے وصول نہیں کی جاتی۔ اگر تغیر احوال کے

تحت کوئی طالب علم پڑھائی ترک کرنے کا ارادہ کرے تو اسے پڑھائی نہ چھوڑنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔حتیٰ کہ اس کی ذاتی ضروریات تک کا بوجھ برداشت کیا جاتا ہے۔

مدرسہ میں کمپیوٹر بھی مہیا کیے گئے ہیں تا کہ طلباء وطالبات عصری تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر قدم بہ قدم آگے بڑھیں۔

آپ کی علمی کاوشیں خانقاہ بارویہ تک محدود نہیں۔اردگرد کے قصبہ جات ودیہات میں بھی جہاں جہاں اداروں کی ضرورت محسوس کی گئی وہاں ان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔دربار شریف کے علاوہ لیہ، چوک اعظم، نواں کوٹ اور قرب و جوار میں اکثر مدارس آپ کی سرپرستی میں مصروف عمل ہیں۔

آپ حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت دراز فرمائے۔آپ کا ظل رحمت ہمیشہ قائم رہے اور اہل حق ہمیشہ ہمیشہ آپ کے فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

سدا بہار رہے اس باغ تے کدی خزاں نہ آوے
ہو ون فیض ہزاراں تائیں ہر بکھا پھل کھاوے

حضرت خواجہ غلام حسین صاحب قدس سرہٗ العزیز

آپ حضرت ملک لعل محمد کے فرزند ارجمند اور حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی کے برادر اکبر ہیں۔آپ غوثِ زماں حضرت اعلیٰ پیر سواگ رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے سلسلہ ارادت میں منسلک ہیں۔حضرت غوث دوراں پیر سواگ نے جہاں ہزاروں انسانوں کی تقدیر کو تبدیل کیا اور لاکھوں انسانوں کے بخت خفتہ کو بیدار کیا وہاں حضرت خواجہ غلام حسین کو بھی اپنی نگاہ کرم سے نوازا اور فیوض وبرکات سے مستفیض کیا۔حضرت موصوف نہایت خلیق اور سراپا درد بزرگ تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تقویٰ وطہارت میں اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے بزرگان دین کی عقیدت ومحبت آپکے رگ وریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی۔ آپ ظاہری تکلفات سے بہت دور تھے۔انتہائی صلح پسند، نیک، شریف اور اپنی برادری

میں بہت مقبول تھے۔کلمہ حق کی ادائیگی اور بے باکی میں آپ ضرب المثل تھے جھگڑے نمٹانا، روٹھوں کو منانا، تنازعات ختم کرانا، صلہ رحمی، خوش طبعی، طلباء سے پیار و محبت آپ کی عادت مبارک تھی لنگر شریف اور آستانہ عالیہ کے تمام امور میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اپنے برادر خورد حضرت ثانی کے دست راست تھے۔آپ کی اولاد نیک سیرت اور اخلاق عالیہ سے بہرہ ور ہے حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب لنگر شریف کے انتظامات پر مامور ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہیں۔خواجہ غلام حسین صاحب موصوف جذبہ عشق رسول میں سرشار رہتے تھے۔آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ کا نام پاک آتا یا اپنے پیرو مرشد کا ذکر خیر ہوتا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے آپ کا وصال مبارک ۴ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ کو ہوا۔آپکی نماز جنازہ صاحبزادہ محمد حسن صاحب نے پڑھائی۔آپ کا مزار حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ شریف میں آپ کے مزار مبارک کی شرقی جانب ہے۔

حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

موصوف حضرت خواجہ غلام حسین صاحب قدس سرہ العزیز کے بڑے صاحبزادے ہیں۔بچپن ہی میں حضرت خواجہ خواجگان پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زیر تربیت رہے۔مرشد کامل کی ظاہری و باطنی توجہات نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے جس کے حصول کیلئے زاہد و عابد در بدر چلہ کشی کرتے ہیں خواجہ موصوف ان تھک، جفاکش، محنتی اور علم و ادب کا پیکر ہیں۔باوجود اس کے کہ آپ کبھی کھیتوں کی رکھوالی اور نگہبانی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ کبھی فصلات کی کٹائی اور بوائی میں مشغول ہیں کبھی مویشیوں کی نگرانی کرتے ہوئے دکھائی دیتے اور کبھی مہمانوں کی خاطر تواضع کر رہے ہیں مگر" ہتھ کار ول دل یار ول "کے مصداق عبادت و ریاضت، مراقبہ و مجاہدہ ورد وظیفہ شب داری و کم خوابی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ رات کی تنہائیوں میں لوگوں کی نظروں سے چھپ کر ذکر و فکر، ورد وظیفہ کرنے کا انداز جو آپ نے اپنایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر مولانا محمد بخش قیصرانی سے حاصل کی اور تکمیل حضرت مولانا حامد علی صاحب مرحوم و مغفور سے لیہ میں کی۔ آپ نفس کمھ ملنسار، زندہ دل اور شگفتہ مزاج آدمی ہیں۔ پہلی ملاقات ہی میں آنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور اجنبیت کے بجائے بے تکلفی اور اپنائیت کا احساس پاتا ہے۔

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ کو محبوب رکھتے تھے اور ہر قسم کا لاڈ پیار اور ناز برداریاں برداشت فرماتے تھے۔ آپ کی ہر تمنا پوری کی جاتی تھی۔

حضرت غریب نواز کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ خواجہ غلام یٰسین صاحب متحمل مزاج بھی ہیں اور سخاوت کا پیکر بھی، خدمت خلق آپکا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ اپنے عم بزرگوار حضرت سجادہ نشیں کے دست راست و ہر کام میں معاون و مددگار بھی ہیں اسی لیئے آپ کے مفید مشوروں کو عملی جامع پہنایا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ جبکہ حضرت سجادہ نشیں صاحب زیارت حرمین طیبین کیلئے روانہ ہونے لگے تو جلسہ عام میں حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بھی مرحمت فرمائی آپ بھی حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید سعادت دارین نصیب فرمائے اور آپ کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

آپ حضرت ثانی سجادہ نشین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ قرآن پاک کے حافظ اور مستند عالم دین ہیں۔ قرآن مجید لیہ میں حافظ فقیر محمد صاحب باروی کے پاس حفظ کیا۔ درس نظامی میں فارسی کتب مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی سے پڑھیں۔ فنون کی کتب مولانا صالح محمد صاحب سے پڑھیں اور کچھ عرصہ لیہ میں مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ کے درس میں زیر تعلیم رہے۔ اس کے بعد شمس المدارس نواں جنڈاں والا میں حضرت مولانا منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیل کی۔ دوران تعلیم ہمیشہ اساتذہ کرام

نے آپکے جذبہ محنت معمولات اور مزاج کی تعریف کی، حصول تعلیم کیلئے آپ نے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کیا اور کم خفتن کم گفتن وکم خوردن پر عمل کیا طبیعت میں چونکہ خاندانی جودوسخا کا اثر تھا اس لیے گھر سے موصول ہونے والی رقم ضرور تمندوں پر صرف فرما دیتے اور عام طلباء سے ملکر لنگر شریف سے کھانا کھاتے اور حصول مقصد میں مصروف رہتے۔

آپ میں تواضع وانکساری کی صفت نمایاں ہے۔ تکبر وعجب سے دور ہیں۔ اپنی تعریف ہر گز پسند نہیں کرتے۔ اپنے اسلاف کی محبت کا پیکر ہیں۔ چہرے سے فقر و درویشی کے آثار نمایاں ہیں۔ گفتار دھیمی، نظر، شرمیلی، زیر لب مسکراہٹ، درد وسوز اور رقت وگداز کی دولت سے مالا مال ہیں، متحمل مزاج، برد بار اور سخاوت کا پیکر ہیں۔ دربار شریف میں درس و تدریس کے فرائض انتہائی احسن طریق سے سرانجام دے رہے ہیں طلباء کی تربیت ونگرانی مہمانوں کی خبر گیری بھی آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ دربار شریف کی لائبریری بھی آپ کی نگرانی میں ہے۔ اس میں روز بروز نئی اور مفید کتب کا اضافہ کرتے رہتے ہیں حضرت پیر بارو غریب نواز قدس سرہ العزیز کو آپ سے بڑی محبت تھی اور آپ سے بہت پیار فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے تو حضرت پیر بارو غریب نواز نے فرمایا کہ ایک ہیرا بن رہا تھا اسے بھی روگ لگ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور اپنے اسلاف کے فیوض وانوار کا مظہر بنائے۔ آمین،

صاحبزادگان ذی وقار

چمن بارویہ کے ہر گل کا انداز نرالا ہے۔ اس گلشن کا ہر پھول رعنائی ودلربائی اور حسن وخوبی کا مجموعہ ہے اس خاندان کے سب حضرات شاہین اور بلند پروازی کے حامل ہیں۔ ابھی زیر تعلیم ہیں۔ مگر سعادت ازلیہ کے نشان چہرۂ پر نور سے ظاہر ہیں۔ تواضع وانکساری میں یکتا ہیں۔ مہمان نوازی، خندہ پیشانی اور حسن واخلاق میں اپنی مثال آپ ہیں خدمت خلق میں ہمہ وقت مصروف۔ تصنعات وتکلفات سے دور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہیں میخانہ بارویہ میں شراب معرفت کے جام لٹانے میں مصروف ہیں ماحول ان کی

بھینی بھینی خوشبو سے مسحور ومعطر ہے۔

صاحبزادہ عبدالحکیم خواجہ غلام حسین صاحب رحمۃ اللہ کے صاحبزادے اور خواجہ غلام یٰسین صاحب کے بھائی ہیں حافظ قرآن ہیں دینی تعلیم واخلاق سے مزین ہیں اس وقت دربار شریف پر مدرسہ میں قرآن پاک حفظ وناظرہ کی تدریس فرما رہے ہیں اور اپنے فرائض منصبی کو پوری ذمہ داری سے نبھاتے ہیں۔

صاحبزادہ عاشق حسین صاحب حضرت سجادہ نشین کے فرزند ارجمند ہیں خوش اخلاق و خوش اطوار ہونے کے ساتھ خوش آواز بھی ہیں نعت رسول مقبول ﷺ کے پڑھنے اور سننے کا بے حد شوق رکھتے ہیں، صاحبزادہ حافظ عبدالصمد صاحب دربار شریف میں درس نظامی کی تدریس کرتے ہیں، صاحبزادہ حافظ بشیر احمد صاحب حافظ قرآن ہیں صاحبزادہ صادق حسین صاحب، صاحبزادہ قاسم حسین صاحب، صاحبزادہ محمد عبدالمجید صاحب دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے مریدین ومتوسلین کی رہنمائی کی توفیق عطا فرمائے۔

حق نے کی ہیں دہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے

ارشادات

ارشادات عالیہ

اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر ہیں۔ان کی ذات اسلام کی صداقت کی دلیل اور ان کا وجود اللہ کے دین کی نشانی ہے۔ان کی زندگی کے تمام شب وروز اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا میں بسر ہوتے ہیں ان کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت ہے۔اولیاء اللہ جب اطاعت وعبادت کے ذریعے محبوبیت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں۔تو اس وقت ان کا بولنا ان کا دیکھنا ان کا سننا اور ان کا پکڑنا اور ان کا چلنا سب اللہ کیلئے ہو جاتا ہے۔اور اس حالت میں رب العالمین جل جلالہ ان کے اقوال وافعال کو اپنی ذات کی طرف منسوب فرماتا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں کار کشاو کار ساز

اولیاء اللہ کے سوانح حیات لکھنے والے مصنفین اور بزرگان دین کے تزکرہ نگار ہمیشہ ان کے ارشادات وفرمودات بھی لکھتے چلے آئے ہیں تاکہ متوسلین ومتعلقین اس کے مطالعہ سے اپنے دلوں کو منور کرسکیں اور ان کے اقوال کے نور میں اپنی راہ حیات کو طے کرسکیں، حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ تزکرہ اولیاء کاملین خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔جس سے متوسلین کا ٹوٹا ہوا دل کمک پاتا ہے اور مضبوط ہوتا ہے ذکر اولیاء رحمت خدا کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔ان کے احوال واقوال کے مطالعہ سے انسان کو اپنی مفلسی وکم ہمتی اور اہل اللہ کی بلند پروازی وبلند ہمتی کا احساس ہوتا ہے۔ان کی حیات طیبہ مشعل راہ انکا قول وفعل درس عمل، ان کے ارشادات موجب فلاح دارین ہوتے ہیں۔

چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر آفتاب علم ومعرفت حضرت خواجہ غریب نواز حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہ ارشادات طیبات جو بااعتماد حضرات نے سفر وحضر میں

حضرت سے سماعت فرمائے پوری احتیاط سے ہدیہ ناظرین ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے مستفید ہونے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اہل سنت اہل جنت

فرمایا حضور پر نور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے ان میں سے صرف ایک ناجی (جنتی) ہوگا (باقی سب جہنمی ہونگے) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ کون سا فرقہ ناجی ہوگا...... آپ نے فرمایا ''ما انا علیه واصحابی '' یعنی جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ایک دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا۔۔۔: اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار؛ یعنی (میری اُمت کی) سب سے بڑی جماعت کی پیروی کرو جو اس بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں علیحدہ کیا جائے گا۔

نیز حدیث پاک میں یہ ارشاد گرامی بھی موجود ہے

ید اللہ علی الجماعة فانه من شذشذفی النار

جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں بھی علیحدہ جائے گا ان احادیث مبارکہ کی روشنی سے واضح ہو جاتا ہے کہ اہل سنت و جماعت ہی سواد اعظم ہیں کیونکہ اہل سنت و جماعت کو ایک طرف کر دیا جائے اور باقی تمام فرقے دوسری طرف ہوں تو پھر بھی سواد اعظم اور بڑی جماعت اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔ نیز اہل سنت و جماعت تو حضور ﷺ کے زمانہ سے موجود ہیں باقی تمام فرقے رافضی، خارجی، شیعہ، وہابی، دیوبندی، مرزائی، پرویزی، چکڑالوی سب بعد کی پیداوار ہیں۔ یہ سب لوگ اہل سنت سے الگ ہو کر فرقوں میں بٹے ہیں اہل سنت کسی سے الگ نہیں ہوئے بلکہ یہ تو سرکار کے زمانہ سے موجود ہیں۔ آپ نے مثال بیان فرمائی کہ بابو! جب کسی دوکاندار کے پھل کچھ خراب ہو جاتے ہیں اور گل سڑ جاتے ہیں تو وہ گلے ہوئے پھلوں کو علیحدہ کر کے پھینک دیتا ہے تا کہ یہ اچھے اور تازہ پھلوں کو خراب نہ کر دیں اسی طرح جب کسی انسان کا ایمان گل سڑ جاتا ہے تو اللہ جل شانہ اور

اس کا رسول ﷺ ایسے انسان کو دین سے خارج کر دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اہل سنت و جماعت چھوڑ کر کسی اور فرقے میں چلا جاتا ہے۔

بابو! آنحضرت ﷺ کے وقت میں صرف ایک ہی فرقہ اہل سنت و جماعت تھا اس کے بعد جتنے بھی فرقے ہوئے سب اسی سے خارج ہوئے اہل سنت نہ گھبرائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کمزور اور سڑے ہوئے ایمان والوں کو نکال کر باہر کرتا ہے تا کہ وہ دوسروں کے ایمان خراب نہ کریں۔

بابو! یہ دعا مانگتے رہا کرو کہ تم سے یہ جماعت (اہل سنت و جماعت) نہ چھوٹے اور تم اسی پر قائم رہو۔ رسول اللہ ﷺ اور آپکے آل و اصحاب کی بے ادبی و گستاخی سے ایمان گل سڑ جاتا ہے۔ اس سے بچو۔ باقی فرقوں کے خارج ہونے کی یہی وجہ ہے۔

ارشاد فرمایا: داڑھی سنت کے مطابق رکھنی چاہیے جو شخص اس پر آشوب زمانے میں ایک سنت پر عمل کرے گا اس کو سو (۱۰۰) شہید کا ثواب ملے گا۔

(۳) مزید فرمایا اس پر فتن زمانے میں سنت پر عمل کرنا ہاتھ میں انگارہ لینے کی طرح مشکل ہے فرمایا داڑھی رکھو مونچھیں درست کرو۔

فرمایا:

جو داڑھی منیدا ہے
او دل نبی دا رنجیندا ہے

فرماتے کہ، تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام است؛ یعنی داڑھی کو مٹھی بھر سے کم کرنا حرام ہے اور یہ بھی فرمایا کہ قبضہ سے زیادہ داڑھی کٹوانا دو سنتوں کا ثواب ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت غریب نواز حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے استاذ العلماء مولانا حامد علی صاحب صدر مدرس جامعہ نعمانیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فتویٰ حاصل کر کے چھپوایا اور اس کی بہت بڑی تعداد میں تشہیر فرمائی اور مفت تقسیم فرمایا جو کہ ضمیمہ (ج) میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ارشاد

آپ فرماتے تھے کہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے رہو اور دل بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہونا

چاہیے ہتھ کار ول دل یار ول۔ ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتا ہے اور ذکر الٰہی سے شیطان پر غالب آنے میں مدد ملتی ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ اللہ کا ذکر اس طرح کرنا چاہیے کہ ہر بن مو سے اللہ اللہ کی آواز آئے جس طرح کمہار برتن کو آگ میں پکاتا ہے تو وہ برتن جو آگ میں پک جائے اسے مٹی نہیں کھا سکتی چاہے ہزاروں برس گزر جائیں اسی طرح اہل ذکر کے جسم کو مٹی نہیں کھا سکتی آپ نے فرمایا۔ عورتیں کنوئیں سے پانی بھر کر لاتی ہیں ایک گھڑا سر پر ہوتا ہے دوسرا گھڑا بغل میں ہوتا ہے۔ وہ سہیلیوں سے باتیں بھی کرتی ہیں اور سفر بھی طے کرتی جاتی ہیں اور ان کا خیال سر والے گھڑے کی طرف رہتا ہے۔ اس طرح سالک کو چاہیے دنیاوی کام بھی کرتا رہے اور توجہ دل کی طرف رہے اور یہ خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے۔

سب سے پہلے حضور علیہ السلام کا نور پیدا ہوا

آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اول ماخلق اللہ نوری یعنی سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: انا من نورا للہ و کل الخلائق من نوری میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور تمام مخلوق میرے نور سے پیدا ہوئی۔ فرمایا آج کل مسلمان کہتے ہیں کہ اگر رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے تو معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا نور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا حالانکہ ٹکڑے وہ چیز ہوتی ہے جس کا جسم ہو اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے اس کا کوئی جسم نہیں آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن کیا جائے تو پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ سینکڑوں چراغ بھی روشن کیے جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اسی طرح جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے نور کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے نور میں کمی واقع نہیں ہوئی اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے نور سے دوسری مخلوق کو پیدا فرمایا تو حضور علیہ السلام کے نور مبارک میں بھی کمی واقع نہیں ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مرضی ہے انسانی عقل کی رسائی وہاں تک ممکن نہیں۔

ان اللہ علی کل شیء قدیر

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہے سو کرے۔وہ چاہتا تو نباتات کی طرح باقی مخلوق کو بھی زمین سے پیدا کر سکتا تھا مگر انسان کو انسان سے اس لیے پیدا فرمایا تاکہ آپس میں خلق ومحبت رہے یہ سب اس کی قدرتیں ہیں انسانی عقل کو وہاں دخل نہیں جس نے اس کی ذات کے سامنے چون وچرا کی وہ ابلیس شیطان، ہامان اور فرعون ہوا جو اس کی ذات کے سامنے دست بستہ باادب خاموش رہا اسے،، روح اللہ، کلیم اللہ، خلیل اللہ اور حبیب اللہ کے القاب عطا ہوئے۔

فرمایا حدیث قدسی ہے'' لولاک لما خلقت الافلاک ''یعنی اے حبیب اگر میں تمہیں پیدا نہ کرتا تو زمین وآسمان کی ساری مخلوق کو پیدا نہ کرتا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا صرف اپنے حبیب ﷺ کی خاطر پیدا فرمایا اگر حضور اکرم ﷺ کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا نہ کرتا جنت دوزخ زمین آسمان اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی خاطر پیدا کیا۔

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو کلی اختیارات عطا فرمائے اور رحمۃ اللعالمین کا لقب دے کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا علم کلی تھا یا جزی میرے مرشد کریم حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے تھے کہ پٹواریوں کی طرح کلی جزی کا پیمانہ لے کر حضور اکرم ﷺ کے علم کی پیمائش نہ کی جائے ہمارا تو عقیدہ ہے کہ جتنے بھی علوم حضور اکرم ﷺ کی شان کے مطابق تھے وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے فرمایا: بابو! حضور سرور کائنات ﷺ کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی اور قدیم ہے۔اور مخلوق کے مقابلے میں حضور اکرم ﷺ کا علم بحر ناپیدا کنار ہے الفاظ میں اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔امام بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں

فاق النبیین فی خَلق و فی خُلق   ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام اپنی صورت اور اخلاق میں سب نبیوں میں سبقت لے گئے کوئی نبی بھی آپ کے مرتبہ علم اور سخاوت تک نہیں پہنچ سکا۔

فرمایا حکومت میں جس طرح بادشاہ کے بہت سے وزیر ہوتے ہیں اور ان سب میں ایک بڑا ہوتا ہے جسے وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ کہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام اس کے وزیر ہیں اور حضور اکرم ﷺ وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ ہیں اور وزیر اعظم کو بادشاہ کی طرف سے تمام اختیارات دیے جاتے ہیں اور تمام ملک وزیر اعظم کے سپرد ہوتا ہے وہ جو چاہتا ہے اپنے دیئے ہوئے اختیارات سے وہی کرتا ہے

بلا تشبیہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اختیارات عطا فرمائے ہیں اور یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے لیکن اس کو چلانے والے حبیب خدا ﷺ ہیں۔ فرمایا جس طرح کسی کا لنگر چلتا ہے یا دعوت ہوتی ہے تو مالک لنگر کا سامان اور اشیاء خورد و نوش ''لانگری'' کے سپرد کرتا ہے اور اسے حکم ہوتا ہے کہ اسے تقسیم کرو اب وہاں جو شخص بھی کھانا کھائے گا تو لانگری سے کھائے گا اور طلب کرے گا تو لانگری سے طلب کرے گا اب اگر کوئی شخص مالک سے روٹی یا کھانا طلب کرے تو مالک اسے لانگری کی طرف روانہ کرے گا۔ بلا تمثیل اللہ تبارک و تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور مالک ہے اور حضور اکرم ﷺ تقسیم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام خزانوں کا مالک اپنے حبیب کو بنا دیا ہے اور فرمایا جس نے لینا ہو میرے حبیب سے لے اور قاسم حضور ﷺ ہیں جسے چاہیں عطا کریں اور چاہیں تو نہ کریں کسی دوسرے کو وہاں دخل نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام زمین و آسمان کاغذ بن جائیں اور ساری مخلوق حضور کی تعریف لکھنا شروع کر دے تو قیامت تک کیلئے حضور کی ایک صفت بھی مکمل طور پر نہ لکھ سکیں فرمایا کہ چودہ سو (۱۴۰۰) سال سے حضور علیہ السلام کی تعریف ہو رہی ہے بڑے بڑے عالم بڑے بڑے خطیب کاتب اور شاعر دنیا سے رخصت ہو گئے مگر کوئی حضور علیہ السلام کی تعریف کو مکمل نہ کر سکا۔

ارشاد عظمت اولیاء

ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ خدا تاں نہیں لیکن خدا توں جدا وی نہیں اولیاء اللہ کا دروازہ دریا کی مانند ہے جس طرح دریا پہ جا کر کوئی صرف ہاتھ دھو کر واپس آ جاتا ہے کوئی خوب سیر ہو کر پانی پیتا ہے کوئی سیر ہونے کے علاوہ برتن میں بھی پانی لے آتا ہے اور پھر کوئی چھوٹا برتن بھر کرلے آتا ہے اور کوئی بڑا برتن بھر کر لاتا ہے۔ کوئی آدمی خالی بھی واپس آ جاتا ہے۔ اس طرح ہر شخص اپنی قسمت کے مطابق اولیاء اللہ سے فیض پاتا ہے۔

صحبت ذاکر اگر یابی نصیب　　دولت جاوید یابی اے حبیب

اولیاء اللہ سے دنیا طلب نہیں کرنی چاہئے بلکہ ولی اللہ کی صحبت معرفت خدا مقصود ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بہت طاقت عطا فرمائی ہے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کا تخت لانے کا حکم دیا تو آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے آپ کے وزیر آصف بن برخیا نے عرض کیا حضور میں لا سکتا ہوں حضرت سلیمان علیہ السلام نے لانے کا حکم دیا تو آصف بن برخیا نے وہیں بیٹھے بیٹھے تخت لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ یہ ہے اللہ کے بندے کی طاقت کہ مجلس میں بھی موجود ہے۔ اور بلقیس کا تخت بھی اُٹھا کر پیش کر دیا۔

فرمایا کہ شریعت مطہرہ کی پابندی کا نام فقیری ہے۔ اتباع شریعت کے بغیر جو شخص فقیری کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط کہتا ہے ہم اسے ہرگز نہیں مانیں گے۔ اگر پانی کے دریا کو عبور کرنے کا نام فقیری ہے تو پھر "مکڑا" (ڈانور) بھی خشک پاؤں سے پانی عبور کر جاتا ہے تو اسے فقیر کہنا چاہیے اگر ہوا میں اُڑنے کا نام فقیری ہے تو پھر مکھی اور دیگر ہوا میں اُڑنے والے پرندے سب اولیاء ہوتے اگر دولت سے فقیری ملتی تو سب دُنیا داروں کو اولیاء اللہ ہونا چاہیے اولیاء اللہ صرف وہی لوگ ہیں جو شریعت مطہرہ کے پابند ہیں شریعت کی جتنی زیادہ تابعداری کی جائے اتنا ہی مرتبہ بلند ہوگا دُنیا میں جتنے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں سب شریعت کی پابندی اور سنت رسول ﷺ پر عمل سے اولیاء بنے ہیں جس نے ذرا برابر گستاخی یا خلاف ورزی کی وہ راستے سے شیطان کی طرح بھٹک گئے اس لئے جہاں تک ہو

سکے اتباع شریعت پر عمل کیا جائے۔

فیضان مرشد

جوہری کی دوکان سے جوہر خریدو اور مرشد کامل سے اخروی نجات ایمان کی سلامتی اور فیوض وبرکات حاصل کرو۔

فیض سے محروم

ارشاد فرمایا اگر مرید کا عقیدہ پیر کے ساتھ صحیح ہو تو اگر چہ پیر ناراض بھی ہو تب بھی فیض آتا رہتا ہے اور اگر مرید کا یقین صحیح نہ ہو تو غوث وقت سے بھی اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔ فرمایا ولی کے بے ادب قریبی رشتہ دار پسو (چیچڑ) کی طرح ہوتے ہیں جو گائے بھینس کے تھنوں کو چمٹے رہتے ہیں صرف خون چوستے ہیں مگر دودھ سے محروم رہتے ہیں اسی طرح اولیاء کے قریبی رشتہ دار انہیں ستاتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے فیض سے محروم رہتے ہیں۔

فرمایا اپنے پیر کا گلہ شکوہ کرنے والے یا بے ادبی کرنے والے شخص سے اگر ترک تعلق یا نفرت نہ کی جائے تو جو کچھ حاصل کیا ہوا ہو وہ چلا جاتا ہے اور اگر اپنے پیر کی بے ادبی یا شکوہ کیا جائے تب بھی حاصل شدہ فیض چلا جاتا ہے اور مرید اپنے پیر کے فیض سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایمان سے بھی محروم ہو جائے یہ سزا جب پیر کی بے ادبی پر ملتی ہے تو یہیں سے اندازہ کیا جائے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کی بے ادبی کرتا ہے اس کا ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

اقسام پیر

ارشاد فرمایا پیر تین قسم کے ہوتے ہیں۔

رحمت، زحمت، لعنت

رحمت: تو وہ پیر ہیں جو بغیر طمع ولالچ کے احکام شریعت پر عمل کرتے ہیں اور شریعت کے معاملہ میں تیغ بے نیام ہیں۔

زحمت: وہ پیر ہیں جو مریدوں سے نذرانے وغیرہ تو قبول کر لیتے ہیں مگر شریعت کے احکام

نہیں بتاتے کہ کہیں ہمارے نذرانے بند نہ ہو جائیں۔

لعنت: وہ پیر ہوتے ہیں جن سے مریدین کی عزت محفوظ نہیں ہوتی مرید اگر ان کے پاس آئے تب بھی ان کی عزت محفوظ نہیں اور مرید کے پاس جائیں تب بھی ان کی عزت محفوظ نہیں ہوتی ایسے جعلی پیر آج کل عام پھرتے ہیں۔

مرد خدا موجود ہے

ایک دفعہ چند حضرات موسم سرما میں واسو آستانہ سے حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیر وہ ہے جو روز اول ہی مجلس محمدی میں پہنچا دے حضرت غریب نواز خاموش رہے انہوں نے جب دو تین بار یہی بات کہی تو آپ نے جوش میں آ کر فرمایا بابو" اَج زمانے وچ نہ کوئی پیر رہ گئے ہن نہ مرید" یعنی آج کے زمانے میں نہ کوئی پیر ایسا ہے اور نہ ہی کوئی مرید تھوڑی دیر بعد فرمایا " مرد خدا دے مرگئیں گئے کتھائیں نا کتھائیں مرد خدا دے مل ویندن لیکن مرید ایہ جیہاں کیں ملدا" یعنی مرشد کامل تو مل جاتا ہے لیکن طالب صادق نہیں ملتا۔ فرمایا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی قدس سرہ العزیز نے دو رُخی تلوار چلائی ہے کہ " درطریقہ ما محرومی نیست" اس سلسلہ عالیہ کی برکت ہے کہ جو بھی داخل طریقہ ہوا وہ اپنا حصہ ضرور لے کے جاتا ہے۔

مرید کا فرض

ارشاد فرمایا کہ پیر کا کام ہے مرید کے دل میں اللہ کے نام کی تخم ریزی کرنا آگے مرید کا کام ہے اس کی حفاظت اور آبیاری کرنا اگر مرید اس بیج کی حفاظت یا آبیاری نہیں کرتا تو قصور مرید کا ہے نہ کہ پیر کا۔ اگر پیر بار بار تخم ریزی کرے اور مرید اسکی حفاظت نہ کر سکے تو پیر کیا کرے یہ بیج تب ہی بڑھے گا جبکہ مرید کامل حفاظت کرے آپ نے اس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک عورت ہانڈی پکانے کیلئے آگ جلاتی ہے نمک گھی مرچ وغیرہ اشیاء ڈال کر چولہے پر رکھ دیتی ہے اور خود کسی اور کام میں مصروف ہو جائے آگ بجھ جاتی

ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر آگ جلاتی ہے اس کے بعد اور کام شروع کر دیتی ہے آگ پھر بجھ جاتی ہے وہ عورت اس طرح بار بار آگ جلاتی رہے اور آگ بجھتی رہے تو اس کی ہانڈی چھ ماہ میں بھی تیار نہ ہوگی اگر وہ چولہے پر بیٹھ کر آگ نہ جلائے اور چولہے کے سامنے بیٹھ کر ہانڈی پر توجہ نہ دے تو تیار نہ ہوگی اور اگر صرف چند منٹ بیٹھ کر توجہ سے ہانڈی پکائے تو ہانڈی تیار ہو جائے گی یہی حال مرید کا ہے اگر وہ کبھی ذکر کرے کبھی چھوڑ دے تو اس طرح اثر نہیں ہوگا مرید پوری ہمت اور پابندی سے ذکر کرے تب اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا دین اور دنیا کے کام پوری ہمت سے کرو تا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اللہ اللہ کرنے والے بھوکے مرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا میرے پیر مرشد حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ سالک اور سلوک کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سالک جواری کی مانند ہوتا ہے کہ کبھی پہلے ہی داؤ پر بہت سا مال مل جاتا ہے اور کبھی آخری موقع پر اپنے بچے اور بیوی داؤ پر لگا دیتا ہے لیکن بازی سے مایوس نہیں ہوتا اور لگاتار بازی کھیلتا رہتا ہے پھر یہ شعر میرے حضرت صاحب نے پڑھے۔

جے توں چاہیں عشق بازی جوئے بازاں وانگو کھیڈ
ہار تے پئی ہار آوے ہر دی رہو ویلی نہ بھو
جے توں عاشق بننا لوڑیں پلہ پکڑ سجن دا
جان منگے تاں دے شتابی صرفہ نہ کریں تن دا

سالک پر شیطان کا حملہ

ارشاد فرمایا کہ سلوک طے کرتے وقت شیطان تین بار سالک پر سخت حملہ کرتا ہے، پہلی بار شروع شروع میں جس وقت آدمی بیعت ہوتا ہے اس وقت پیر سے غافل اور بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ یہ تعلق ٹوٹ جائے۔

دوسری دفعہ دوران سفر سالک کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر اسے مایوس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس وقت خیالات آتے ہیں کہ کوئی اچھے مشاہدات نظر نہیں آتے یوں ہی محنت اور دماغ سوزی کر رہا ہوں اور اس کے بعد آخری منزل میں مغرور

بنانے کی کوشش کرتا ہے۔انسان کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ اب بہت کچھ ہو گیا ہے ان تین منازل کے بعد خطرات کچھ کم آتے ہیں فرمایا اچھے اثرات ظاہر ہوں یا نہ ہوں سالک کو چاہیے کہ ہمہ تن ذکر میں لگا رہے۔اصل مقصود تو ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذات مقدس ہے یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

مجھ بنڑی یا نا بنڑی زور لگائیں سر تائیں تڑویں
جیوندیاں تائیں دل نہ پھریں
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
یاد او سرمایا ایمان بود ہر گدا او زیاد سلطان بود

افسوس ہم نے شریعت کی تابعداری چھوڑ دی اور شیطان کی تابعداری شروع کر دی لیکن یہ نہ سوچا کہ یہ لعین تو ہمارا پرانا دشمن ہے اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوایا اور ہمارا دشمن ہوا۔

سالک کی قسمیں

فرمایا سالک کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔جلی

۲۔خفی

۱۔جلی طبیعت والے سلوک جلدی طے کرتے ہیں اور خطرات میں گھرے رہتے ہیں۔

۲۔خفی طبیعت والے سلوک دیر سے طے کرتے ہیں مگر ان کو خطرہ کم ہوتا ہے۔

تسبیح پڑھنا

فرمایا کہ "تسبیح" پڑھتے وقت دل میں خیال کرو کہ میرا دل اللہ، اللہ کر رہا ہے مگر دل پر انگشت یا ہاتھ رکھ کر ازمائش نہ کرو اگر تسبیح پڑھتے وقت جذبہ پیدا ہو جائے تو زبان بند رکھو فرمایا کہ حضرت غریب نواز حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ پیر کا بتایا ہوا وظیفہ قضا نہ کرے یعنی وظیفہ قضا کرنے میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔

آپ فرماتے تھے اگر موٹی تسبیح پر پیر کے فرمان کے مطابق وظیفہ پڑھتا رہے تو جتنے بھی گناہ ہوں ایک دن میں ختم ہو جائیں۔

نمازِ تہجد

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نمازِ تہجد پڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نمازِ تہجد کم از کم چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت پڑھنی چاہیے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھنی چاہیے کیونکہ تین بار سورۃ اخلاص کے پڑھنے سے ایک ختم قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے اور فرماتے تھے کہ ساتھیوں کو چاہیے کہ نمازِ تہجد پڑھیں کیونکہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے مگر اس میں عقیدہ اہل سنت و جماعت بریلوی کا ہونا شرط ہے۔

تہجد کے وقت بیدار ہونے کا عمل

ارشاد فرمایا ”بابو“ رات کو سوتے وقت سورۃ اخلاص بارہ بار پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور زبان سے اپنا نام لے کر کہیں کہ اے فلاں مجھے تہجد کے وقت اٹھا دینا انشاء اللہ تہجد کے وقت بیدار ہو جائے گا۔

رابطہ

ارشاد فرمایا رابطہ۔ پیر کی محبت کے لیے عینک ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا نور نظر آتا ہے۔

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر
نورِ وحدت جس سے آتا ہے نظر

دلی حسرت

ارشاد فرمایا اس بات کی ہمیشہ میرے دل میں حسرت رہی کہ میرے پاس کوئی آئے اور میں اسے اللہ اللہ سکھاؤں فرمایا تلاش کرنے والا پا ہی لیتا ہے۔

معرفت نفس

ارشاد فرمایا خواہشات کا نام ہی نفس ہے جس نے اپنی خواہشات پر قابو پالیا اس نے اپنے نفس پر قابو پالیا خواہشات کو جتنا پورا کیا جائے نفس اتنا ہی زیادہ خراب ہوتا ہے اور سرکش ہو جاتا ہے۔ نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنا چاہیے اور جو چیز نفس مانگے اسے نہ دینی چاہیے جتنے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے خواہشات نفسانی کی مخالفت کی ہے جو چیز نفس نے مانگی وہی چیز انہوں نے اس سے دور رکھی ہے اور وہ کامیاب ہوئے،

لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو یہ ظالم چور اندر دا ہو

فرمایا نفس کا اتنا حق ہے کہ کھانے کیلئے اسے اتنا دو جس سے وہ با آسانی عبادت کر سکے اور کپڑا اتنا دو جس سے اپنا تن ڈھانپ سکے اور نماز پڑھ سکے چاہے وہ بوریا ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا جب نفس کہے کہ میں کیا کھاؤں گا تو اسے کہو کہ جو چیز مل جائے گی وہ کھالوں گا اور جب کہے کہ کہاں رہوں گا تو جواب دے کہ جہاں جگہ مل جائے گی آرام کروں گا۔

الف ایہو نفس اساڈا بیلی جے نال اساڈے ہے سدھا ہو
جو کوئی اس دی کرے تباہی اس نام اللہ دا لدھا ہو
زاہد عابد ان نوالے جتھے ٹکڑا ویکھے تھدا ہو
راہ فقیر دا مشکل باہو گھر ماں نہ میرا ردھا ہو

فرمایا بندہ نفس کے سامنے ایسا ہے جیسے چیتے کے سامنے چیونٹی بھلا چیونٹی بھی چیتے کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قابو میں آتا ہے۔

تجدید بیعت

فرمایا بیعت ثانی ان صورتوں میں جائز ہے جبکہ سالک نے بہت محنت کی ہو لیکن کچھ حاصل نہ ہوا ہو یا جس کا پیر نعوذ باللہ مرتد ہو گیا ہو یا پیر وفات پا جائے یا پیر کی وفات کے بعد سلوک نامکمل رہ گیا ہو اور اس پیر کی اولاد سے کوئی کامل نہیں تو ان صورتوں میں بیعت

ثانی ضروری ہے۔آپ نے فرمایا میرے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تین دفعہ بیعت کی تھی پہلی بیعت حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے دوسری بیعت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ سے تیسری بیعت حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کی فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اور فعل دونوں اس سلسلہ میں موجود ہیں آپ نے مکتوبات شریف میں فرمایا کہ سلوک نامکمل ہونے کی صورت میں اگر پیر رحلت فرما جائے تو دوسری جگہ بیعت کرے اور آپ نے خود کئی جگہوں پر بیعت فرمائی۔

فرمایا مقصود تو معرفت الٰہی ہے نہ کہ پیر تو پھر تکمیل سلوک کیلئے اللہ کے ولی سے بیعت ضرور کرنی چاہیے۔

روزی سے بے فکری

ارشاد فرمایا جو دانہ تو نے کھانا ہے اس پر تیرا نام لکھا ہوا ہے اور جو تیرے مقدر میں نہیں اسے تو ہرگز نہیں کھا سکتا۔جو تیرے مقدر میں ہے اسے دوسرا ہرگز نہیں کھا سکتا۔اس لئے کسی چیز کی طلب میں پریشان ہونا فضول ہے۔قدرت کی طرف سے جو کچھ ہی ملتا ہے وہ بغیر پریشانی کے مل ہی جاتا ہے۔جو نہیں ملنا ہوتا وہ طلب سے بھی نہیں مل سکتا۔

بر دانہ نوشتہ عیاں ہست ایں رزق فلاں ابن فلاں

فرمایا طلب رزق حلال نصف عبادت ہے۔

دنیا کی حقیقت

ارشاد فرمایا دنیا سے نفرت کرنا سب سے بڑی عبادت ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔جس نے دنیا سے محبت کی اس نے تمام گناہوں کو شروع کیا۔اچھا کھانا اچھا کپڑا یا خلق سے تعلق رکھنا دنیا نہیں ہے۔بلکہ لالچ کرنا دولت سے محبت کرنا دنیا ہے۔دنیا سے نفرت کا مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے اور ضرورت کا دیگر سامان موجود ہو تو خوش رہے اور اگر موجود نہ ہو تب بھی خوش رہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

فرمایا دنیا ایک زہریلا سانپ ہے جس کے گھر میں گھس جائے وہ اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کوئی دنیادار ایسا نہیں جو پریشان نہ ہو جس کا سبب حرص اور لالچ ہے حرص مصیبتوں کی جڑ ہے۔

رب فرمائے حرص نہ رکھو کارن دنیا فانی
جانو سب اے کھیڈ تماشہ دنیا دی زندگانی

فضیلت نماز، تارک پر وعید

ارشاد فرمایا وضو نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے جو شخص نماز پڑھتا ہے بے شک اس کے پاس جنت کی کنجی موجود ہے۔ اور جو نماز نہیں پڑھتا گناہ گار ہے۔ اور دوزخ کا مستحق ہے۔ مگر اے نمازی اس بات کا خیال کر کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے جنت کی کنجی واپس لے کر گناہ گار کو نہ دے دے اور گناہ گار کی کنجی تجھے نہ دے دے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تو دوزخ میں اور گناہ گار جنت میں جائے گا۔ یعنی اس بات سے ڈر کہ کہیں تو نماز کو چھوڑ کر گناہ کرنے شروع کر دے اور تیرے پاس جنت کی بجائے دوزخ کی کنجی آجائے۔

ارشاد فرمایا۔

ع عشق دی منزل لمبیرڑی اے ہن پندھ پہاڑاں پٹیاں دے
لیکھ متھیدا ملدا نمیں کیہاں صرف ملوانیاں پٹیاں دے
حیڈی بے پرواہی توں بھٹیاں میں نمیں زخم میڈا لائق پٹیاں دے
عشق اصل دے حصے دے حیدر اتھاں کم نیں کمیدیاں جٹیاں دے

ع علم دی بات بھلی پر عشق دی بات انوکھڑی اے
شب برات دی رات بھلی پر یار دی بات انوکھڑی اے
شب قدر دی رات بھلی پر یار دی جھات انوکھڑی اے
سب گالیں بھلیاں وے حیدر پر وصل دی رات انوکھڑی اے

ہلاک نہ کرے عشق تینوں ایں عشق وچ بہوں دلگیریاں نیں
جائیں رنگوائی چولی عشق والی اونہاں چھیاں چادراں چیریاں نیں
پُتر شاہاں دے کنگال ہوئے جھاں ملیاں جا فقیریاں نیں
علی حیدر جتھے عشق رہندا اوتھاں رہندیاں ناں امیریاں نیں

شکر خداوندی

فرمایا: مولانا روم علیہ الرحمۃ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے ایک بادشاہ اور وزیر کا کہیں سے گزر ہوا تو بادشاہ کی ایک کمزور گدھے پر نظر پڑی۔ بادشاہ نے پوچھا یہ گدھا کمزور کیوں ہے وزیر نے جواب دیا خوراک نہ ملنے کی وجہ سے بادشاہ کو رحم آیا گدھا خرید کر اصطبل میں بھیج دیا۔ گدھے نے گھوڑوں کو دیکھا کہ بہت موٹے تازے ہیں اور خدمت کیلئے خدمت گار مقرر ہیں' دانہ پانی اور صفائی وغیرہ کا اعلیٰ انتظام ہے' گدھے نے کہا اے اللہ میں نے کون سا جرم کیا ہے اور اُنہوں نے کونسا اچھا عمل کیا ہے کہ اُن کی خدمت ہو رہی ہے چند روز کے بعد جنگ شروع ہو گئی سوا گدھے کے سب گھوڑے میدان میں چلے گئے' میدان جنگ میں گھوڑے زخمی ہوئے اور تیروں سے بدن چھلنی ہو گیا۔ تیر نکالے جا رہے تھے گھوڑے تکلیف زیادہ ہونے کے باعث کمزور ہو گئے تھے۔ گدھا سب کچھ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہا۔ اے اللہ میری خدمت زیادہ نہیں ہوئی تو مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی کو مرفوع الحال (بلند درجہ) دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ کیا معلوم ان گھوڑوں کی طرح مصیبت میں گرفتار ہو جائیں' آپ نے فرمایا گندم کی روٹی نہ ملے تو جو کی روٹی کھانی چاہیے' ہر حالت میں سلامتی ایمان کیلئے کوشاں رہنا چاہیے۔

(از مولوی اللہ دتہ صاحب باروی)

پابندی اسباق

فرمایا: بابو! سبق لگاتار پڑھنا چاہیے اور دوران اسباق ناغہ نہیں ہونا چاہیے مسلسل اسباق پڑھنے سے تکمیل جلد ہوتی ہے۔

مثال: جس طرح ہانڈی کے نیچے کبھی آگ جلائیں اور کبھی بجھائیں تو ہانڈی تیار نہیں ہوتی۔

(از مولوی اللہ دتہ صاحب)

عرس کرنا جائز ہے اور اس کی حقیقت کا بیان

فرمایا: اس دور کے چند مولویوں کا فتویٰ ہے۔ کہ عرس کرنا بدعت اور حرام ہے حالانکہ عرس پر تین کام ہوتے ہیں۔ (۱) ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی (۲) وعظ و نصیحت (۳) خیرات۔ بھلا ان میں سے کونسی چیز ناجائز و حرام ہے۔ (از خلیفہ فتح محمد صاحب)

رد مذہب شیعہ

فرمایا: شیعہ اہل بیت اطہار کا ذکر زبانی کرتے ہیں دل میں عداوت رکھتے ہیں' شہید زندہ ہے زندہ کیلئے ماتم کرنا یعنی رونا، چھریاں مارنا، سینہ کوبی کرنا یہ سب بدعات ہیں قرآن و حدیث کے خلاف ہیں فرمان رسول اکرم ﷺ من شق الجیوب ولطم الخدود فلیس منا (جس نے گریبان چاک کیا اور رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں۔ فرمایا اگر کسی کا لڑکا چودھویں جماعت پاس ہو جائے تو گھر والے خوش ہونگے یا ناراض؟ عرض کیا بہت خوش ہونگے۔ فرمایا جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ امتحان میں پاس ہو گئے شیعہ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا شیعہ لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا کہتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول ممنوع و حرام ہے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت ہی اہل بیت عظام سے سچی محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ (از حکیم مشتاق احمد باروی شرق پور)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی مت دو آخر زمانے ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دے گی (اگر وہ مر جائیں) تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور ان کے اکٹھے نماز بھی نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نکاح بھی نہ کرو اور ان کی مجلس میں بھی نہ بیٹھو اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت بھی نہ کرو۔ (شفاء شریف جلد ۲ ص ۲۶۶ مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۶ صواعق محرقہ ص ۴)

فرمایا: آج کل کے مسلمانوں کا گروہ کہتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے وقت

بھول گئے۔ وحی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوگئی۔ جبرائیل علیہ السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں علیہم السلام کے پاس آتے وقت ایک بار بھی نہ بھولے لیکن جناب حضرت محمد ﷺ کے پاس آتے وقت بھول گئے کیونکہ آپ ﷺ پیغمبر آخرالزمان اور حبیب خدا ﷺ تھے۔ (از سید محمد اشرف صاحب)

کیمیاء گر اور جنات تابع کرنے والے کا انجام

صوفی غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ سلطان والے بیان کرتے ہیں کہ غلام حسین چشتی میرے پاس آیا اور کہا میرے پاس کیمیاء کا نسخہ ہے دونوں مل کر تیار کرتے ہیں اُس وقت میری مالی حالت اچھی نہ تھی میں لالچ میں آ گیا ساتھ ہی خیال آیا کہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے لوں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے فرمایا بابو کیمیاء گر کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا نہ ہی جن تابع کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے واپس آ کر غلام حسین چشتی کو حضور کا فرمان سنایا وہ تائب ہو کر آپ کا مرید ہو گیا۔ منازل سلوک طے کرنے کے بعد خلافت سے بھی سرفراز ہو چکا ہے۔

آداب قبرستان اور زیارت قبور کا شرعی طریقہ

فرمایا قبروں پر فاتحہ خوانی کے لئے ضرور جاؤ لیکن آداب قبور کو ملحوظ خاطر رکھو فرمایا جس وقت قبرستان جاؤ تو پہلے وضو کر کے دو رکعات نفل ادا کرو پھر قبرستان میں جاؤ اور قبرستان میں جوتوں سمیت نہ جاؤ کیونکہ اس سے بے ادبی ہوتی ہے۔ اور قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہیے۔ اور نہ ہی فضول باتیں کرنی چاہیے قبرستان میں باادب بیٹھ جانا چاہیے اور جب گھر سے چلو تو کچھ پڑھتے جاؤ اور اگر کوئی چیز نہیں آتی تو سورۃ اخلاص پڑھتے جاؤ پھر وہاں جا کر تین مرتبہ الحمد شریف اور بارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اور دو رکعت نفل کا ثواب تمام قبرستان والوں کی ارواح کو بخشو جتنا ثواب ان ارواح کو ملے گا اُتنا ثواب اُس پڑھنے والے کو ملے گا۔

(توضیح) قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر فرمودات آیت قرآنی واحادیث مبارکہ وفتاویٰ جات کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں، چنانچہ آپ نے جو زیارت قبور کے

متعلق ارشاد فرمایا یہ احادیث مبارکہ وفتاویٰ جات کی عبارت کا عکس ہے، تفصیل ملاحظہ ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ المعروف عالمگیر جلد ۵ ص ۳۵۰ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ میں ہے)

واذا اراد زیارة القبور یستحب له ان یصلي في بيته رکعتين يقرء في كل رکعة الفاتحة وآية الكرسي مرة واحدة والاخلاص ثلاث مرات ويجعل ثوابها للميت يبعث الله تعالیٰ الى الميت في قبره نوراً و يكتب للمصلي ثوابا كثيراثم لايشتغل بمالا يعنيه في الطريق فاذابلغ المقبرة يخلع نعليه ثم يقف مستدبر القبلة مستقبلا لوجه الميت ويقول السلام عليكم يا اهل القبور يغفرالله لنا ولكم انتم لنا سلف ونحن بالاثر كذا في الغرائب۔

خلاصہ:۔ جب کوئی زیارت قبور کا ارادہ کرے تو اس کیلئے مستحب ہے کہ گھر میں دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھے پھر اسکا ثواب میت کو بخشے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس میت کی طرف ایک نور بھیجے گا اور اس نمازی کو کثیر ثواب عطا فرمائے گا (پھر قبرستان کی طرف روانہ ہو) اور راستہ میں لایعنی باتوں میں مشغول نہ ہو اور جب قبرستان پہنچے تو جوتے اُتار دے اور قبلہ شریف کی طرف پشت کر کے میت کی طرف منہ کر کے کہے۔

السلام عليكم يااهل القبور يغفر الله لنا و لكم انتم سلف ونحن با الاثر۔

اور مزارات کی ٹیک نہ لگے اور مزارات پر چلنے پھرنے سے بچے کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے بلکہ فقہاء کرام نے تو اس حد تک تصریح فرمائی ہے کہ قبرستان سے جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس پر چلنا بھی حرام ہے۔

۱۔ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے مجھے ایک قبر کی ٹیک لگے ہوئے دیکھا تو مجھے فرمایا اس قبر والے کو نہ ستاؤ اس حدیث پاک سے دو مسائل روز روشن کی طرح واضح ہوئے۔ (۱) مسلمان کی قبر لائق تعظیم ہے اس کی ٹیک نہ لگو بلکہ اس کی تعظیم وتکریم کرو۔ (۲) دوسرا مسئلہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ میت کو باہر کی خبر ہوتی ہے۔ باہر والوں کی بے ادبیوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور احترام سے خوشی۔

۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لا تجلسوا علی القبور و لاتصلوا الیھا ۔قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔ (ایضا)

کچے فصلات کی خرید و فروخت

ملک عطا محمد (ساکن چاہ نوروالا) کے بقول کہ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کو ایسے دو آدمیوں کا علم ہوا جنہوں نے کچی فصل کی خرید و فروخت کی تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان دونوں کو بلوا کر سختی سے منع فرمایا کہ شرع شریف میں کچے فصلات کی خرید و فروخت منع ہے۔

قوالی کے متعلق فیصلہ

فرمایا: قوالی ہمارے طریقہ نقشبندیہ میں نہیں سنتے اور میرا وہی اپنے پیروالا طریقہ ہے۔ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نہ ایں کارے کنم نہ انکارے کنم

چنانچہ میں بھی نہ تو یہ کام کرتا ہوں اور نہ ہی اس سے انکار کرتا ہوں ہندوستان کے بڑے بڑے اولیاء اللہ کا طریقہ کار قوالی رہا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں ہندو مسلمان کئے ہیں قوالی کرتے اور سنتے رہے۔ اس لیے ہم قوالی کے بارے میں خاموش ہیں۔

دوکانداروں کیلئے نصیحت

فرمایا:۔ بابو! نماز باجماعت ہوتی ہے جماعت میں کتنے آدمی ہوتے ہیں کتنے طلباء قرآن مجید پڑھتے ہیں نیز دوکانداروں کے متعلق فرماتے ہیں کہ دوکاندار کو ایمانداری سے خرید و فروخت کرنی چاہیے۔ اور دوکان پر عورتیں بھی آئیں گی بڑی عمر والی کو ماں اور چھوٹی عمر والی کو بیٹی اور ہم عمر والی کو بہن تصور کرنا چاہیے۔

باجا گانا وغیرہ

فرمایا جو لوگ شریعت کی حدیں توڑتے ہیں ہمیشہ کیلئے ذلیل ہوتے ہیں (شادی کے

موقع پر) باجا بجانا، ناچ گانا بری وناجائز رسمیں ہیں شادی کے بعد صرف دعوت ولیمہ حسب استطاعت سنت ہے۔ لوگوں کو سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے سے ناک کی فکر لگ جاتی ہے۔ (از حکیم مشتاق شرقپور)

خلفاء کے لئے نصیحت

فرمایا اگر بہت بڑا امیر ودولت مند آدمی مرید ہو جائے اس سے یہ طمع ولالچ نہ کریں کہ یہ نذرانے دے گا یا دنیاوی نفع پہنچائے گا۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مرید کیا کریں۔

فرمایا:

گر نیاید طمع مکن گر آید منع مکن گر کثیر آید جمع مکن

(یعنی اگر مریدین ومتوسلین کی طرف سے کچھ بھی نہ آئے لالچ نہ کر اگر کچھ خدمت میں پیش کریں تھوڑا ہو یا زیادہ واپس نہ کر اگر زیادہ آجائے جمع نہ کر بلکہ راہ خدا میں خیرات کر دے۔ از مولانا صالح محمد صاحب

ایضاً:۔ اللہ میکنی بہرے گل ست گل کر اللہ اللہ پووی کل
اگر لوٹا نباشد برار یڑی نیاید آب اگر صد بار گیڑی

(از مولانا محمد عمر حیات چوبارہ)

فرمایا:۔ بابو! تساں میکوں شریعت وچ نہ شرماہے خُدا اتھاں کوں ایں اُوں جہان نہ شرمیسی میرا پیرا ایویں فرمیندا ہا۔ یعنی خلاف شرح کام کر کے مجھے شریعت کے بارے نہ شرماتا۔ اللہ تعالیٰ تم کو شرمسار نہیں فرمائیگا۔

کھانے سے مکھی نکالنے کا طریقہ

حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد دامت برکاتہم العالیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے تھانیدار حاضر ہوا اور اسے چائے دی گئی۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ وعظ ونصیحت فرما رہے تھے تھانیدار اتنا متاثر ہوا کہ اس نے چائے پینا چھوڑ دی۔ وعظ ونصیحت کے بعد اس نے چائے پینا شروع کی تو چائے کی پیالی

میں مکھی گر پڑی جب آپ نے تھانیدار کی شکل میں کچھ کراہت دیکھی تو فرمایا! بابو اللہ تعالیٰ نے متکبر آدمی کے فخر کو توڑنے کے لئے ایک مکھی کو پیدا فرمایا اگر یہ خورد و نوش والی چیزوں میں واقع ہو جائے تو مکھی کو ڈبو کر باہر نکال دیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں بیماری رکھی ہے اور مکھی کی عادت ہے شفا والا پر نہیں ڈبوتی بلکہ بیماری والا ڈبوتی ہے (شفا والا پر ڈبونے سے بیماری کا اثر ختم ہو جاتا ہے) حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مکھی کے نکالنے کا جو طریقہ ارشاد فرمایا ہے!

من وعن فرمان رسول ﷺ کے مطابق ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ سرور قلب سینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ازا وقع الذباب فی اناء احد کم فلیغسمه کله ثم لیطرحه فان فی احد جنا حیه شفاء وفی الاخر داء (رواہ البخاری)

جب تم سے کسی ایک کے برتن میں مکھی واقع ہو جائے تو تمام کو ڈبو کر باہر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے۔ اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ۳۶۰ مطبوعہ کراچی)

بڑی کرامت

فرمایا فقیر کی بڑی کرامت۔ یہ ہے کہ سارا دن شریعت کے مطابق عمل کرتا رہے اور خلاف شرع امور کو برداشت نہ کرے (از ملک فضل احمد سنانواں)

فرمایا اگر کوئی ہوا میں اڑتا ہوا خشک پاؤں سے دریا عبور کر جائے اور شریعت کا پابند نہ ہو تو اس کو تھوک مارو اور اس طرح بھی فرماتے تھے کہ اس کو دیوار پر مارو (از حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

مفید وظیفہ

فرمایا جب راستہ میں کسی قسم کا خطرہ ہو یا موذی جانوروں سے محفوظ رہنے کے لیے اور راستہ بھول جانے کی صورت میں سلام علی نوح فی العالمین پڑھنا چاہیے۔

اگر بیعت ہونے کے بعد فیض حاصل نہ ہو

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اگر کوئی آدمی کسی پیر کا بیعت ہوا مگر اسے فیض حاصل نہیں ہوتا جبکہ دوسرے فیض یاب ہو رہے ہیں تو پیر پر طعن نہ کرے بلکہ یہ مقدر اور نصیب کا معاملہ ہے کیونکہ اگر فقیر خالی ہوتا تو دوسرے فیض یاب نہ ہوتے اور وہ اس پیر سے کسی دوسرے کی بیعت ہونے کی اجازت مانگ لے اگر اسے پیر اجازت نہ دے تو پیر گناہ گار ہے۔

(از حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب)

نہ کر غم گناہ میں جب پیروی مصطفےٰ ﷺ ہوگئی

عاشق حسین خان بہاولپور والے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر یارو رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت ہوا اور ساتھ ہی بہت عرض کیا کہ حضور میں ایک بدکار آدمی ہوں، زناکار ہوں تو آپ نے فرمایا!

نہ کر غم گناہ میں جو گزری عمر — کہ جب پیروی مصطفےٰ ﷺ ہوگئی
ملے ہاتھ اک روز وہ ہے ہاتھ کا — کہ جب زندگی بے وفا ہوگئی......
وہ رہبر نہ چھوڑے تیرے ہاتھ کو — کہ جب شرط وعدہ وفا ہوگئی

گستاخان مصطفیٰ ﷺ کو مساجد میں امام رکھنا

ارشاد فرمایا: کتے اور خنزیر مساجد میں داخل کرنے سے دیوبندیوں اور وہابیوں کو مساجد میں داخل کرنا بدتر ہے کیونکہ کتا اور خنزیر آپکو بھونکے گا اور اذیت پہنچائے گا اگر یہ داخل ہوگئے تو نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کو بھونکیں گے اور اذیت پہنچائیں گے۔

(حضرت خواجہ فقیر محمد دامت برکاتہم)

گزشتہ وقت آنے والے سے بہتر ہے

ارشاد فرمایا: گزشتہ وقت آئندہ وقت سے بہتر ہے اور اس ارشاد کی تائید میں ایک فقیر کا واقعہ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک فقیر نے اپنے غلام کو ہوٹل سے روٹی لانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ

ایک ہوٹل والے کے پاس پہنچ گیا اور روٹی کی قیمت پوچھی اور ہوٹل والے نے کہا کہ تازہ روٹی کی قیمت چار آنہ (پچیس پیسے) ہے اور باسی روٹی کی قیمت ایک ٹکہ ہے تو غلام واپس آ گیا اور دونوں روٹیوں کی قیمت عرض کی۔ فقیر نے فرمایا باسی روٹی لے آؤ غلام نے عرض کی حضور باسی روٹی کھانے کے قابل نہیں ہوگی۔ فقیر نے فرمایا تازہ سے وہ بہتر ہے کیونکہ پکانے والے کے گناہ آج سے کل کم تھے۔

جنرل ضیاء الحق کے بعد امن نہ ہوگا

ملک محمد حسین لیل چوبارہ والے بیان کرتے ہیں کہ قبلہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جنرل ضیاء الحق کے دور کو امن کا دور فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے بعد امن نہ ہوگا۔

شجر پرستی کا خاتمہ

اور آپ نے وہ تمام درخت کٹوا دیئے جن کو لوگوں نے پیر کا مقام دیا ہوا تھا اور جنات والے درخت کہتے تھے۔

زیادتی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت کی تازگی اور زیادتی کے لئے کتاب شان حبیب الرحمٰن (مصنف مفتی احمد یار خان) کا مطالعہ کیا کرو۔

عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے

فرمایا! عورتوں کو بلا ضرورت شہروں بازاروں اور خصوصاً میلوں وغیرہ پر جانے سے روکا جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حبال الشیطان فرمایا یعنی شیطان کی رسیاں اور فرمایا عورتوں کے لئے پردہ بہترین محافظ ہے اور انکا لباس اتنا موٹا ہو جس سے جسم نظر نہ آئے۔

فرمایا! مرد کو باغیرت ہونا چاہیے نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیور کو پسند کرتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انا غیور واللہ اغیر منی

میں غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے (مشکوۃ شریف ۲۸۴)
(احقر محمد رمضان ضیاء الباروی)

رد وہابیہ

فرمایا! وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا انکی مسجد میں جا کر تقریر سننا جائز نہیں اگر تم ان کو نہیں روک سکتے تو ان کے پاس جایا نہ کرو وہ یارسول اللہ ﷺ کہنا پسند نہیں کرتے ہم ان کے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرتے یہ لوگ شان رسول خدا ﷺ سے ناواقف ہیں۔

حل مشکلات

محمد نواز لانگری کا بیان ہے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روضہ تعمیر ہو رہا تھا حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماتے متوسلین نے عرض کیا کہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدین کو حل مشکلات کے لئے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو فقیر کی طرف سات قدم چل کر دعا کریں انشاء اللہ مشکل حل ہو جائے گی آپ بھی ہمیں ایسا عمل فرمائیں جس سے مشکل آسان ہو آپ نے فرمایا جو باوضو ہو کر دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر سات بار الحمد شریف گیارہ بار سورۃ اخلاص گیارہ بار درود شریف پڑھ کر مجھے ایصال ثواب کریگا اور دعا مانگے گا انشاء اللہ مشکل حل ہو گی۔

ڈاڑھی منڈوانے والے کی مذمت

بندہ دل دا اندھا کیوں — منڈویندا توں داڑھی کوں
منہ تیرا ایویں وسدا جیویں — سوانی دھوندی اے داڑھی کوں
مچھاں تیریاں اینویں جیویں — لوھڑا دیندے واڑی کوں
اے گل فقیر دی یاد رکھیں — روسیں عمراں ساری کوں

داڑھی کی فضیلت اور ترک پر وعید

فرمایا: داڑھی سنت کے مطابق رکھنی چاہیے جو شخص اس پر فتن دور میں ایک سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا مزید فرمایا اس پر فتن زمانے میں سنت پر عمل کرنا

مٹھی میں انگارہ لینے کی طرح مشکل ہے فرمایا! داڑھی رکھو مونچھیں پست کرو۔
اور مخصوص انداز میں فرمایا

جو داڑھی منڈویندا اے　　　او دل نبی دا رنجیندا اے
نہ کالی دا حیا نہ چٹی دا شرم　　　گزر گئی جوانی بڈھا اے وی گرم

فرمایا:

تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام است
"یعنی داڑھی مٹھی بھر سے کم رکھنا حرام ہے"۔

نصیحت

ارشاد فرمایا: پیر بھائی ایک دوسرے کے لئے کج (پردہ) ہوتا ہے۔
(از صاحبزادہ محمد حسن صاحب الحسنی باروی)
ارشاد فرمایا: اگر پیر بھائی ایک دوسرے کو ملیں تو یوں سمجھیں ہمیں مرشد کی زیارت وملاقات نصیب ہوئی۔ (از صاحبزادہ محمد حسن صاحب الحسنی باروی)
حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر اکثر فرمایا کرتے تھے

جنگھ بھنی اے گیرے دی
جدٹر دے سجن ٹرے اڈ گئی اے رونق ویڑھے دی

محبوب مدینے والا

جے محبوب مدینے والا منہ تو برقع چاوے
رخ نورانی دلبر جانی اک وار مکھ ڈکھاوے چا
دند محبوب دے موتی دی لڑیاں
قدرت نال قادر جڑیاں
حوراں کملیاں ویکھن کھڑیاں
جے اک وار مسکاوے چا
نین بجن دے گوہر ذاتی
آئے ہن ازلوں سرمہ پاتی
نیم نظر مازاغ صفاتی
جے اک وار جھمکاوے چا
سرخی لال لباں تے سوہنی
مورت سوہنے دی من موہنی
مٹھی گال تے عاشق کوہنی
جے اک وار الاوے چا

(یہ نعت آپ رحمہ اللہ اکثر پڑھا کرتے تھے از حضرت صاحبزادہ محمد حسن الحسنی البارو ی)

نوٹ: ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ناراض ہوگئے تو آپ نے چند اشعار سرائیکی میں لکھے جو درج ذیل ہیں۔

کیہاں ڈوہ ڈیواں میں طبیاں کوں بیٹھی روندی ہاں اپنے نصیباں کوں
ایہا مرض روز ازلدی بھاڑیں ہے وچ مرضاں عمرو ہاڑیں ہے
بھلی گالھ مثال کہاڑیں ہے کڈی رحم آسم یار حبیاں کوں

دل درد فراقوں کٹھڑی ہے نہیں لائق دعوی یار غریباں کوں
جندڑی روز ازلدی سنجری تڑوی ہے گھتی ہجر دی اماں گھٹڑی ہے
وچ لہر بحر دے لڑھدی ہاں کڈیں تر آ نواں کڈیں بڈدی ہاں
جیڑھا نظر آدم اونکوں سڈدی ہاں توں بن کون کڈھے اساں بڈدیاں کوں
اساں حکیم حاذق ہزار ڈٹھے بوہے موئے سئے بیمار ڈٹھے
کئی تر دے اوگن ہار ڈٹھے کد رحم آسم یار لبیاں کوں
عبداللہ تیئں جھے سئے بے مل گئے وچ ہجر جنگل دے رل گئے
وچ بلدی دوزخ جل گئے سڈے دوزخ یار رفیقاں کوں

کرامات و تصرفات

کرامات وتصرفات

ایسا امر خارق عادت جو دعوی نبوت سے مقارن ہو اسے معجزہ کہتے ہیں اور وہ خرق عادت امر جو دعوی نبوت سے مقارن نہ ہو ایسے شخص کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کا ظاہر صلاح پر مبنی ہو اور وہ نبی کا متبع اور اسکی شریعت کا پابند ہو اس کا اعتقاد صحیح اور اعمال صالح ہوں اسے کرامت کہتے ہیں۔

کرامت کی تعریف

شرح عقائد نے یوں کی "ظهور امر خارق للعادة من قبله غير مقارن لدعوى النبوة" ایسے امر خارق للعادۃ کا ظہور جو دعوی نبوت کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو کرامت کہلاتا ہے در حقیقت ایسی استقامت جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت رضا اتباع شریعت کے حصول اور تقوی وطہارت کی توفیق عطا کردے وہ کرامت سے بڑھ کر ہے۔

اقسام کرامت

کرامات کی دو قسمیں ہیں (1) کرامت سیہ عناصر اربعہ اور عالم حسی میں تصرف و خلاف عادت امور کا اظہار کرامات سیہ ہیں۔(2) کرامت معنویہ انسان کی جادہ شریعت پر استقامت اور اس کے رے حبیب ﷺ کی محبت علوم و معارف حقہ پر عبور اخلاق فاضلہ کا حصول تبلیغ حق اور اصلاح خلق میں کوشاں رہنا یہ کرامات معنویہ ہیں۔ استدراج کسی غیر نبی اور غیر ولی کافر و فاسق سے بوجہ ریاضت یا علوم لطیفہ اور بوجہ سائنسی ایجادات خارق عادت امور کا صادر ہونا جو عوام کیلئے موجب اشتباہ ہو استدراج کہلاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "سنستدرجهم من حيث لا يعلمون"۔ قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔ جب انسان کامل طور پر دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کا یہ میلان اسے مزید کوشش جہد پر آمادہ کرتا ہے جتنا میلان دنیا کی طرف بڑھتا جائے گا اتنا ہی وہ شخص قرب الٰہی سے دور ہوتا جائیگا اس کی کج روی گمراہی اور جہالت میں

اضافہ بعد کامل بن جائے گا بعض اوقات ایسا آدمی تزکیہ نفس وغیرہ سے کسی مراد تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اسے استدراج کہتے ہیں۔ (جامع کرامات اولیاء)

اثبات کرامات

(1) یہ منفرد حیثیت ہے کہ علماء و صلحاء کی مختلف کرامات اتنی مشہور اور واضح ہیں کہ ان کی مخالفت اور عناد ایسا ہی آدمی کرسکتا ہے جس کی قلبی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہوں۔

(۲) سیدہ مریم سلام اللہ علی ولدھا و علیھا کا واقعہ کہ آپ نے کھجور کے خشک تنے سے تازہ کھجوریں حاصل کیں کرامات اولیاء کی دلیل ہے۔

(۳) اصحاب کہف کا واقعہ بھی اثبات کرامات کی ایک دلیل ہے کہ تین سو سال سے زائد عرصہ سو کر گزارا اور پھر زندہ ہوئے۔

(۴) حضرت آصف بن برخیا کا جناب سلیمان علیہ السلام کے سامنے تخت بلقیس پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس امت کے اولیاء کرام و علماء عظام کو بایں ہمہ علوم و معارف بطریق اولی کرامت عطا فرمائی جائے۔

(۵) عارف باللہ امام طریقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ سے کرامات کا ظہور یہ حضور سرور کونین ﷺ کی پیروی کا نتیجہ ہے اس کائنات ارضی میں اولیا اللہ کا وجود حضور رحمت دو عالم ﷺ کا دائمی معجزہ ہے۔ اولیاء ہی کے طفیل رب العالمین تمام مخلوقات کی ضروریات کو پورا فرماتا ہے ان کی برکت سے بلائیں دور ہوتی ہیں ان کی دعائیں نزول رحمت کا باعث بنتی ہیں ان کے وجود سے بدحالیوں اور مصیبتوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ (جامع کرامات اولیاء)

منکرین کرامات

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بڑے عالم سے کرامات اولیاء کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا کرامات حق ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا کون منکر ہوسکتا ہے؟ اگر کرامت تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو اللہ رب العزت کی طرف رجوع

کرو۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو مرضی ہو اس چیز کا حکم دیتا ہے کرامات رضائے الٰہی اور قدرت خداوندی سے صادر ہوتی ہے تو کیا اللہ کریم بھی ان کے صادر فرمانے پر قادر نہیں؟ (العیاذ باللہ) تعجب ہے کہ منکرین! کرامات کا کیسے انکار کرتے ہیں؟ جبکہ آیات مبارکہ احادیث صحیحہ آثار مشہورہ۔ عظیم المرتبت انسانوں سے صادر ہونیوالی حکایات اور سلف وخلف کے مشاہدات پر شاہد ہیں۔ اور کرامات تمام بلاد اسلامیہ میں اتنی کثرت و شہرت سے پھیلی ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ مگر دشمن اولیاء کو توفیق خداوندی اور تائید ایزدی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر یہ منکرین اولیاء وصلحاء کو ہوا میں اڑتا ہوا بھی دیکھ لیں تب بھی انکار کر بیٹھیں۔

فلسفہ کرامت

خرق عادات امور ظاہر کرنے کی قدرت اور کرامات اولیاء اللہ کو اس لئے عطا کی جاتی ہیں کہ انہوں نے ساری زندگی اپنے نفس کو خرق عادت امور کا پابند کر دیا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ نفس کی خواہشات کے خلاف کام کرتے ہیں حتیٰ کہ مباح چیزوں سے بھی نفس کو روک دیتے ہیں شیطان جن چیزوں کو مزین کر کے نفس کے سامنے پیش کرتا ہے وہ ان سے نفس کو دور رکھتے ہیں تو جب انہوں نے نفس کو عادت سے ہٹا کر خلاف عادت پر مجبور کر دیا اور یہ سب کچھ اللہ رب العزت کی رضا کیلئے کیا نتیجۂ رب العالمین بھی اس عالم کون وفساد میں انہیں نقض عادت وخلاف عقل امور کے اظہار کی قدرت مرحمت فرما دیتا ہے دلوں کی بات سمجھنا ہوا میں اڑنا پانی پہ تیرنا یہ سب اسی قبیلہ سے ہیں۔۔۔۔۔ ابو نصر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام سے کرامات کا ظہور اس لئے ہوتا ہے تا کہ وہ اپنے نفوس کو تادیب وتہذیب کے زور سے آراستہ کر سکیں۔ اور یقین وایقان میں اضافہ کے نور سے منور ہو سکیں۔

حضرت علامہ تاج الدین سبکی نے اپنی کتاب ''الطبقات الکبریٰ'' میں کرامات کی کئی قسمیں بیان فرمائی ہیں مثلاً (۱) مردوں کا زندہ کرنا جیسے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے پکی ہوئی مرغی کو اللہ کے اذن سے زندہ فرمایا۔ (۲) مردوں سے

باتیں کرنا۔(۳) دریا کا پھٹ جانا خشک ہو جانا پانی پر چلنا (۴) زمین کا اولیاء اللہ کیلئے سمٹ جانا (۵) جمادات وحیوانات کا ہم کلام ہونا (۶) مرضوں کا دور ہو جانا (۷) حیوانات کا اولیاء کے تابع ہونا (۸) زمانے اور وقت کا پھیل جانا (۹) زمانے کا سکڑ جانا (۱۰) دعاؤں کا قبول ہونا (۱۱) زبان کا بات کرنے سے رک جانا یا کھل جانا (۱۲) انتہائی نفرت کرنیوالوں کو مجلس میں کھینچ لینا اور مطیع بنالینا (۱۳) غیب کی خبر دینا کشف ہونا (۱۴) عرصہ دراز تک کھائے پیئے بغیر رہنا۔(۱۵) مقام تصرف پر فائز ہو کر تصرف کرنا (۱۶) زیادہ کھانا اور کھانے پر قدرت ہونا (۱۷) حرام سے محفوظ رہنا (۱۸) پردوں کے پیچھے دور مقامات کا مشاہدہ کرنا (۱۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حمایت وکفایت کا حصول (۲۰) مختلف اطوار و کیفیات کا تصور (۲۱) اولیاء اللہ کو زمین کے ذخیروں کی خبر ملنا (۲۲) مختصر وقت میں اولیاء وعلماء کیلئے بہت سی تصانیف کا آسان سہل اور ممکن بنا دینا۔(۲۳) زہر آلود اور مہلک اشیاء کا اثر نہ کرنا۔

کرامات طاعات کے نتائج ہیں

آنکھ:۔ اگر طاعات میں مشغول رہے اور جو چیز اس کے لئے شرعاً نامناسب ہے ان سے بچے تو اسے یہ کرامات ملتی ہیں کہ وہ آنے والے کو آنے سے پہلے بہت دور سے ملاحظہ کر لیتی ہے نماز کے وقت خانہ کعبہ کو اپنے سامنے پاتی ہے۔ تاکہ اس کی جانب صحیح رخ کر سکے۔
کان:۔ اگر طاعت کیش ہوں اور نا ملائم باتوں سے بچیں تو انہیں بشارات کی سماعت سے نوازا جاتا ہے اور وہ حیوانات وجمادات کی بولی سننے لگ جاتے ہیں، زبان:۔ اگر مطیع احکام خداوندی ہو کر طاعت شعاری کا ثبوت دے تو عالم اعلیٰ سے ہم کلام ہوتی ہے جب آدمی سماع کے درجہ میں ہو جائے تو اسے خطاب بھی ہوتا ہے ہاتف بھی اسے آواز دیتا ہے۔
زبان کی کرامت یہ ہے کہ کسی چیز کے بولنے سے پہلے اسے اپنی نطق سے منکشف کر دیتی ہے۔ ہاتھ:۔ اگر تابع فرمان خداوندی ہو کر نامناسب معاملات سے بچ کر رہے تو اسے کرامات عطا ہوتی ہیں وہ اپنے گریبان میں سے ہو کر نکلے تو چمکتا دمکتا نکلتا ہے۔ پیٹ:۔

اگر نامناسب معاملات سے بچ کر اطاعت کیش بن جائے تو اسے ایسی کرامات عطا کی جاتی ہیں جن میں مکر و استدراج کا دخل نہیں یہ کرامت بھی ملتی ہے کہ اس کے طعام شراب اور لباس کو تحفظ دے دیا جاتا ہے۔ قدم:۔ جب نامناب معاملات کو چھوڑ کر اطاعت کے راستوں پر چلنے لگ جاتا ہے تو اسے پانی پر چلنے زمین کے سمٹنے اور فضا میں اڑنے کی کرامات سے نوازا جاتا ہے۔ دل:۔ جب اطاعت شعار ہو کر ہوا و ہوس چھوڑ دیتا ہے۔ تو اسے ''کون'' کی معرفت اس کے ہونے سے قبل ہو جاتی ہے۔۔۔۔ سب اعضاء جسمانی دل کی طرف راجع ہیں اگر دل نہ ہو تو اعضاء سے کچھ بھی کرامات صدور پذیر نہ ہوں اعمال ظاہری یا باطنی سب کو دل کا عمل ہی سند قبولیت بخشتا ہے۔

دل بیدار کر کہ دل خوابیدہ ہے جبتک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

پیران کبار کی کرامات بیان کرنے سے حضرات سلف صالحین کا مقصود یہ تھا کہ خلق خدا ان مردان خدا کی کرامات کو پڑھ کر ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوں احکام شریعت سیکھیں تزکیہ نفس اور اخلاص کی دولت ہاتھ آئے اور برائیوں سے پاک ہونے کا طریقہ حاصل کریں کیونکہ ان حضرات کی زبان سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ بارگاہ ایزدی جل شانہ میں جلد شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور جب یہ حضرات کسی شخص کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بیعت کرتے ہیں۔ تو بیعت کنندہ خواہ سلوک حاصل کرنے کی کوشش کرے یا فقط بیعت ہی کو کافی سمجھے بہر حال اولیاء اللہ اپنے دامن کرم کے تمام وابستگان کی جسمانی و روحانی بیماریوں کے علاج کی کوشش فرماتے ہیں۔

اور حضرات اولیاء کرام خواہ ظاہری حیات کے ساتھ زندہ ہوں یا عالم برزخ میں تشریف لے جا چکے ہوں۔ اپنے مریدین و مخلصین کی نگرانی اور بوقت ضرورت امداد فرماتے ہیں۔

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ کی کرامات یوں تو بے شمار و لاتعداد ہیں اگر صرف کرامات کو لکھا جائے تو اس کیلئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے آپ کا جو بھی مرید ملا اس نے چند

کرامات ضرور سنائیں آپ نے جو کلمہ مبارک ادا فرمایا۔ وہ پورا ہوا۔ جس کام کے لئے دعا فرمائی قبول ہوئی، جس پر نگاہ کرم ڈالی اسے ظاہری و باطنی بیماریوں سے نجات مل گئی۔ ذہنوں میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب خود عطا فرمایا۔ دل کے ارادوں پر واقف ہوئے ناقصوں کو کامل بنایا اور ذروں کو مہر منیر کی تابانی عطا کی۔

اس کے علاوہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ان کا کوئی فعل کرامت سے خالی نہ تھا سنت سرکار دو عالم ﷺ پر کمال استقامت، اپنی تمام عمر کو رضائے الٰہی میں صرف کر دینا، مخلوق خدا کو قرب الٰہی کی منزل تک پہنچانا، نافرمانوں کو اللہ اور رسول کا فرماں بردار بنانا، عبادت الٰہی میں کمال اخلاص سے مشغول رہنا، ہر کام میں اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنا، چوروں اور ڈاکوؤں کو عبادت الٰہی کی لذت سے آشنا کرنا، اور مردہ دلوں کو زندگی عطا کرنا، غفلت شعار لوگوں کے سینے منور کر کے حیات جاوداں عطا کرنا، ایسی کرامتیں ہیں۔ جو مردہ جسموں کو زندہ کرنے سے درجہا زیادہ فضیلت و شان رکھتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کرامات بھی علم و حکمت اور عزم و ہمت پر مبنی ہوتی ہیں کرامت بھی ولایت کی ایک دلیل ہے جسے دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ ایک مرد صالح کی پشت پر رب العالمین کا ہاتھ ہے اور کرامت کے ظاہر ہونے کے بعد عام نگاہوں کو ولی کی ولایت کی شہادت مل جاتی ہے اور نتیجہ تبلیغ دین دعوت و ارشاد اور رشد و ہدایت کا کام زیادہ موثر و نتیجہ خیز ہو جاتا ہے۔

مگر اولیاء کرام ہمیشہ پردہ داری سے کام لیتے ہیں سب کچھ علم رکھنے کے باوجود سکوت اختیار کرتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد کرامات کے زور سے کسی کو مسحور و مسخر کرنا نہیں ہوتا بلکہ علم و حکمت کے عام پیمانوں کے ذریعے صاحب بصیرت بنانا ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ نبی پر معجزہ کا ظاہر کرنا واجب اور ولی پر کرامت پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔

سوال پیدا ہوا کہ پھر کرامات کا اظہار اولیاء اللہ کیوں فرماتے ہیں۔ جواب واضح ہے کہ اللہ کا کوئی ولی اپنی برتری کے لئے کرامت ظاہر نہیں کرتا بلکہ شریعت مطہرہ کی سربلندی حق کی نصرت اور اس تعلق کو ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے جو اس مرد حق پرست کو اپنے خالق و مالک سے ملا ہے ولی اپنی ذات سے فانی ہوتا ہے اس کا ہر قول و فعل توحید کے اثبات اور اعلان رسالت

کیلئے ہوتا ہے تو گویا کرامت ایک بندہ مومن کی غیبی تائید ونصرت ہے جو اسکے کار تبلیغ کو چار چاند لگا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ نے لاکھوں اور کروڑوں بت پرستوں کو خارزار کفر سے نکال کر اسلام کی ابدی بہاریں عطا فرمائیں جبکہ صرف علماء سے یہ کام نہ ہوسکا۔

بحر علوم غیبیہ وواقف رموز حقیقیہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے بکثرت کرامات کا ظہور رہا۔ مگر آپ نے کبھی اشارۃً بھی اس کے ذکر کو پسند نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کو اظہار کی اجازت فرمائی۔ بہر حال ان میں سے بہت مختصر مقدار کو بیان کیا جاتا ہے تا کہ جمیع مسلمین اس سے مستفید ہوں اور شریعت مطہرہ کے احکام کی بجا آوری کا جذبہ پیدا ہو رب کعبہ کے حضور دعا ہے کہ وہ حضرات نقشبندیہ اور حضرات پیر بارو رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طفیل ہم سب کو ان انعام یافتگان حضرات کی راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طعام میں برکت

خلیفہ فتح محمد (ساکن بستی کھر) بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی۔ لنگر کے انتظام کے لئے ۴ من آٹا اور ایک مینڈھے کا بندوبست کیا گیا ایک صد مہمانوں کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ مگر عین وقت پر تقریباً دو ہزار آدمی جمع ہو گئے۔ ہم ناقص انتظام کی وجہ سے پریشان ہوئے۔ اسی کشمکش میں تھے کہ کیا کیا جائے۔ حضرت صاحب مسکرائے اور اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور کہا کہ اسے کھانے پر ڈال دو، اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ کھانا تقسیم کیا گیا سب مہمانوں نے پیٹ بھر کر کھایا مگر اس کے باوجود بھی طعام بچ گیا۔

بالوں کی برکت

حکیم مشتاق احمد صاحب شرق پوری بیان کرتے ہیں کہ خادم حسین باورچی شرق پوری کی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ اس کے دو بچے فوت ہو گئے۔ تیسری لڑکی پیدا ہوئی۔ جو وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو گئی خادم حسین میرے پاس آیا اور کہا کہ میری لڑکی کو بھی وہی تکلیف شروع ہو گئی ہے جو ابتداء میں بچوں کو ہوئی۔ آپ آکر دم کریں یا تعویذ دیں میرے پاس حضرت

غریب نواز کے بال مبارک تھے جن کا میں نے تعویذ بنوایا ہوا تھا۔ عموماً جب حضرت غریب نواز اپنی داڑھی مبارک پر کنگھی کرتے اور کوئی بال گرتا تو پیر بھائی اٹھا لیتے اور بطور تبرک رکھ لیتے۔ میں نے بھی ایک مرتبہ بال اٹھا کر تعویذ میں محفوظ کر لئے تھے۔ وہی تعویذ میں نے خادم حسین مذکور کو دے دیا۔ اس نے بچی کے گلے میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ بچی مکمل صحت یاب ہو گئی اور اب تک صحت مند ہے۔ بعدہ خادم حسین اور اس کی بیوی دربار عالیہ پیر بارو شریف پر حاضر ہوئے۔ بیعت بھی ہو گئے اور تعویذات بھی لئے۔

حکیم صاحب موصوف کے بیان کے مطابق اسی قسم کا ایک واقعہ چک ۳۰۵ ضلع لیہ میں بھی پیش آیا جہاں کا ایک آدمی محمد حسین جسے لوگ ''نمازی'' کہہ کر پکارتے تھے میرے پاس آیا اور کہا میری بچی کو آسیب کی تکلیف ہے۔ آپ اسے دم کریں بچی کی عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ میں نے وہی بالوں والا تعویذ دیا جس وقت بچی کے گلے میں ڈالا گیا وہ مکمل شفایاب ہو گئی۔ بعد میں یہ لوگ دربار عالیہ بارویہ پر حاضر ہوئے اور مزید تعویذ وغیرہ لے آئے۔

پریشانی میں دستگیری

میاں اللہ بخش جیسل والے کے بقول کہ ۱۹۷۰ء میں انتخابات کے موقعہ پر ہم جمعیۃ العلماء پاکستان کے ورکر تھے۔ اس بنا پر چند مقامی لوگ ناراض ہو گئے۔ سردیوں کا موسم تھا اور ہم اپنے مکان میں رات کو آرام سے سو رہے تھے۔ مخالفین نے ہمارے مکانوں کے نزدیک سرکنڈوں کے بنے ہوئے ۱۸ پلوں کو آگ لگا دی جن میں ہمارے بھی دو پلے تھے۔ ان میں بھوسہ اور پچاس من کے قریب گندم بھری ہوئی تھی آگ کی خبر ملتے ہی ہم سخت پریشان ہوئے خدشہ تھا بھوسہ اور گندم کے نقصان کے علاوہ اگر مکانات بھی آگ کی لپیٹ میں آگئے تو کیا بنے گا؟ اسی اثناء میں مجھے اونگھ آگئی۔ حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ''بابو! گھبرائیں اللہ کوں سونپ!'' یعنی بیٹے! گھبراؤ نہیں سب کچھ اللہ کے سپرد کرو! جب آگ بجھ گئی تو معلوم ہوا کہ صرف ہمارے دو پلے اور مکانات ہی محفوظ رہے باقی سب جل کر خاکستر ہو گئے۔

دعا سے بیماری ٹل گئی

ڈاکٹر اصغر خان صاحب بھٹی (ساکن دریا خان) بیان کرتے ہیں۔ کہ میرا بھتیجا عبدالجبار اختلاج قلب کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ علاج بسیار کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہوا بلکہ اس کا ایک بازو اور ٹانگ بالکل شل ہو گئے۔ ہم حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوئے۔ شافیء مطلق نے اپنے محبوب بندے کی دعا کے طفیل ایسی صحت کاملہ عطا فرمائی کہ پھر کبھی وہ تکلیف نہ ہوئی۔

دست شفا

حکیم مشتاق احمد صاحب (ساکن شرق پور شریف) فرماتے ہیں کہ مستری ولی محمد ساکن برکت پور والا دائمی نزلہ و زکام سے عاجز آچکا تھا حضرت غریب نواز نے اس کے سر پر دست شفا پھیرا تو اسی روز بیماری دور ہو گئی۔

لاعلاج مریض شفایاب ہوا

محمد حنیف خان ساکن دین پور (مظفر گڑھ) کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب کا دایاں پاؤں خراب ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کاٹنے کا مشورہ دیا۔ ہم پریشانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی۔ درخواست کی آپ نے دعائے صحت فرمائی سنگریزے دم کر کے عطا فرمائے بحمداللہ والد محترم نو دنوں میں مکمل صحت یاب ہو گئے۔

بیمار صحت یاب ہوا

حاجی دین محمد (چک نمبر ۷ ایم این ضلع بھکر) بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا مگر حضرت غریب نواز کی دعا سے صحت یاب ہو گئی۔

آرام آجائے گا

صوفی علی حسن صاحب حال مقیم آستانہ عالیہ کا بیان ہے کہ ہماری ایک رشتہ دار عورت ٹی بی کے موذی مرض میں مبتلا تھی ہم نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست

پیش کی۔آپ نے تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمایا۔''بابو! آرام تاں آویسی''یعنی آرام آجائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ عورت بیس سال تک زندہ رہی مگر اسے پھرٹی بی کی شکایت نہ ہوئی۔

اطمینان رکھو بیٹا ٹھیک ہے

سید طالب حسین شاہ، ساکن جمن شاہ، بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ اقدس کی مرمت کا کام کر رہے تھے کہ میرے بیٹے عبدالرشید کی سخت بیماری کی اطلاع گھر سے آئی میں نے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کی خدمت میں صورت حال عرض کی۔آپ نے فرمایا تمہارا بیٹا صحت یاب ہو جائیگا اطمینان سے کام کرو۔چند دنوں کے بعد جب واپس گھر آیا۔تو آپ کے فرمان کے مطابق بیٹا صحت یاب ہو چکا تھا۔

دعا باعث شفا

حضرت مولانا محمد ہاشم قریشی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں موذی مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔علاج معالجہ پر زر کثیر خرچ ہوا۔مگر''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا اور زندگی سے مایوس ہو چکا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے صحت یابی کی دعا فرمائی۔اللہ رب العزت نے شفاء کاملہ عطا فرمائی۔

لڑکا ملے گا

حاجی غلام سرور (کوٹ سلطان والے) کا بیان ہے کہ میری لڑکی بیمار ہوئی آپ کی بارگاہ میں طلب دعا کیلئے حاضر ہوا۔آپ نے ارشاد فرمایا۔بابو! لڑکی دا طمع چھوڑ و اللہ تعالیٰ لڑکا دیسی''یعنی برخوردار! لڑکی کا خیال چھوڑو اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا۔چنانچہ وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا۔

معذور ٹھیک ہو گیا

فرید البارودی تتری (ساکن اڈا گولیوالے) کا بیان ہے کہ میرے ایک دوست سلطان

محمود قوم بھمب، ساکن کروڑ کا، لڑکا بعمر ۷/ ۶ سال چلنے پھرنے سے معذور تھا حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوا۔ ارشاد فرمایا: مارے کیوں پریشان تھیندے او۔ ٹر پوسی'' یعنی پریشان کیوں ہوتے ہو چل پڑے گا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ معذور بچہ چلنے پھرنے لگ گیا۔

مریضہ صحت یاب ہوگئی

ملک امیر محمد (ساکن لیہ) کی بیٹی چار پانچ سال کی عمر میں چلنے پھرنے سے معذور تھی۔ ملک فقیر محمد، ساکن محلہ واہگہ لیہ، کی دعوت پر آپ تشریف لائے موقعہ ملتے ہی بچی کو آپ کی قدموں، میں ڈال دیا گیا اور دعا کی درخواست پیش کی گئی ارشاد فرمایا '' اللہ تعالیٰ قادر ہے بہتری فرمائے گا۔ اس کے بعد بچی صحت یاب ہو کر چلنے پھرنے لگ گئی۔

مقدمہ سے بری ہو گیا

حافظ غلام حسن کا بیان ہے کہ مخالفین نے میرے خلاف ناجائز مقدمہ دائر کر دیا۔ بندہ آپ کے حضور طالب دعا ہوا ارشاد فرمایا '' پیش ہو جاؤ۔'' مدعیان نے مقدمہ کی پیروی نہ کی لہٰذا خارج ہو کر داخل دفتر ہوا لیکن چند دنوں کے بعد دوبارہ طلبی ہوئی۔ حضرت غریب نواز کے حضور پیش ہو کر حالات عرض کیے۔ ارشاد فرمایا '' پیش ہو جاؤ'' آخری پیشی ہے۔ عدالت میں تاریخ مقررہ پر پیش ہوا۔ مگر نام ہی نہ پکارا گیا جج صاحب کے پاس جا کر تمام صورت حال بیان کی مسل مقدمہ ڈھونڈنے سے نہ ملی نئی مسل مقدمہ تیار کرانے کے بعد جج صاحب نے مقدمہ ہی خارج کر دیا پھر کبھی یہ واقعہ پیش نہ آیا۔

خواب میں مرید ہونے کا حکم

قاضی عبدالحمید، ساکن ماڈل ٹاؤن بہاول پور کا بیان ہے کہ میں اور میرا پورا خاندان پیری مریدی کے خلاف تھا اور برسرعام تذکرہ بھی کرتے تھے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے استاذ محترم الحاج جام محمد ظفر اللہ باروی کے ہمراہ چاند پر کھڑا ہوں۔ سامنے ایک سفید ریش بزرگ کھڑے میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ۔'' ان کو

کیوں نہیں لاتے؟" میں نے بیدار ہو کر اپنے استاذ محترم کے ہاں کوٹ ادو حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ استاذ محترم نے حاجی امام بخش صاحب قوم کشک کی ہمراہی میں آستانہ عالیہ بارویہ کی طرف روانہ فرمادیا آپ کی زیارت کرتے ہی وہی صورت سامنے آ گئی جو خواب میں دیکھی تھی آپ کی بیعت کے شرف سے مشرف ہوا، اور سکون قلب حاصل ہوا۔

خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا

محمد عاشق صاحب ساکن گڑھ مہاراجہ کا بیان ہے کہ میں بدکردار اور بدمعاش قسم کا انسان تھا۔ غیر شرعی افعال سے دلچسپی تھی ایک دن خیال آیا کہ کسی بزرگ کی بیعت کر لینی چاہیے۔ ایک رات خواب میں ایک بزرگ کی زیارت سے مستفیض ہوا اسی طرح دوسری رات بھی شرف زیارت سے مشرف ہوا۔ خواب میں آپ نے اپنے آستانہ عالیہ پر پہنچنے کا راستہ بھی بتا دیا۔ صبح آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا وہی صورت سامنے جلوہ گر تھی جو خواب میں دیکھی تھی چنانچہ طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر طالب سلوک ہوا۔

غائبانہ بیعت

جام محمد ظفر اللہ باروی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بہاول پور سے شریف اختر صاحب حضرت غریب نواز سے بیعت ہوئے اور عرض کی کہ حضور ہم ملازمت پیشہ لوگ ہیں اور سفر بھی بہت دور ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی کو غائبانہ بیعت فرمایا جائے۔ آپ نے قدرے توقف کے بعد ارشاد فرمایا "بیعت ہو گئی!" بہاول پور پہنچ کر آپ کے ارشاد کی تصدیق اس طرح ہوئی کہ شریف اختر صاحب کی بیوی نے بتایا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ "آپ کا خاوند بیعت ہو گیا ہے تو بھی بیعت ہو جا" اس کے بعد میرے قلب کی جانب انگشت مبارک کے اشارے سے تین بار اسم ذات "اللہ" فرمایا اور نماز پنج گانہ اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرما کر غائب ہو گئے۔

بارش کے لئے دعا قبول ہوئی

جناب حافظ محمد شفیع صاحب (آف بھریڑی) بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز

علاقہ بھریڑی میں تشریف لائے۔اس وقت شدید قحط تھااور خشک سالی زوروں پر تھی۔لوگ باران رحمت کے نزول کیلئے دعا کے طالب ہوئے آپ نے دعا فرمائی تھوڑی دیر کے بعد اتنی شدید بارش ہوئی کہ جل تھل ہو گیا۔

خواب میں مشکل کشائی

ملک غلام محمد کھوکھر کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں آندھی کی صورت میں ایک بلا کو دیکھا اور خوفزدہ ہوا اسی دوران حضرت غریب نواز چند ساتھیوں کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔اور مجھے کاندھوں سے پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تو مصیبت میں گرفتار ہونے والا تھا۔پیران کبار کے صدقے اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔صدقہ وخیرات کر دینا۔آنکھ کھلنے پر معلوم ہوا کہ فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔بحمد للہ چندروز کے معمولی علاج سے شفایاب ہو گیا۔

خواب میں دم کرنے سے شفا

صوفی رشید احمد صاحب باروی ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ میں سخت علیل ہو گیا، باوجود زر کثیر خرچ کرنے کے کوئی افاقہ نہ ہوا۔حالت فاقوں تک جا پہنچی۔نہایت پریشانی کا عالم تھا حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے اور پانی دم کر کے پلایا۔پانی پیتے ہی تمام بیماری دور ہو گئی اور صحت یاب ہو گیا۔

حالت سکرات میں دستگیری

مولانا محمد اسماعیل، ساکن دین پور، بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مرید خادم حسین کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔باؤلے پن کے آثار ظاہر ہوئے۔اور وقت نزع آ پہنچا حالت معمول پر آگئی۔اور کہنے لگا کہ مرشد کریم حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ تشریف لائے ہیں اور مجھے کلمہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں اس کے بعد جان جان آفریں کے سپرد کی۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

فرید الباروی تتری، اڈا گولے والے کا بیان ہے کہ میں والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں جوانی میں بے راہ روی اور غلط سوسائٹی اپنالی والد محترم پہلے ہی طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو چکے

تھے اور میری اصلاح کی خاطر پریشان رہتے تھے میرے والد نے لنگر شریف میں اونٹنی پیش کی حضرت غریب نواز نے سکوت فرمایا اور ارشاد فرمایا کچھ ساتھ لائے گی حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ مبارک کی مرمت کے موقعہ پر حضرت غریب نواز نے میرے والد محترم سے فرمایا کہ اونٹنی غلام فرید کو دے کر بھیج دینا۔ میں اونٹنی لے کر روانہ ہوا راستے میں نہر بھاگل پر اونٹنی بیٹھ گئی بڑی کوشش کی مگر اٹھنے کا نام نہ لیتی تھی۔ میں تھک کر سوچنے لگا کہ پیر مرید کا معاملہ ہے میں خواہ مخواہ درمیان میں آ گیا ہوں۔ مختصر یہ کہ میں دوسرے روز دربار سواگی میں پہنچا اور اونٹنی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کے حضور پیش کر دی آپ نے نظر عنایت فرمائی اور ایک گلاس دودھ تبرکا مجھے عطا فرمایا اور راستہ میں پیش آمدہ واقعات بھی بیان فرمائے! دوپہر کے وقت حالت خواب میں آپ نے بیعت فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ ''بابو سدھا راہ ایہو ہے کتھاں ویسیں'' یعنی'' بیٹے سیدھا راہ یہی ہے (اسے چھوڑ کر) کہاں جائے گا'' جاگنے کے بعد طبیعت میں انقلاب آ چکا تھا عصر کی نماز کے بعد بیعت ہوا اس کے بعد میرے ذہن میں خیال آیا کہ کسی سے ذکر نہیں کروں گا اور نہ ہی داڑھی رکھوں گا۔ مگر آپ کی نگاہ کرم کے صدقے کوئی غیر شرعی ارادہ بھی مکمل نہ ہوا یہ واقعہ ١٧ اگست ١٩٤٧ کا ہے۔

جب یاد کیا

سید طالب حسین شاہ (ساکن جمن شاہ) بیان کرتے ہیں کہ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے دوران مجھے اور صوفی غلام نبی، ساکن کوٹ سلطان، کو گرفتار کر لیا گیا دوسرے روز جب ہمیں لیہ سے مظفر گڑھ لے جانے لگے تو مخالفین نے ہتھکڑیاں لگانے پر زور دیا۔ ہم نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ ہم دونوں کو بار بار ہتھکڑیاں تبدیل کر کے لگائی گئیں مگر ہتھکڑی نہیں لگتی تھی باقی ملزم ہتھکڑیاں پہن کر گئے مگر ہم دونوں بغیر ہتھکڑیوں کے جیل پہنچے۔

بکری کی بینائی واپس آ گئی

چوہدری لال خان گجر (ساکن چک ١٢٦ ڈبلیو۔ بی ضلع وہاڑی) کا بیان ہے کہ میرے

پاس ایک بکری تھی جس کا بچہ ہر سال لنگر شریف میں پیش کرتا تھا۔ اچانک بکری اندھی ہو گئی۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کیلئے عرض کیا آپ نے دعا فرمائی۔ چنانچہ گھر پہنچنے سے پہلے بکری کی بینائی واپس آچکی تھی۔

مشکل کشائی

عبدالمجید ولد اللہ بخش (ساکن کوٹ ادو) کا بیان ہے کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ وضو فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے جوش میں آکر وضو والا لوٹا دیوار کی جانب مارا، استفسار کرنے پر سکوت فرمایا کچھ دیر کے بعد ایک ساتھی حاضر ہوا۔ اس کے قول کے مطابق راستہ میں اس پر سانپ نے حملہ کیا اور اس نے مدد کے لئے مرشد کریم کو پکارا سانپ پہنچنے سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ وقت بتایا گیا تو معلوم ہوا وہی وقت تھا۔

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضہ اللہ نیست

مصیبت میں دستگیری

لانگری محمد نواز کا بیان ہے کہ ملک عطا محمد قوم جوتہ (چاہ نور والا) کے ہاں دعوت سے واپسی پر کجاوے میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سوار تھا۔ دوران سفر آپ کے چہرہ مبارک سے ایک عجیب تجلی نمودار ہوئی جس سے میں کانپ گیا اور اپنی پیشانی کجاوے سے لگا دی جب سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ نے فضا میں تین بار اپنا ہاتھ ہلایا میں حیران رہا مگر جرت استفسار نہ رہی آستانہ عالیہ پر پہنچتے ہی مولانا محمد بخش قیصرانی سے واقعہ عرض کیا، چنانچہ آپ کی خدمت میں واقعہ کے متعلق عرض کیا گیا کچھ دیر کے بعد معجزات و کرامات کے متعلق گفتگو فرماتے رہے اسی دوران ارشاد فرمایا کہ امام بخش پنوار ساکن کوٹ سلطان سے بلا ارادہ قتل ہو گیا ہے اسے تسلی دی گئی ہے دوسرے دن حکیم صوفی غلام نبی اور امام بخش پنوار آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے امام بخش نے بیان کیا کہ اچانک بلا ارادہ مجھ سے قتل ہو گیا غمگین و اداس دوکان میں تھا کہ اچانک حضرت غریب نواز نمودار ہوئے قدم بوس

ہوا تین بار میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا گھبرایئے نہیں اللہ کریم قادر ہے بہتری فرمائے گا سو ایسا ہی ہوا۔

مرا نزدیک دانی

محمود انور نابینا، ساکن ایبٹ آباد کا بیان ہے کہ میں پہاڑی علاقہ میں اکیلا مکان پر موجود تھا اچانک طوفان بادوباراں شروع ہوگیا تنہائی وبال جان بن گئی پریشانی کے عالم میں حضرت غریب نواز کو پکارا آپ تشریف لائے اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ مرید ہمہ وقت اپنے مرشد کو اپنے ہمراہ تصور کرے۔

اتباع سنت کی برکت

صوفی رشید احمد باروی ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعت ہونے کے بعد داڑھی رکھ لی اور اتباع سنت پر قائم رہا مگر اہل خانہ نے مجھ سے اتفاق نہ کیا اور اکثر اس سلسلہ میں تکرار کرتے رہتے تھے اور کہتے کہ شادی نہ ہو سکے گی مگر میں نے استقامت کو نہ چھوڑا ایک دن پریشانی کے عالم میں بعد از نماز فجر مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک حضرت غریب نواز تشریف لائے، دعا فرماتے ہوئے اچانک غائب ہوگئے۔ اس کے بعد حالات صحیح ہونا شروع ہوگئے شادی بھی ہوگئی صاحب اولاد بھی ہوں یہ سب کچھ آپ کی توجہ اور کمال فیاضی کا نتیجہ ہے۔

مشکل حل ہوگئی

سید انور حسین شاہ صاحب ساکن کروڑ بیان کرتے ہیں کہ میں تمباکو کا کاروبار کرتا تھا اچانک کاروبار ٹھپ ہوگیا۔ میں بہت زیادہ مقروض ہوگیا کوئی اور ذریعہ معاش نہ ہونے کے باعث اور مالی پریشانی کے سبب عرصہ تین سال کے بعد حضرت غریب نواز کے حضور حاضر ہوا اور مشکل کشائی کیلئے دعا کی درخواست کی آپ نے ارشاد فرمایا بابو "فکر اللہ ڈیسی مال ویچ کے قرض لہا چھوڑ" یعنی برخوردار رزق اللہ تعالیٰ دے گا مال فروخت کر کے قرض ادا کردو میں نے مال فروخت کرنے کا ارادہ کیا اچانک وہی شخص آ پہنچا جس سے میں نے مال

فرید اتھا حالانکہ اس سے پہلے مال کا کوئی خریدار نہ ملتا تھا مال فروخت کر کے قرض ادا کر دیا۔ پریشانی سے چھٹکارا نصیب ہوا۔

دعا سے لڑکا عطا ہوا

محمد علی عرف علو قوم چھینہ آستانہ عالیہ بارویہ پر زیر تعلیم تھا دوران تعلیم حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے از حد محبت اور پیار کی بناء پر دونوں ایک دوسرے کو اپنا بھائی کہتے تھے کچھ عرصہ کے بعد محمد علی کی شادی ہوئی عرصہ دراز گزرنے کے باوجود اس کی اولاد نہ ہو سکی۔ ایک دن حضرت ثانی صاحب محمد علی کو اپنے ساتھ لے کر حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ حضور ایک بھائی بنایا ہے مگر یہ بھی اولاد سے محروم ہے اولاد نرینہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا'' چنانچہ آپ کے فرمان کی یوں لاج رکھی گئی کہ محمد علی مذکور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔

دل کی آرزو پوری ہوئی

فرید البارودی تتری بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دربار عالیہ پر ہمارے علاقہ کے کچھ لوگ گندم کی کٹائی کے لئے حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص خادم حسین ولد اللہ وسایا قوم تھہیم بھی تھا جس کی شادی کو چار پانچ سال ہو چکے تھے۔ مگر اولاد نہ ہوئی تھی واپسی پر دل میں اولاد نرینہ کی خواہش اور دعا کا خیال تھا مگر عرض نہ کر سکا مگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ سال اسے اولاد نرینہ سے نوازا اور اس کی دیرینہ دلی خواہش پوری ہو گئی۔

دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حافظ محمد شفیع صاحب (ساکن بھریڑی) کہتے ہیں۔ کہ ایک بار سیٹھ غلام حسین بابا لطیف شاہ تھانیدار منکیرہ اور میں تینوں دربار بارویہ میں حاضری کے لئے آرہے تھے راستہ میں شاہ صاحب مذکور نے غلام حسین سے شکوہ کیا کہ آج تک آپ نے مجھے ''شہد'' ڈھونڈ کر نہیں دیا جس کی مجھے اشد ضرورت ہے اگر آج آپ کے مرشد کریم میری یہ مشکل حل کر دیں تو کام بن جائے گا، واللہ جب ہم حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے تو چند لمحوں کے بعد

شرقی جانب سے ایک شخص بکری کا گوشت اور ایک بوتل شہد لے کر آیا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا آپ نے شہد کی بوتل تھانیدار کے حوالہ کر کے فرمایا کہ آپ کو ضرورت ہوگی۔

دو بیٹے عطا کیے

جناب الٰہی بخش صاحب (ساکن بھکانی تونسہ شریف) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بغرض زیارت بچوں سمیت آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا میرے ہمراہ میری بیوی اور بیٹیاں بھی تھیں نرینہ اولاد نہیں تھی آپ نے انتہائی مشفقانہ انداز میں فرمایا بیٹیاں اللہ کی رحمت ہیں اور ساتھ ہی لڑکا ہونے کی بشارت دے دی چنانچہ دوسرے سال بچہ ہوا، اس کا نام سعید احمد تجویز فرمایا اور پھر دوسرے بیٹے کی بشارت بھی دے دی چنانچہ دوسرا لڑکا بھی ہوا، اس کا نام آپ نے رشید احمد تجویز فرمایا۔

مسئلہ حل فرما دیا

ملک نذر حسین اولکھ ضلع بھکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رسالہ میں حضرت قطب العالم خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کرامت فناؤ بقا کے سلسلہ میں پڑھی میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت غریب نواز اگر زندہ ہوتے تو اس مسئلہ فناؤ بقا کو حل فرماتے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی مزار مبارک کے قدمین کی طرف فاتحہ خوانی کر رہا ہوں آپ اچانک مزار مبارک سے باہر تشریف لائے میں نے شرف قدم بوسی حاصل کیا آپ نے میرا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لے کر ارشادات عالیہ سے نوازتے ہوئے شمالی لنگر خانہ کے نزدیک ایک پختہ کمرہ میں بہترین قسم کے بستر پر لیٹ کر چادر مبارک میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔ چادر میرے اوپر ڈال کر دروازہ بند کر دو اور تمہیں اجازت ہے امید ہے تمہاری پریشانی دور ہو جائے گی۔

خرکاروں کے چنگل سے رہائی

سید مہر علی شاہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات مظفر گڑھ بیان کرتے ہیں کہ مورخہ ۸۳/۳/۱۵ کو میرا لڑکا مسمی محمد فاروق شاہ میٹرک کے امتحان کے لئے اپنے رول نمبر

کے حصول کی غرض سے سیکنڈری بورڈ ملتان پہنچا واپسی پر ایک ویگن پر سوار ہوا جس میں پہلے سے موجود ایک پٹھان نے نشہ آور رومال سونگھایا جس سے لڑکا بیہوش ہو گیا ہوش آنے سے خود کو ایک ٹرک کے ٹول بکس میں پایا سورج غروب ہونے کے بعد ٹرک ایک نامعلوم جگہ پر رکا لڑکے کو ایک خیمہ میں جو لوہے کی خاردار تاروں سے لپٹا ہوا تھا بند کر دیا جہاں اس سے پہلے بھی دو لڑکے موجود تھے۔ میرے لڑکے نے بھاگنے کی کوشش کی مگر وہ تاروں میں پھنس گیا بڑی مشکل سے تاروں سے جدا ہوا خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "بابو جو کام کریں سوچ کے کریں" دوسرے دن دوسرے ٹرک میں میرے لڑکے کو پابند زنجیر کر کے ٹول میں بٹھا دیا گیا دوسرے دونوں لڑکے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ایک پٹھان پستول ہاتھ میں لئے میرے لڑکے کی نگرانی کر رہا تھا ٹرک اپنی منزل کی طرف رواں تھا رات کا سماں تھا راستہ میں آپ کی خواب والی ہدایت کے مطابق راہ فرار کی تدبیر سوچتا رہا اسی دوران پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی ٹرک روکا گیا اس وقت ایک کار کی لائٹ کی روشنی میں قصبہ گجرات میں موجود پاک عرب آئل ریفائنری کا بورڈ پڑھ کر قدرے مطمئن ہوا پیشاب سے فراغت کے بعد میرا لڑکا خود بخود ٹرک پر چڑھ گیا اس بار لڑکے کی شرافت کی وجہ سے پٹھان نے زنجیر نہیں لگائے بدستور پستول تانے پہرہ دیتا رہا۔ پٹھان نے نشہ آور رومال سونگھانے کی کوشش کی مگر میرے لڑکے نے سانس روک لی اور نشہ کا اثر نہ ہوا اب پٹھان اونگھنے لگا اور میرا لڑکا کبھی کبھی کن اکھیوں سے حالات کا جائزہ لیتا رہا پٹھان کو غافل دیکھتے ہی لڑکے نے اچھل کر اس کی گردن دبوچ لی جس سے اس کی سانس اکھڑنے لگی اس کشمکش میں اس کے سر کی پگڑی ڈرائیور والی سائیڈ پر لٹکنے لگی، ڈرائیور نے ٹرک روک دیا میرے لڑکے نے فوراً نیچے چھلانگ لگائی مگر چوٹ لگنے کی وجہ سے نہ اٹھ سکا ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے اٹھا کر آگے بڑھا دیا اور لڑکے نے بھاگنا شروع کر دیا ایک موقع پر دو پٹھان پکڑنے ہی لگے تھے کہ لڑکے نے ایک شیشم کے درخت کی اوٹ لے کر دھوکہ دیا اور وہ دونوں ٹکرا گئے لڑکا اتنے میں ریلوے لائن پر جا پہنچا اور لائن کے ساتھ بھاگتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا خود کو محفوظ پا کر کچھ آرام کیا پھر کوٹ ادو شہر میں اپنے چچا کے ہاں جا کر

رات بسر کی ہمیں اور دیگر تمام رشتہ داروں کو فوراً اطلاع کر دی گئی۔ حالات وواقعات سننے کے بعد میں نے اخبار نوائے تھل سے تراشا ہوا فوٹو اپنے لڑکے کو دکھایا فوٹو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگا یہی ہیں جنہوں نے مجھے ظالموں کے چنگل سے نجات دلا کر نئی زندگی عطا کی۔

اولاد کی خواہش پوری ہوئی

فرید البار وی تتری (ساکن اڈا گولے والا) کا بیان ہے۔ کہ غلام قاسم ساکن چک نمبر ۳۱۶ ٹی ڈی اے ایک مرتبہ دربار عالیہ پر حاضر ہوا رات کو خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوا دوسرے دن غلام فرید کلاسرا ساکن چک نمبر ۳۹۳ ٹی ڈی اے کو ساتھ لے کر مزار مبارک پر حاضری دی اور آپ کے حضور اولاد نرینہ کیلئے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے اسے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔

آنکھوں کو نور مل گیا۔

محمد شریف قوم جٹ گورایہ (ساکن چک نمبر ۳۲۹ ٹی ڈی اے) کی اہلیہ کی بینائی ختم ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا۔ دونوں میاں بیوی ایک بچی کو ساتھ لے کر بتاریخ 7-6-91 بروز جمعۃ المبارک دربار شریف بارویہ میں حاضر ہوئے۔ اور آہ وزاری کرنے لگے مزار مبارک کے قدمین کی طرف مسماۃ مذکورہ ذکر واذکار میں مصروف ہوئی اور نہایت عاجزی اور تضرع سے اپنی صحت یابی کی دعائیں کرتی رہی۔ حضرت غریب نواز نے خواب میں شرف زیارت عطا کیا اور فرمایا ایک سو تسبیح کلمہ طیب شریف کی پڑھو چنانچہ حسب فرمان مذکورہ وظیفہ پڑھا گیا مگر بظاہر کوئی آثار صحت نظر نہ آئے دوسری بار پھر خواب میں تشریف لائے، فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کیا حضور آنکھوں کا نور ختم ہو گیا دنیا اندھیرا ہے۔ مفلوک الحال ہیں اور کوئی چارہ نہیں ہے ارشاد فرمایا روضہ شریف میں آ کر مزار مبارک کا غلاف آنکھوں پر پھیرو اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا غلاف مبارک پھیرتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے بجلی کوند گئی اور اس کے ساتھ ہی دونوں آنکھوں کی بینائی واپس آگئی۔ مستری محمد افضل ساکن

گجرات اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت روضہ شرف میں کام کر رہے تھے وہ سب اس واقعہ کے شاہد ہیں۔ فرید البارودی تتری کا بیان ہے کہ ۹۱/۶/۸ کو صبح جب میں دربار عالیہ میں بغرض زیارت حاضر ہوا اور روضہ شریف کے قدمین شریفین کی طرف سے اندر داخل ہوا تو اس وقت دونوں میاں بیوی نہایت خوش وخرم تھے اور چائے نوش کر رہے تھے یہ واقعہ مجھے مستری محمد افضل نے بتایا اور اس کی تصدیق میں نے خود محمد شریف مذکور سے کی۔

خواب میں رہنمائی

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی زیب سجادہ بارویہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مولانا عزیز الرحمن صاحب ڈیرہ اسماعیل خان والے کہتے ہیں کہ میرا ارادہ فاتحہ خوانی کی غرض سے دربار عالیہ باروبیہ پر حاضر ہونے کا تھا۔ مگر مولوی محمد رمضان صاحب نے فرمایا کہ فتح پور سے سواری کا انتظام نہ ہو سکے گا۔ یہ بات میرے لئے تاخیر کا باعث بنی اور میں بہت پریشان ہوا۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت غریب نواز نے خواب میں شرف زیارت بخشا اور فرمایا کبھی پہلے بھی ہمارے ہاں پیدل آئے ہو؟'' میں دوسرے دن دربار عالیہ کیلئے چل پڑا جب چوک اعظم پہنچا تو دربار شریف جانے کیلئے بس تیار کھڑی تھی میں آرام سے سوار ہوا اور منزل مقصود پر آسانی سے پہنچ گیا آپ کی کمال ذرہ نوازی ہے۔

خواب میں تنبیہ

ماسٹر امام بخش کشک (ساکن کوٹ ادو) بیان کرتے ہیں کہ میں چک نمبر ۵۲۱ ٹی ڈی اے میں پڑھاتا تھا۔ چاہ نورنگ والا پر مولانا اللہ بخش نے اپنے پیر عبدالغفار شاہ کی بہت تعریف کی اور کرامات بیان کیں میں متذبذب ہوا رات گیارہ بجے تک نیند نہ آئی۔ آخر جب نیند آئی تو حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے وضو کرنے اور نماز تہجد با جماعت کا حکم فرمایا اسی حالت خواب میں میں نے وضو کیا اور اذان دی۔ حضرت غریب نواز نے امامت کرائی۔ جب میں نے دیکھا تو ہزاروں لوگ آپ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے بعد از فراغت نماز اور اس جماعت کے متعلق میں نے عرض کیا ارشاد فرمایا تجھے میرا

مقام دکھایا گیا ہے۔

نفرت دلانے والا ناکام ہوا

حافظ کلیم اللہ صاحب (ساکن کوٹ ادو) کا بیان ہے کہ میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا۔ رات کروڑ شہر میں دوست محمد خلیفہ لعل عیسن کروڑ کے ہاں ٹھہرا۔ سفر کی غرض ان سے بیان کی۔ دوست محمد مذکور نے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شخصیت سے متنفر کرنے کی پوری کوشش کی۔ کئی قسم کی باتوں میں مغز خوری کرتا رہا کہا صرف دکانداری ہے کچھ حاصل کرنے کا گمان عبث ہے۔ بہر حال اسی کشمکش میں ہم سو گئے رات کو ایک سفید ریش بزرگ تین بار نماز تہجد کیلئے جگاتے رہے آخر نماز تہجد پڑھنے کے بعد سو گیا اور مصمم ارادہ کیا کہ اگر خواب والے بزرگ وہی ہیں جن کی زیارت کا ارادہ گھر سے لے کر چلا ہوں تو بیعت ہو جاؤں گا۔ صبح بس کے ذریعے فتح پور پہنچا وہاں سے پیدل آستانہ عالیہ باروئیہ میں حاضری دی پہلی نظر میں، میں نے حضرت کو پہچان لیا کہ یہ تو خواب والے بزرگ ہیں۔ چنانچہ میں فوراً بیعت ہو گیا۔

متکبر شرمسار، غلام باوقار

حکیم صوفی غلام نبی صاحب (ساکن کوٹ سلطان) بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص غلام خالقداد خان لغاری انسپکٹر پولیس لیہ تھے۔ ملک قادر بخش جکھڑ نے بوجہ مخالفت ان کے خلاف جھوٹے مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ حضرت غریب نواز نے مجھے ملک صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ لغاری صاحب شریف آدمی ہیں۔ اس کی مخالفت چھوڑ دو تمہارا احسان ہوگا۔ مگر متکبر دنیادار نے جواب دیا کہ میں اس کی مخالفت نہیں چھوڑ سکتا۔ بہت زیادہ عزیز ہے تو اسے ڈی ایس پی بنا دیں۔ بہر حال انکوائری ہوئی الزامات غلط ثابت ہوئے مقدمات خارج ہوئے اور کچھ عرصہ بعد ملک خالقداد خان صاحب ڈی ایس پی لیہ مقرر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کا مقابل شرمسار اور ولی اللہ کا غلام کامیاب و بامراد ہوا۔

ڈوبنے سے بچالیا

مولانا عبدالستار و مولانا کریم بخش ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ ہم چار ساتھی کچہ کے علاقہ میں جانا چاہتے تھے۔ جب دریا کے کنارے پہنچے تو کشتی موجود تھی۔ مگر کشتی بان نہ تھا دو مسافر پہلے ہی منتظر تھے۔ ہمارا ایک ساتھی عبدالرحمٰن اپنے رشتہ دار کے ہاں چلا گیا ہم نے کشتی کھول کر چلانا شروع کر دی دوسرے کنارے پر پہنچے ہی تھے کہ عبدالرحمٰن مذکور پچھلے کنارے پر آ کر ہمیں پکارنے لگا ہم تینوں ساتھی اسے لینے کے لئے واپس ہوئے جب دریا کے درمیان پہنچے تو ہم سے "ونجھ" (کشتی چلانے والی لکڑی) دریا میں گر گیا، سردی کا موسم تھا رات کا وقت تھا۔ خالی ہاتھ دریا کے درمیان پریشان حال اور خوفزدہ ہو گئے میں نے فضا میں ہاتھ بلند کر کے تین چار مرتبہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کو پکارا اسی اثناء میں آواز آئی گھبراؤ نہیں کشتی کنارے لگ جائے گی بس پھر کیا تھا تھوڑی دیر کے بعد کشتی کنارے پر تھی ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور رات ہم نے بستی "کھر" میں بسر کی خواب میں آپ نے شرف زیارت سے مشرف فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ آئندہ ایسا کام نہ کرنا چاہیے!

خوشخبری

مولوی اللہ وسایا صاحب ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ میں محکمہ تعلیم میں درجہ پرائمری کا مدرس تھا ۱۹۶۹ء کے آخری ایام میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی دامت برکاتہم کے ذریعہ سے میری طرف مبارک باد بھجوائی۔ بظاہر کوئی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی آئندہ چند روز میں مجھے سلیکشن گریڈ جو ۱۹۶۲ء سے ملا تھا کے بقایا جات وغیرہ مل گئے اور میں اسی سال حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ مقدس کی سعادت سے سرفراز ہوا۔

رنج و غم میں چارہ گری

ملک پیارا (ساکن چک نمبر ۱۴۔ دریا خان) بیان کرتے ہیں کہ میں شدید بیمار ہونے کے علاوہ جوڑوں کے درد میں مبتلا تھا کسی کروٹ چین نہ آتا تھا اتفاق سے ایک روز اکیلا

مکان میں نہایت کسمپرسی اور پریشانی کے عالم میں لیٹا ہوا تھا حویلی کا دروازہ بالکل بند تھا میری بیداری کی حالت میں ایک بزرگ سفید ریش اندر تشریف لائے میں گھبرا گیا پوچھا بیٹا درد کا کیا حال ہے آپ کی شخصیت کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا مگر آپ غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ تشریف لائے اور پھر درد کے متعلق پوچھا میں نے عرض کیا غریب نواز درد تو اب نہیں ہے ازراہ کرم اپنا تعارف تو کروائیے۔ ارشاد فرمایا تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ مجھے بارو کہتے ہیں میں نے قدم بوسی کی خاطر اٹھنا چاہا مگر آپ جا چکے تھے۔ درد رفع ہو چکا تھا نماز پنج گانہ کے علاوہ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کرتا رہا کچھ عرصہ کے بعد آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر بیعت ہو گیا۔

استخارہ کے بعد بیعت

مولانا محمد بخش ساکن بہاروالی (کوٹ قیصرانی) تحصیل تونسہ شریف بیان کرتے ہیں کہ میں حکمت اور جراحت کے پیشہ سے منسلک تھا اچھی بھلی شہرت تھی ایک شخص محمد عثمان نامی مجھ سے علاج کروانے کیلئے آیا ڈیڑھ صد روپیہ لے کر علاج شروع کیا۔ مگر باوجود سعی بسیار کے مریض کی حالت بگڑتی گئی اور وہ قریب الموت ہو گیا۔ ایک روز کتاب انوار حکمت کے مطالعہ کے دوران اس شخص کا مرض اور علاج نظر سے گزرا میری سابقہ تشخیص اور تجویز اس مرض کے خلاف اور نقصان دہ تھی وقت جا چکا تھا میں نے مریض کو رخصت کر دیا جو چند دنوں کے بعد مر گیا۔ اس کے بعد میرا دل اس پیشہ سے متنفر ہو گیا ذہنی طور پر نہایت پریشان رہنے لگا توبہ کی جانب دل مائل ہوا کسی مرد کامل کی صحبت کے حصول کیلئے تین دن استخارہ کرتا رہا ایک رات خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ کے ڈیرہ کی مکمل نشانیاں دکھائی گئیں۔ شوق اور جذبہ میں شدت پیدا ہوئی خواب والی نشانیوں کا نقشہ ذہن میں رکھ کر تین سال تک دربدر ٹھوکریں کھاتا رہا آخر ناکام ہو کر واپس جاتے ہوئے ''بکھری احمد خان'' ''نزد'' کوٹ سلطان'' میں حاجی قادر بخش کی معرفت صوفی حکیم غلام نبی ساکن کوٹ سلطان کے ہاں پہنچا جو پہلے ہی مرید ہو چکے تھے ان سے پتہ پوچھ کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا آستانہ عالیہ کو دیکھتے

ہی دل نے گواہی دی کہ مقصود مل گیا ہے دست بوس ہوا آپ نے ارشاد فرمایا مولوی محمد بخش صاحب اب تک کہاں رہے ہو؟ حالانکہ اس سے قبل تعارف نہیں تھا اس سے مزید اطمینان قلب نصیب ہوا دوسرے روز بیعت ہو گیا واپس گھر جا کر ایک ماہ کے بعد آستانہ عالیہ پر بچوں کو قرآن پاک کا درس پڑھانا شروع کر دیا۔

وصال کے بعد تصرف

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے تسبیح خانہ میں دفن کیا جائے روضہ شریف کی تعمیر کے لئے جگہ تنگ تھی کیونکہ مغربی جانب پہلے سے مزارات موجود تھے۔ متعلقین کو بڑی پریشانی ہوئی اسی پریشانی میں رات گزر گئی۔ صبح ہوئی تو سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دیکھا کہ قریب والی مزارات سے مٹی گری پڑی ہے اور سفیدی نظر آئی میں نے سمجھا کہ یہ کفن کا کپڑا ہوگا قریب جا کر دیکھا تو قریب ترین مزار شریف دور تک ہٹ چکی تھی۔ روضہ شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں بنیادیں کھودنے کی جو پریشانی تھی وہ دور ہو گئی۔ فوراً ذہن میں آیا کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد کریم شہباز ولایت سراج السالکین حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی یاد اور سنت تازہ کی ہے یہ آپ کے فنافی الشیخ ہونے کی دلیل بھی ہے اور تصرف بعد از وصال بھی بعینہٖ اسی طرح کا واقعہ حضرت پیر سواگ قدس سرہ العزیز کے وصال شریف کے موقع پر پیش آیا تھا آپ نے اپنی زندگی میں مزار مبارک کی جگہ متعین فرما دی تھی لیکن آپ کے وصال شریف سے پہلے آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا اس متعین جگہ کے نزدیک آپ کو دفن کیا گیا۔ جس وقت آپ کا وصال ہوا تو آپ کے مزار شریف کیلئے جگہ بہت تنگ تھی تمام متعلقین و متوسلین بہت پریشان ہوئے اسی دوران مستری بھولا مرحوم نے دیکھا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مزار مبارک بہت دور ہٹ چکا ہے مستری بھولا نے تمام احباب کو فوراً مطلع کیا۔ کہ ہماری مشکل آسان ہو گئی ہے اور جگہ برائے مزار مبارک بہت کشادہ ہو گئی

یہ واقعہ اپنے شیخ سے شدید محبت اور کمال مماثلت واتباع کی دلیل ہے۔

فقر غیور

قریشی عبدالرزاق (ضلع جھنگ) والے بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد میں بیعت ثانی کی غرض سے سیال شریف پہنچا۔ رات کو خواب میں آپ تشریف لائے اور فرمایا کیوں دربدر ٹھوکریں کھاتا ہے؟ جنت کی ضرورت ہے تو یہ جنت کا ٹکٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز میرے ہاتھ میں تھما دی۔ میں بیدار ہوا تو فوراً وہاں سے چل کر آستانہ عالیہ پیر بارو شریف پر حاضر ہو کر حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم کے دست شفقت پر بیعت ہو گیا۔

مکہ شریف میں امداد کو پہنچے

غلام نبی صاحب، ساکن مور جھنگی، بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز کے وصال کے بعد مجھے حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی مکۃ المکرمہ پہنچ کر شدید بیمار ہو گیا اور انتہائی لاغر و کمزور ہو چکا تھا اور حج کے ضروری ارکان ادا کرنے باقی تھے وقوف عرفات و مزدلفہ و منیٰ ابھی ادا نہ کئے تھے سخت تشویش تھی کہ مناسک حج کیسے ادا کروں گا؟ اس پریشانی کے عالم میں بندہ نے حضرت غریب نواز کو پکارا صبح جب اٹھا تو تکلیف میں قدرے افاقہ تھا اور بتدریج صحت یاب ہو گیا حتیٰ کہ جملہ ارکان حج بخوبی ادا کر لئے۔

خواب میں ہاتھ ملائے

شوکت علی بہاولپوری بیان کرتے ہیں کہ چند پیر بھائیوں سے میں نے سنا کہ حضور غریب نواز کا ارشاد ہے کہ میں وصال کے بعد بھی ہاتھ ملا کر ملاقات کروں گا دل میں یہ خیال آیا کہ بعد از وصال کس طرح ملاقات ہو سکتی ہے؟ ایک شب کو چارپائی پر سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو مزار اقدس کے پاس موجود پایا۔ اچانک مزار پاک سے آپ کا ہاتھ مبارک برآمد ہوا، میں نے بڑھ کر دونوں ہاتھوں کو تھام کر بوسہ لیا اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی اور میرا تردد ختم ہو گیا۔

عرض کئے بغیر راہنمائی فرمائی

جناب ہدایت اللہ صاحب باروی (ساکن جمن شاہ) بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا زمانہ تھا میری جمن شاہ میں کریانہ کی دکان تھی دکانداری کا سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ اسی وجہ سے عموماً تہجد کی نماز قضا ہو جاتی تھی میں نے سوچا کہ نصف شب تو ہو ہی جاتی ہے کیوں نہ دکانداری کا سلسلہ رات ایک بجے تک جاری رکھا جائے اور پھر تہجد کے نوافل ادا کر کے سوجایا کروں چنانچہ میں نے یہی معمول بنالیا چند روز کے بعد آستانہ عالیہ پر حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں حاضری ہوئی حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "بابو! نوافلِ تہجد کے لئے ضروری ہے کہ کچھ نیند کر لی جائے پھر اٹھ کر رات کے پچھلے حصہ میں ادا کئے جائیں" پہلے تو میں اس بات کو نہ سمجھ سکا حضرت غریب نواز نے پھر اسی بات کو دہرایا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ حضرت میری راہنمائی فرمار ہے ہیں۔

فاصلے مختصر ہو گئے

یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے کتاب "تذکرۃ الاولیاء" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ اولیاء اللہ کے آگے فاصلے کچھ حقیقت نہیں رکھتے یہ بات مجھے عجیب لگی اور مختلف خیالات آنے لگے۔ چند دنوں کے بعد مجھے آستانہ عالیہ پر جانے کا اتفاق ہوا مجھے جاوید نگر کے سٹاپ پر اترنا تھا۔ مگر نیند آ گئی اور بس "داسو" اڈے پر پہنچ گئی۔ میں وہاں اترا اور پیدل آستانہ عالیہ کی طرف چل پڑا یہ مسافت چار میل کے قریب تھی ابھی دو فرلانگ ہی چلا تھا کہ مجھے نیند آنے لگی۔ اور ایک ایسی اونگھ آئی کہ میں گرتے گرتے بچا جب اپنے آپ کو سنبھالا تو حیران رہ گیا میں آستانہ عالیہ کے قریب پہنچ چکا تھا۔

مشکل کشائی

جناب نور محمد صاحب باروی ولد حاجی دوست محمد (ساکن بستی ہتکانی وہوا تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان) بیان کرتے ہیں۔ کہ تقریباً ۶۳۔ ۱۹۶۲ء میں احمد خان باروی قوم "گدارہ" اور میں آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ دو اور مقامی آدمی

بھی تھے ہم سواری کے ذریعے دریا عبور کرنے لگے گرمیوں کا موسم تھا دریا پورے زور شور سے بہہ رہا تھا اتفاق سے میں بھنور میں پھنس گیا جبکہ میرے باقی تین ساتھی دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے تھے میں نے اس مشکل وقت میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کو یاد کیا اور مدد کیلئے پکارا تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد میں دریا کے دوسرے کنارے پر بخیریت پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد میں اور احمد خان باروی حضور غریب نواز کی خدمت میں حاضری کیلئے روانہ ہوگئے دوسرے ساتھی کاروبار کی غرض سے وہیں ٹھہر گئے جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ بھنور سے سلامت نکل آئے ہو اور ساتھ ہی مسکرائے حالانکہ ہم نے اس سے پہلے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔

پریشانی دور ہوگئی

پیر بھائی مذکور بیان کرتے ہیں ۱۹۷۶ء میں میری بچی سخت علیل ہوگئی۔ ۱۳ دن گذر گئے لیکن افاقہ نہ ہوا بچی کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ اس کا بچنا مشکل ہے مجھے حضور سے ملے کافی عرصہ گذر گیا تھا سوچا کہ پیر بارو صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیوں نہ کر آؤں۔ میں نے اس کا ذکر بیوی سے کیا تو اس نے کہا کہ آپ جائیں ضرور لیکن رات کو ہر حال میں واپس آجائیں چنانچہ میں نے آستانہ عالیہ پر حضور غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضری دی ظہر کے وقت میں نے واپسی کی اجازت طلب کی اور بچی کی بیماری کا بھی تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کی بچی کو کچھ نہیں ہوگا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ میں شب کو آستانہ شریف پر ہی ٹھہر گیا دوسرے روز صبح جب میں گھر پہنچا تو بچی روبصحت تھی اور کھانا طلب کر رہی تھی۔

بیل نے حکم مانا

عبدالحق (منگیرہ والا) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا آپ کا ایک غلام کنویں پر بیل جوت رہا تھا۔ اچانک بیل چھوٹ کر ایک طالب علم کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑا طالب علم چیختا ہوا آگے بھاگ رہا تھا اور بیل اس کے

بیٹھے۔ حضرت غریب نواز ایک کتاب کا مطالعہ فرمارہے تھے آپ نے یکا یک چہرہ مبارک کتاب سے ہٹا کر بیل سے مخاطب ہو کر صرف ایک لفظ فرمایا ''اوئے'' اور دوبارہ کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا بیل یکدم اس طرح رک گیا جس طرح کسی دیوار سے ٹکرا گیا ہو بہت دیر تک وہیں کھڑا رہا اور کانپتا رہا اس کے بعد پیچھے مڑا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اسی کنوئیں پر جا پہنچا جہاں حضرت کا غلام اسے جوت رہا تھا۔

دعا کی برکت سے توبہ کی توفیق

نذر محمد ولد لعل قوم بھٹہ (ساکن حیدر آباد تحصیل، ضلع بھکر) بیان کرتے ہیں کہ میں ابتداء میں کریانہ کی دکان پر کام کرتا تھا اسی دوران حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہو گیا اپنے کاروبار کیلئے دعا کی درخواست کی حضرت نے دعا فرمائی میں نے رفتہ رفتہ ''گوارہ'' کی تجارت کا کام شروع کر دیا۔ میرا کام لیہ والے شیخ حضرات کی معرفت سے ہوتا تھا اسی سلسلہ میں مجھے ہر ہفتہ حیدر آباد سے ''فتح پور'' پھر وہاں سے ''لیہ'' جانا پڑتا ہر بار میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا مجھے آپ سے بیحد محبت پیدا ہو گئی۔ میرے والد علاقہ کے ایک سردار کی صحبت میں رہ کر شراب کے عادی ہو گئے ہمیں اس بات کا انتہائی دکھ تھا احترام پدری کے پیش نظر انہیں اس فعل بد سے منع بھی نہ کر سکے۔ ایک دن میں نے حضرت کی خدمت میں دست بستہ عرض کی ''حضور میرے والد شراب نوشی کرتے ہیں براہ کرم دعا فرمائیں کہ وہ اس بری عادت کو چھوڑ دیں'' حضرت نے دعا فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ''اپنے والد صاحب کو میرا سلام کہہ دینا'' اور بس! تین چار روز کے بعد میں جب گھر واپس ہوا تو امی جان نے مجھے خوشخبری سنائی کہ تمہارے والد خود بخود شراب نوشی سے تائب ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو حضرت کا سلام بھی پہنچا دیا اس کے بعد میرے والد صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے اور حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے، داڑھی بھی رکھ لی۔

مقدمے میں کامیابی

اللہ یار ولد جہان قوم سندیلہ (سکنہ چاہ چھمب موضع حیدر آباد تھل ضلع بھکر) بیان

کرتے ہیں کہ میں ابھی تک حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بیعت نہیں ہوا تھا ہم عورت کے ایک کیس میں ملوث ہو گئے۔ لاہور ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت ہو رہی تھی اس کیس کے سلسلہ میں ہم پر زبردست سیاسی دباؤ تھا سخت پریشان تھے۔ تاریخ نزدیک تھی ان دنوں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ولایت اور فقر و درویشی کی دھوم تھی۔ میں حضرت موصوف کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوا ارادہ تھا کہ آپ کی زیارت بھی کروں گا اور کیس میں کامیابی کی دعا بھی کراؤں گا جب آستانہ شریف سے دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر پہنچا تو عصر کی نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا میں نے راستہ سے ہٹ کر نماز ادا کی اور کچھ دیر آرام کیا شاید وہاں میں نے جیب سے کوئی چیز نکالی پھر چل پڑا جب آستانہ شریف پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ دربار حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے ہیں میں نے رات کو وہیں قیام کیا رات کو خواب میں حضرت صاحب نے دو مرتبہ میرا کاندھا ہلایا اور فرمایا ''بابو اپنے پیسے سنبھالو'' میں نے جیب ٹٹولی پیسے تو موجود تھے میں نے انہیں شمار نہ کیا اور پھر سو گیا صبح اٹھ کر نماز پڑھی ناشتہ کیا پھر اسی راستہ پر واپس چل پڑا جب میں اس جگہ پہنچا جہاں عصر کی نماز ادا کی تھی تو ہوا کا ایک جھونکا آیا اور میرے پیسے جو وہاں جیب سے گر گئے تھے اڑتے ہوئے میرے سامنے آ گئے تب میں نے جیب سے رقم نکال کر شمار کی تو وہی پیسے کم تھے جو مجھے مل گئے تھے۔ میں دربار حضرت پیر سواگ حاضر ہوا حضرت صاحب کی زیارت کی کیس کے لئے دعا منگوائی حضرت کی دعا کی برکت سے ہائی کورٹ میں کیس ہمارے حق میں ہو گیا۔

خواب میں نرینہ اولاد کی بشارت

فقیر رحیم بخش ساکن دادو بیان کرتے ہیں کہ میری نرینہ اولاد نہیں تھی میں حضرت کے وصال کے بعد آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا اور عرض کی حضور! کیا میرے مقدر میں نرینہ اولاد نہیں ہے؟ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت غریب نواز ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہیں اور میرے ہاتھوں پر رکھ دیتے ہیں میں نے وہ بچہ اپنی بیوی کو دے دیا۔ خواب میں حضرت کی اس بشارت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل ہمیں فرزند عطا فرمایا۔

روحانی طبیب نے مایوسی دور کر دی

حاجی حبیب الرحمن اعوان (ساکن پل نمبر ۸۸ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ) بیان کرتے ہیں میں نے شادی کی مگر اولاد نہ ہوئی۔ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جب انہوں نے تشخیص کی تو کہا کہ تم دونوں میاں بیوی میں اولاد کے جراثیم نہیں ہیں۔ میں سخت مایوس ہوا اور اسی عالم میں حضرت غریب نواز کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور ڈاکٹروں نے تو مجھے لاعلاج قرار دے دیا ہے آپ نے مسکرا کر فرمایا کیا تمہارے اندر اولاد کے جراثیم نہیں؟ اور خواجہ فقیر محمد صاحب (مدظلہ العالی) سے فرمایا تخم مرغ لاؤ اور ساتھ ہی مجھے تعویذ عنایت فرمایا اور کہا انشاء اللہ تمہاری اولاد ہوگی میں نے عرض کیا حضور پہلے میری لڑکی پیدا ہو کیونکہ میں نے ''وٹہ'' ادا کرنا ہے آپ مسکرائے اور فرمایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔آپ کے فرمان مبارک کے مطابق میرے ہاں پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعد میں پانچ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی میں نے پھر آپ کی خدمت میں عرض پیش کی آپ نے دعا فرمائی اور کہا انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا اور نشانی والا ہوگا چنانچہ اسی طرح ہوا۔لڑکا پیدا ہوا اور نشانی والا تھا آپ نے فرمایا اس کا نام سعید احمد رکھو اس کے بعد پھر پانچ سال تک اولاد نہ ہوئی میں نے پھر دعا کیلئے عرض کیا اور خواہش کی کہ لڑکی پیدا ہو چنانچہ اللہ کے ولی کی دعا کے بعد لڑکی پیدا ہوئی۔اس کے بعد پھر اولاد نہ ہوئی میں نے سوچا کہ پھر جا کر اولاد کیلئے دعا کراؤں مگر۔قسمت نہ تھی حضور کا وصال ہو گیا۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

لنگر کا خرچ اور خدا پر توکل

صوفی غلام رسول پردیسی (ساکن کوٹ ادو) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آستانہ شریف پر آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے صبح کا وقت تھا مولوی محمد رمضان صاحب حاضر ہوئے عرض کی حضور لنگر شریف کا سامان ختم ہے آپ نے ارشاد فرمایا'' چھولے بھی نہیں'

انہوں نے کہا چھولے بھی نہیں ہیں! آپ نے فرمایا بابو فکر نہ کریں۔ ''میرا اللہ اپنے مہمانوں کا آپ ذمہ دار ہے'' تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا اور اس کی والدہ خدمت میں حاضر ہوئے اونٹ پر دو بوری گندم اور ایک بکرا تھا وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی حضور لنگر کا مال ہے قبول فرمائیں اور ہمارے لئے دعا فرمائیں حضرت نے دعا فرمائی اور فرمایا'' بابو میرا تو بال بال آپ کے لئے دعا کر رہا ہے آپ کے آنسو مبارک جاری تھے فرمایا مولوی محمد رمضان پریشان تھے میرے کریم نے اپنی مخلوق کے لئے فوراً انتظام کر دیا۔

خواب میں ہاتھ پھیرنے سے مریض شفایاب ہوا

منظور احمد باروی (ساکن چوک منڈا) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا اللہ وسایا کا ''ہرنیا'' کا آپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں کرایا۔ آپریشن خراب ہو گیا چچا جان کو بخار کے ساتھ پیچش بھی شروع ہو گئے۔ حالات بالکل خراب ہو گئے میں نے حضرت غریب نواز کی خدمت میں خط لکھا ابھی صبح کو خط پوسٹ کرنا تھا کہ رات کے پچھلے حصہ میں مجھے چچا جان نے اٹھایا اور کہا کہ مجھے آپ کے پیر صاحب کی زیارت ہوئی ہے آپ نے میرے جسم پر ہاتھ پھیرا ہے اور فرمایا'' بابو تین چار دن میں آپ کو چھٹی ہو جائے گی۔ آپ کے ہاتھ پھیرنے سے اب مجھے کوئی تکلیف نہیں رہی چنانچہ اسی طرح ہوا تین چار روز کے بعد ہمیں چھٹی مل گئی اور چچا جان بالکل تندرست ہو گئے۔

معترض۔ معترف

بابا محمد رمضان درویش دربار شریف بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ہم بیرون بیٹھے ہوئے تھے ان میں بخشو شاہ ساکن عنایت شاہ بھی تھا کچھ آدمیوں نے حضرت غریب نواز کا شکوہ شروع کر دیا۔ بخشو شاہ نے کہا میری بات سنو! میں بھی حضرت صاحب کا مخالف ہوں مگر قسم کھا کر یہ بات کہہ رہا ہوں۔ کہ ایک دن میں نے رکھا حجام کو (جو حضرت صاحب کا حجام ہے) کہا کہ آپ کے پیر صاحب نے حج کیوں نہیں کیا اگر بزرگ ہوتے تو حج کرتے اسی روز رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت غریب نواز اور آپ کے

مریدین احرام باندھے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی میں نے کہا آج دن کو یہی باتیں کرتا رہا ہوں شاید وہی خیالات آرہے ہیں دوبارہ سو گیا پھر وہی منظر خواب میں دیکھا حضرت غریب نواز نے میرا دامن پکڑ کر کہا "او کملی دا پتر" دیکھ میں اور میرے غلام حج کر رہے ہیں۔

آپ کی دعا سے رہائی

حاجی فقیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابھی پاکستان نہیں بنا تھا اور نہ ہی حضرت غریب نواز نے سلسلہ بیعت شروع کیا تھا کچی سی مسجد تھی اور چند طالب علم پڑھتے تھے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرصہ دو سال سے ہم ناجائز اسلحہ کے کیس میں پھنسے ہوئے تھے دو عدد رائفلیں مخالفین نے ہم سے برآمد کروائی تھیں نماز عشاء کے بعد ہم نے عرض کیا حضور صبح ہماری لیہ میں پیشی ہے دعا فرمائیں ہماری جان چھوٹ جائے آپ نے فرمایا جب افسر کے سامنے پیش ہونا تو اپنا جرم مان لینا انشاء اللہ خیر ہوگی۔ چنانچہ جس وقت ہم پیش ہوئے تو آپ کے حکم کے مطابق ہم نے جرم تسلیم کر لیا۔ پہلے تو افسر بہت غصہ میں تھا اچانک نذر حسین شاہ نمبردار آ گیا ہم نے اپنی صفائی کے لئے اسے پیش کر دیا افسر نے کہا جاؤ میں تمہیں رہا کرتا ہوں بندوقیں ضبط کر لیں مگر ہمیں رہائی دے دی حضرت غریب نواز کی دعا سے ہم رہا ہو کر گھر آ گئے۔

پیر چھتر کی سفارش اور بیعت

کریم بخش ولد غلام محمد قوم لوہار (چک ۳۱۴ ضلع لیہ) نے بیان کیا کہ ہمارا سارا خاندان پیر آف چھتر شریف فتح پور کا مرید تھا ایک دن میرے پیر گاموں شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ پیر بارو صاحب کے مرید ہو جائیں آپ کو فیض وہاں سے ملے گا چنانچہ میں حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز عصر پڑھ کر محفل میں بیٹھے ہوئے تھے میں بھی آ کر بیٹھ گیا۔ آپ نے خلیفہ محمد رمضان کو فرمایا یہ سامنے جو لوہار بیٹھا ہوا ہے اس کا کوئی سفارشی ہے لہٰذا اسے بیعت کیلئے بلاؤ حالانکہ میں آپ کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر

ہوا تھا۔ مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔ پھر ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس عمر میں قرآن شریف پڑھنے کا شوق ہے آپ نے مجھے چینی دم کر کے دی اور فرمایا انشاء اللہ تم جلدی قرآن شریف پڑھ جاؤ گے اور مجھے اپنی داڑھی مبارک کے تین بال بھی عطا فرمائے جو تیل لگواتے ہوئے گرے تھے۔ میں نے وہ دم کی ہوئی چینی کھائی اور اڑھائی مہینوں میں قرآن مجید مکمل کر لیا۔

بیعت کے بعد گناہ کی قدرت نہ رہی

اللہ وسایا قوم جراہ ساکن چک نمبر ۴۲۶ ٹی ڈی اے تحصیل وضلع لیہ نے بیان کیا کہ میں نے تیس سال کی عمر میں حضرت غریب نواز کی بیعت کی۔ اس وقت شباب تھا بیعت ہونے کے بعد جب واپس گھر پہنچا تو ایک دن تین مرتبہ میں برائی کے ارادے سے نکلا مگر ہر مرتبہ میرے اعضاء سن ہو گئے حتیٰ کہ ہاتھ پاؤں حرکت کرنے سے جواب دے گئے جب گھر واپس آتا تو بالکل تندرست اور صحیح ہوتا تھا اسی دوران میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضور غریب نواز نے میری موجودگی میں اسی موضوع پر گفتگو شروع فرمائی اور فرمایا زنا اتنی بری مرض ہے جو تمام عبادات کو برباد کر دیتی ہے جس طرح خشک لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے یہ بھی اسی طرح اعمال کو کھا جاتی ہے اور فرمایا اسی لئے تو لوگ بیعت ہوتے ہیں جس کا پیر ہو وہ بھی ایسے کام کرے اور جس کا پیر نہ ہو وہ بھی کرے تو پھر ان دونوں میں فرق کیا ہوگا میں سمجھ گیا کہ یہ ساری گفتگو میرے متعلق ہو رہی ہے اسی وقت میں نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ برائی سے محفوظ رہا۔

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ پہلے بتا دیا

اللہ وسایا مذکور کا بیان ہے کہ حضرت غریب نواز پیر بارو رحمہ اللہ آستانہ عالیہ حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ پر مسجد شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں تشریف فرما تھے۔ میں حاضر خدمت ہوا تین دن تک مسجد شریف کا کام کیا اس کے بعد میں چھٹی لینے کے لئے حاضر ہوا اور میں نے لانگری محمد نواز سے کہا کہ حضور کو عرض کریں کہ میری بیوی امید سے ہے لڑکے کا نام تجویز

فرما دیں حضرت غریب نواز نے فرمایا کوئی اچھا سا نام رکھ دیں لانگری نے عرض کی حضور یہ غریب پیر بھائی ہے بار بار عرض کرتا ہے کہ آپ ہی کرم فرما دیں آپ نے فرمایا کہ غلام فاطمہ نام رکھ لیں لانگری نے دوبارہ عرض کی اگر لڑکا ہوا تو اس کا نام بھی بتا دیں! آپ نے غصے میں آکر فرمایا "لگ تھیوی پیودی" یعنی تیرے باپ کا کچھ نہ رہے میں نے کہہ تو دیا ہے کہ غلام فاطمہ رکھ لیں چنانچہ وہی ہوا کہ چند دنوں کے بعد بچی پیدا ہوئی اور ہم نے اس کا نام غلام فاطمہ رکھا۔

حکومت نہیں رہے گی

غلام رسول قوم دستی (ساکن کوٹ سلطان ضلع لیہ) بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۵۸ء میں مدرس تھا مدرسین نے تنخواہ کے اضافے کیلئے حکومت کے خلاف ہڑتال کر رکھی تھی اسی اثناء میں بندہ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور حضرت غریب نواز کی خدمت میں اپنے مطالبات منوائے جانے کے لئے دعا کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا "جب حکومت ہی نہیں رہے گی تو آپ مطالبات کس سے منوائیں گے" چنانچہ آٹھ دن کے بعد سکندر مرزا کی حکومت ختم ہو گئی اور جنرل محمد ایوب خان نے مارشل لاء لگا دیا اور ہمارے مطالبات دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دل میں آنے والے اشکال کا جواب

جناب مولانا الٰہی بخش باروی (ساکن جمن شاہ ضلع لیہ) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے استاذ مفتی غلام حسن صاحب باروی ساکن جمن شاہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے جا رہا تھا اڈا جاوید نگر سے آستانہ شریف روانہ ہوا راستہ میں مجھے بار بار خیال آیا کہ حضور غوث پاک سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے "درست العلم حتیٰ صرت قطبا" یعنی میں علم کا درس دیتا رہا حتیٰ کہ مقام قطبیت پر فائز ہو گیا اور میں بھی ایک عرصہ سے دینی علوم پڑھا رہا ہوں اور علم کا درس دے رہا ہوں اور جب علم کے ذریعے انسان قطب بن سکتا ہے تو پھر تسبیح چلانے اور مجاہدہ کرنے کی کیا

ضرورت ہے؟ جب ہم حضرت غریب نواز پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ملاقات ہوئی آپ نے سلام دعا اور احوال دریافت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ''مفتی صاحب کتابیں پڑھا پڑھا کر قطب بننے والے قبروں میں پہنچ چکے ہیں اب مجاہدہ اور ریاضت کے بغیر مقام حاصل کرنا محال ہے۔

دُور کی بات سن لی

حسین بخش بھٹی (ساکن محلہ فاروق آباد دریا خان ضلع بھکر) نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے ''داسو'' سے اتر کر پیدل چل رہا تھا۔ راستہ میں پانچ آدمی تھک کر بیٹھے آرام کر رہے تھے وہ آستانہ عالیہ جا رہے تھے اس وقت سواری کا انتظام نہ تھا وہ آپس میں کہہ رہے تھے جلدی چلیں لنگر کا وقت ہونے والا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ لنگر میں تو دال پکی ہوگی۔ میں ان سے پہلے آستانہ عالیہ پہنچ گیا لنگر میں واقعی دال پکی ہوئی تھی حضرت غریب نواز نے محمد نواز لانگری سے فرمایا ''مرغیاں ذبح کرلو کچھ لوگ دال نہیں کھاتے'' تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ بھی پہنچ گئے ہم تمام لوگ لنگر شریف کھا رہے تھے حضرت نے ان سے فرمایا آپ تھوڑی دیر ٹھہریں آپ کے لئے مرغی کا گوشت پک رہا ہے یہ کرامت دیکھ کر وہ لوگ حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئے حالانکہ فقط زیارت کی غرض سے آئے تھے۔

ہر طرف سے اللہ اللہ کی آواز

نذر حسین گاڈر (ساکن کوٹ سلطان) کا بیان ہے کہ مجھے حضرت غریب نواز کے ہاتھ مبارک سے بیعت کرنے کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ صوفی غلام نبی صاحب کے ہمراہ دربار عالیہ حضرت پیر بارو شریف حاضر ہوا اور حضور غریب نواز کے دست حق پرست پر بیعت ہو گیا جب واپس گھر پہنچا تو جس جگہ جاتا جہاں سے گزرتا مجھے ہر جگہ سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی حتیٰ کہ ہر درخت اور مٹی کے ہر ڈھیلے سے یہی صدائے دل نواز سامعہ نواز ہوتی تھی۔ تقریباً چھ ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا بعد میں ختم ہو گیا۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

محمد بخش (ساکن جمن شاہ تحصیل وضلع لیہ) کا بیان ہے کہ سن ۵۱-۱۹۵۰ء کی بات ہے کہ میں نے لیہ میں کرنالوی مسجد میں ایک مولوی صاحب کی تقریر سنی وہ اختلافی مسائل نور و بشر بیان کر رہے تھے ان کی گفتگو سے مجھے پریشانی ہوئی صبح سویرے سائیکل پر سوار ہو کر آستانہ عالیہ پہنچا چند دوست حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ حاضرین کو نصیحت فرما رہے تھے میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے سفر واپسی سائکل پر کرنا ہے حضور یہ گفتگو ختم فرمائیں تو میں بھی حال دل عرض کروں! اس خیال کے آتے ہی معا حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "بابو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور اس کے بعد (مخلوق میں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (سب سے اعلیٰ مقام پر فائز) ہیں اور ساتھ ہی فرمایا چھوٹے سے چھوٹے ولی کی نظر بھی تین سو میل تک پہنچتی ہے۔

مخالفین کے برے انجام کی خبر

غلام یٰسین صاحب (ساکن کوٹلہ نارنگ تحصیل وضلع لیہ) کا بیان ہے کہ میں ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں قومی اتحاد میں شامل تھا جبکہ میری ساری برادری پیپلز پارٹی کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی اور برادری والے میری سخت مخالفت کر رہے تھے اور میں بھی حضرت غریب نواز کے حکم کے مطابق قومی اتحاد کیلئے جوش و خروش سے کام کر رہا تھا حتیٰ کہ یہ سیاسی مخالفت انتہاء کو پہنچ گئی اور وہ میرے قتل کے درپے ہو گئے میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور حضرت غریب نواز کو سارا ماجرا کہہ سنایا آپ نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی والے اپنے لیڈر اور پارٹی کی خیر منائیں! چنانچہ حضرت غریب نواز کا فرمان پورا ہوا اور کچھ عرصہ بعد بھٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور بھٹو صاحب بھی اپنے انجام کو پہنچے۔

شریعت پر استقامت، انجام بہتر

مولوی نور محمد صاحب درویش بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کے دربار شریف پر گزار دی مال مویشی کی خدمت کرنا، دودھ دوہنا، چارہ پانی کا

انتظام کرنا میرے ذمہ تھا اپنے تمام اہل وعیال کے ساتھ دربار شریف پر قیام پذیر تھا۔ میرے بیوی بچے نالاں رہنے لگے اور کہتے کہ تم نے ساری زندگی گزاردی ہے مگر اپنے گھر کیلئے کچھ نہیں بنایا۔ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کیلئے بھی کچھ نہیں کر سکے لہٰذا دربار شریف چھوڑ کر کہیں اور چلا جانا چاہیے لیکن میں بضد رہا۔ میرے بڑے لڑکے کی شادی ہو گئی اور اس نے چک نمبر ۳۰۳ میں زمین حصہ پر لے لی مگر میں حسب سابق دربار شریف پر ہی مصروف کار رہا میرے لڑکے نے دربار شریف چھوڑنے کیلئے ایک بہانہ بنایا۔ اور بلاوجہ اپنی بیوی کو بیچ بیچ طلاق دے دی اور میرے سوا تمام کنبہ ہارون آباد چک نمبر ۶۳ میں آباد ہو گیا۔ وہاں جا کر میرا لڑکا طلاق سے منکر ہو گیا اور کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ اس کا دل اتنا سخت ہو گیا کہ احکام شریعت کی اسے کچھ پرواہ نہ رہی اور اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ خوش وخرم رہنے لگا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تم بیوی بچوں کو بالکل چھوڑ دو ان کے ساتھ کھانا پینا تمہیں سخت حرام ہے۔ حضور کے حکم کے مطابق میں اپنے بیوی بچوں سے علیحدہ رہا۔ اور دربار عالیہ کی خدمت کرتا رہا آٹھ سال کے بعد تمام بچے اور بیوی خود بخود دربار شریف پر حاضر ہوئے اور معافی مانگی اور مکمل توبہ کی۔

بیان کئے بغیر مشکل حل ہو گئی

حاجی خدا بخش جراہ (ساکن جمن شاہ تحصیل وضلع لیہ) کا بیان ہے کہ میرا بھتیجا جس کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی زبان سے بالکل نہیں بول سکتا تھا۔ میں اور میرا بھائی خیر محمد اس بچہ کے معاملہ میں سخت پریشان تھے۔ ہم دونوں بھائی ایک دن بچے کو لے کر آستانہ عالیہ باردیہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت غریب نواز محفل میں تشریف فرما تھے ہم بھی بیٹھ گئے۔ حضرت کے پاس اس وقت کچھ مالٹے پڑے تھے۔ ہم نے ابھی تک حضرت کی خدمت میں کچھ بھی عرض نہ کیا تھا آپ نے خود ایک مالٹا بچے کی طرف بڑھا دیا بچہ مالٹے کو دیکھتے ہی کہہ اٹھا "ابا مالٹا" بس اسی دن سے اس کی زبان کھل گئی۔ اور پھر کبھی تکلیف نہ ہوئی۔

ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں

فیض محمد قوم کھوکھر (ساکن چاہ کھوکھر تحصیل بھکر) بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت کی محفل میں موجود تھا اور بھی بہت سے لوگ حضرت کی مجلس میں حاضر تھے۔ ایک اجنبی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ساتھ دو مستورات بھی تھیں اس نے عورتوں کو کچھ فاصلے پر بٹھا دیا اور خود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور زار و قطار رونے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ''بابو کیا بات ہے؟'' اس نے عرض کیا حضور! علی پور کا رہنے والا ہوں میرے ہمراہ دو عورتیں ہیں ایک بیوی ہے اور ایک جوان لڑکی ہے۔ معلوم نہیں اس لڑکی کو جن ہے یا بھوت یا بیمار ہے علاج معالجہ سے تنگ آ چکا ہوں گھر میں کوئی چیز نہیں رہی سب خرچ کر چکا ہوں اب نہ رقم ہے نہ کوئی مددگار ہے۔

حضرت نے مولوی محمد بخش صاحب سے جو ہمیشہ لنگر شریف میں رہتے تھے اور حکمت کا کام بھی کرتے تھے فرمایا کہ لڑکی کو دیکھو! مولوی صاحب جب لڑکی کے قریب پہنچے تو وہ انہیں مارنے کیلئے دوڑی مولوی محمد بخش صاحب فوراً واپس آئے اور عرض کیا حضور لڑکی پاگل ہے! میری سمجھ سے بالاتر ہے آپ مسکرائے اور فرمایا بس یہی آپ کی حکمت ہے! حضرت نے لڑکی کو اپنی طرف بلایا جب تیسری مرتبہ آپ نے بلایا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سر قدموں میں رکھ کر زار و قطار رونے لگی۔ آپ نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بچی نہ رو اللہ خیر کرے گا لڑکی کچھ دیر اسی حالت میں پڑی روتی رہی کچھ دیر کے بعد اٹھی اپنی چادر لپیٹی اور تندرست ہو گئی۔

بیٹا گھر آ جائے گا

ڈاکٹر اصغر خان بھٹی (دریا خان) بیان کرتے ہیں کہ دریا خان کے خطیب قریشی غلام محمد شاہ صاحب نے مجھے بتایا کہ قریشی غلام قاسم شاہ باروی کا بیٹا عزیز احمد درس سے فرار ہو گیا اور غلام قاسم شاہ (موضع ڈگر یار شاہ) حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سب اہل خانہ سخت پریشان ہیں ملتان تلاش کرنے کیلئے جا رہے ہیں دعا

فرمایئے! آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا شاہ صاحب گھر چلے جاؤ۔ انشاء اللہ وہ خود بخود گھر واپس آجائے گا۔ مگر غلام قاسم شاہ اور غلام محمد شاہ ملتان چلے گئے رات کو جب ملتان پہنچے تو ٹیلی فون ملا کہ آپ واپس آجائیں عزیز احمد گھر پہنچ چکا ہے۔

لعاب میں شفاء

ڈاکٹر اصغر خان بھٹی سرور آباد دریا خان بیان کرتے ہیں کہ بھکر کا گھڑی ساز فیض اللہ ٹی بی کے مرض میں مبتلا تھا ماموں عطا محمد بھٹی ٹھیکیدار کوٹلہ جام کی معرفت پیغام آیا کہ اسے حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں لے جا کر حصول صحت کی دعا کرائیں اور تعویذات بھی لے کر دیں چنانچہ فیض اللہ اور اس کا بیٹا اور میں موٹر سائیکلوں پر آستانہ عالیہ حاضر ہوئے حضرت غریب نواز چھپر کے نیچے چار پائی پر آرام فرما رہے تھے دوپہر کا وقت تھا آپ موٹر سائیکل کی آواز پر بیدار ہوئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے آپ کو کھانسی آئی اور آپ نے تھوکا اصغر خان نے آپ کے قریب پڑے ہوئے تولئے پر اس تھوک کو لے لیا۔ فیض اللہ وہی تھوک نگل گیا اس کے لئے یہی تھوک صحت کا سبب بن گئی باقی تمام عمر صحت سے گزری اور کہیں سے بھی کوئی علاج وغیرہ کرانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

محمد سعید احمد خان ولد حاجی محمد خان قوم بلوچ (ساکن موضع حویلی نصیر خان تحصیل وضلع لودھراں) کا بیان ہے کہ بندہ کا گھر دریائے ستلج کے کنارے پر واقع تھا۔ دریائے ستلج طغیانی پر تھا اور بندہ کی زمین واقع چاہ جمن شاہ موضع حویلی نصیر خان تحصیل لودھراں دریا کے کٹاؤ کی زد میں تھی۔ اسی اثناء میں آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور حضرت استاذیم قبلہ جام محمد ظفر اللہ صاحب کی وساطت سے حضرت غریب نواز کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ہمارا ملکیتی کنواں بنام چاہ رحمن والا پہلے ہی دریا برد ہو چکا ہے اور اب دریائے ستلج دوسرے کنوئیں چاہ جمن شاہ کو بھی کاٹ رہا ہے حضرت غریب نواز نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا میرے حضرت غریب نواز (حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن پیر

سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی چند مریدین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت دریائے سندھ ہماری زمینوں کو غرق کر رہا ہے آپ نے فرمایا دریائے سندھ کو میرا سلام دیں اور کہیں کہ یہ فقیر کے غلاموں کی زمین ہے اسے غرق نہ کرو اور غیر آباد زمین بہت پڑی ہے اس پیغام کا پہنچنا تھا کہ دریائے سندھ ان کی زمین کو چھوڑ کر چلا گیا آپ نے پھر اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ رب العزت نے میرے پیر کی سفید ریش کی لاج رکھی تو دریا چھوڑ جائے گا بندہ نے وقت نوٹ کیا جب واپس آیا تو پتہ چلا کہ دریا اسی وقت اس جگہ کو چھوڑ کر جا چکا تھا اور پہلا کنواں یعنی چاہ رحمٰن والا جو بیس سال قبل دریا برد ہو چکا تھا ایسی اعلیٰ زرعی زمین بن گئی کہ ہم حضور کے غلام آج تک اسی سے رزق کھا رہے ہیں۔

بیٹا ہوگا اور نشانی والا ہوگا

محمد سعید مذکور بیان کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی جس کی وجہ سے بہت پریشانی تھی۔ وہ میرے ساتھ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئیں حضرت غریب نواز نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکا دے گا'' اور ساتھ ہی تعویذ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی الخ، عنایت فرمایا میری ہمشیرہ حضرت غریب نواز کی بیعت نہیں تھی بلکہ حضرت سیرانی بادشاہ کے ہاں بیعت تھی اور اعتقاد کچھ کمزور تھا۔ ایک دن بندہ نے اس کی باتیں سن کر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انشاء اللہ میرے پیر کے فرمان کے مطابق لڑکا عطا کرے گا اور اگر میرے پیر کی دعا سے ہوا تو انشاء اللہ نشانی والا ہوگا۔ یہ بات میں نے حضرت غریب نواز کی خدمت میں عرض کر دی آپ نے فرمایا انشاء اللہ نشانی والا ہوگا۔ چنانچہ وہی ہوا ہمشیرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اور دائیں ٹانگ پر نشانی ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

واپس بلانے میں حکمت

حاجی خیر محمد صاحب (گورمانی سنانواں والے) بیان فرماتے ہیں کہ ہم لنگر کے لئے

لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ جب شام کا وقت ہوا تو حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک دو ساتھیوں کو کھانا لانے کیلئے بھیجا۔ حضرت غریب نواز نے فرمایا کہ فقیر و سے کہو تمام ساتھیوں کو لے کر آجائے اور یہاں آ کر روٹی کھائیں خواجہ صاحب نے دوبارہ آدمی بھیجا آپ نے پھر وہی حکم فرمایا خواجہ صاحب نے تیسری مرتبہ آدمی روانہ کیا اور کہلوا بھیجا کہ حضور ایک دن کا کام باقی ہے ہم کل واپس آجائیں گے مہربانی فرما کر ساتھیوں کا کھانا عنایت فرمائیں آپ نے پھر وہی حکم فرمایا کہ خواجہ صاحب سے کہو کہ تمام ساتھیوں کو لے کر آجاؤ کل پھر چلے جانا چنانچہ حسب حکم سب ساتھی واپس روانہ ہوئے جب ہم پہنچے تو حضرت ہمارے انتظار میں باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب سے آپ نے پوچھا سب ساتھی آگئے ہیں خواجہ صاحب نے عرض کیا جی ہاں حضور سب ساتھی واپس آگئے ہیں آپ نے حکم فرمایا کہ پہلے نماز پڑھ لیں پھر کھانا کھالیں اور بعد میں آرام کریں۔ جونہی ہم نماز سے فارغ ہوئے تو موسلا دھار بارش ہوگئی بارش اتنی زوردار تھی کہ جل تھل ہوگیا دوسرے دن آپ نے ساتھیوں کو اجازت دے دی کیونکہ کام نہیں ہوسکتا تھا۔

خواب میں خلاف شرع کام سے روکا

جناب سید محمد رمضان شاہ صاحب بخاری باروی بیان کرتے ہیں کہ بندہ کے پاس شجاع آباد کا رہنے والا ایک آدمی بیعت ہونے کے لئے آیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی حضرت غریب نواز کی عادت مبارک تھی کہ جس کے پاس انگوٹھی یا چھلا وغیرہ ہوتا تو پہلے اتارنے کا حکم دیتے پھر بیعت فرماتے تھے اس بندہ عاجز نے اسے طریقہ عالیہ نقشبندیہ بارویہ میں داخل کیا مگر انگوٹھی اتارنے کا نہ کہا وہ شخص شجاع آباد چلا گیا صبح کو پھر واپس ملتان آگیا اور مجھے بتایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے ہیں بہت سے آدمی ان کے ساتھ ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ پیر بارو صاحب تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے مجھے بڑی شفقت سے فرمایا کہ بابو انگوٹھی اتار کر اپنی بیوی کو دے دو شریعت میں سونے کی انگوٹھی مرد کیلئے حرام ہے میں جب بیدار ہوا تو اسی وقت انگوٹھی اتار دی

شاہ صاحب موصوف کہتے ہیں میں نے کہا یہ تو میرے مرشد کریم ہیں پھر جب میں آستانہ عالیہ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

شاہ صاحب! جب کوئی کسی کا مرید ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ اس کے مرشد کے واسطے سے حضور علیہ السلام تک پہنچتا ہے بابو جسے طریقہ میں داخل کروائے شریعت کی پابندی کا حکم سختی سے کرو جتنی زیادہ شریعت کی پابندی ہوگی فیض اتنا ہی زیادہ آئے گا اور جتنا زیادہ حضور علیہ السلام سے عشق اور محبت ہوگی ایمان اتنا ہی کامل ہوگا۔

خواب کے مقتول واقعی قتل ہو گئے

لعل خان ولد بہاول بخش (ساکن چک نمبر ۱۲۶ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی) بیان کرتے ہیں کہ اللہ دتہ، نور محمد اور محمد نواز قوم نول کے ساتھ ہمارا ذاتی جھگڑا تھا۔ رات کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہیں معلوم ایسے ہوا کہ حضرت غریب نواز ہیں انہوں نے مجھے آکر جگایا اور مسجد میں لے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور نماز میں قرات کرنے کی بجائے بارہ ماہ کے نام یعنی جنوری فروری مارچ اپریل مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر کے نام پڑھے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دو آدمی قتل کیے ہوئے پڑے تھے دو تین دن کے بعد بعینہ یہی واقعہ پیش آیا وہ دو آدمی جن کے ساتھ ہمارا جھگڑا تھا قتل ہو گئے ایک محمد نواز نول اور ایک ان کے گھر آیا ہوا مہمان دونوں رات کے وقت قتل کر دیے گئے۔

دعا کرتے ہی مشکل حل ہو گئی

صدیق محمد سنانواں ریٹائرڈ مدرس (واقع بتی غلام علی غربی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ) بیان کرتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ اور بہت علاج کرائے کچھ افاقہ نہ ہوا ایک ڈاکٹر کے بعد دوسرے اس کے بعد تیسرے حتیٰ کہ قرب و جوار میں جتنے بھی مشہور ڈاکٹر تھے سب سے علاج معالجہ کرایا مگر "مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی" آخر ڈاکٹر عبدالروف صاحب نشتر میڈیکل کالج ملتان کے زیر علاج رہا نو مہینے تک ان کا علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا

آخر تھک کر میں نے اپنے لڑکے سے کہا کہ مجھے اپنے پیر و مرشد کے پاس لے جاؤ حالت یہ تھی کہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا انتہائی لاغر اور کمزور ہو گیا۔ زمین پر چٹائی بچھا کر اس پر گدا بچھا کے مجھے لٹا دیا جاتا تھا اور جس طرح مجھے سلاتے اسی حالت میں پڑا رہتا تھا ہاتھ کو حرکت تک دینے کی طاقت نہ تھی۔ پانی کے سوا کوئی چیز کھا نہ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ مجھے حضرت غریب نواز کے آستانہ عالیہ پر لے آئے جب ہم یہاں پہنچے تو پہلی ملاقات حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ہوئی ہم نے تمام صورت حال حضرت صاحب کو سنائی۔ حضرت ثانی صاحب نے کرم نوازی فرمائی اور مجھے لے کر غریب نواز کی بارگاہ میں پیش ہو گئے اور میری سفارش فرمائی آپ اس وقت مسجد کی جنوبی جانب تشریف فرما تھے ثانی صاحب نے عرض کی حضور یہ ہمارا بہت زیادہ خدمت گار ہے اس کا حال تو دیکھو مہربانی فرماؤ! حضرت غریب نواز نے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے کچھ دیر تک دعا فرمائی جب آپ نے دعا ختم کی تو میری مصیبت ختم ہو چکی تھی تکلیف کا وقت گزر چکا تھا میں آہستہ آہستہ پیدل چل کر جاوید نگر کے اڈا تک پہنچا گھر پہنچتے ہی مکمل صحت یاب ہو چکا تھا۔

چھٹی دے دو

یہی صاحب مذکور بیان کرتے ہیں کہ میں پرائمری سکول موہن میں کام کرتا تھا حضرت غریب نواز کا پروگرام چاہ ماچھی والا مقرر ہوا جس دن جاتا تھا بندہ اس دن سکول میں گیا ارادہ یہ تھا کہ کچھ دیر سکول میں کام وغیرہ کروں گا اس کے بعد ہیڈ ماسٹر سے چھٹی لے کر جلسہ گاہ پہنچ جاؤں گا چنانچہ میں نے کچھ وقت کام کیا پھر ہیڈ ماسٹر سے عرض کیا کہ مجھے چھٹی دیں میں حضرت کی زیارت کر آؤں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے صاف انکار کر دیا اور کہا میں جاتا ہوں آپ نہ جائیں یہاں کام کریں طبیعت میں ملال پیدا ہوا مگر خاموش واپس چلا آیا اور کلاس میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ہیڈ ماسٹر نے مجھے کہہ دیا تم جاؤ!۔ میں نہیں جاتا۔ میں خوشی خوشی جلسہ گاہ پہنچا حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دوسرے دن جب میں اسکول پہنچا تو ہیڈ ماسٹر نے مجھے کہا کہ آؤ تمہیں ایک بات سناؤں کل جب میں نے تمہیں جلسہ میں

جانے کی چھٹی نہ دی تو بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آئی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے پیر و مرشد میرے پاس آئے اور فرمایا اسے چھٹی دے دو اور تم میری زیارت کیلئے نہر کی پٹڑی پر آ کر کھڑے ہو جاؤ تمہیں زیارت کرا دوں گا میں نے تمہیں رخصت دے دی بعد میں اسکول کے بچوں کو چھٹی دے کر نہر کے کنارے جو اسکول سے مشرق کی طرف تھی جا کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک کار آ رہی ہے کار والے نے میرے قریب آ کر بریک لگا دی اور میں نے حضرت غریب نواز کی اسی جگہ زیارت کی جہاں آپ نے فرمایا تھا۔

گائے دودھ دے گی

اللہ بخش فقیر (ساکن دین پور) بیان کرتے ہیں کہ میری گائے دودھ نہیں دیتی تھی میں حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور جن لوگوں کی عورتیں گھر نہیں ٹکتیں اور نافرمان ہو جاتی ہیں ان کے لئے آپ دعا فرمائیں تو خاوند کی مطیع بن جاتی ہیں میری گائے کیلئے دعا فرمائیں کہ وہ دودھ دینے لگ جائے حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا ''اللہ بخش تیری گائے دودھ دے گی'' میں جب گھر واپس ہوا تو گائے بغیر کسی رکاوٹ کے پہلے سے زیادہ دودھ دینے لگی۔

نرینہ اولاد مل گئی

فقیر بخش سکنہ دادو کا بیان ہے کہ میری نرینہ اولاد نہیں تھی حضور غریب نواز کے وصال کے بعد مزار مبارک پر حاضر ہو کر اولاد نرینہ کی دعا مانگی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک بچے کو اٹھائے ہوئے ہیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دیتے ہیں اور میں نے اس لڑکے کو اپنی بیوی کے حوالے کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ رب العزت نے ہمیں اولاد نرینہ کی عزت سے نوازا۔

تصور کرتے ہی مشکل آسان ہو گئی

جناب محمد شفیع صاحب غوری سابق اے سی کی اہلیہ محترمہ جو نہایت نیک سیرت اور پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ فرماتی ہیں کہ ۱۹۸۴ء میں جبکہ غوری صاحب بھکر میں اسسٹنٹ کمشنر تھے ہمیں لاہور جانا پڑا۔ ہم ایک تحصیلدار صاحب کی گاڑی میں لاہور کے لئے روانہ

ہوئے میرے ساتھ ایک چھوٹی بچی اور ایک خادمہ تھی۔ گاڑی کا ڈرائیور ایک بوڑھا آدمی تھا غوری صاحب نے روانگی سے قبل اسے کہا کہ گاڑی کا تیل وغیرہ چیک کرتے رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ پٹرول راستے میں ختم ہو جائے اس نے کہا آپ اطمینان رکھیں چنانچہ ہم لاہور پہنچے اور وہاں اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد فیصل آباد گئے بچوں کے لئے کپڑے وغیرہ خریدنے تھے فیصل آباد سے ہم بھکر کیلئے چلے تو راستہ میں اٹھارہ ہزاری کے مقام پر میں نے ڈرائیور سے کہا کہ بابا جی پٹرول دیکھ لو! اس نے کہا پٹرول کافی ہے! میں نے کہا راستہ میں تو کوئی پٹرول پمپ نہیں آئے گا آپ پٹرول کا پتہ کر لیں اس نے کہا جناب آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ ہم چل پڑے جب حیدر آباد پہنچے تو گاڑی یک دم ایک آواز کے ساتھ رک گئی ڈرائیور صاحب نیچے اترے اور دیکھا تو کہا جناب پٹرول نہیں ہے۔ میں نے کہا تمہیں بار بار کہا گیا کہ پٹرول چیک کرو تو اس وقت کہتے تھے پٹرول کافی ہے! اب یہاں سے پٹرول کیسے مہیا ہو سکتا ہے۔ وہاں ایک چھوٹا سا ریسٹ ہاؤس تھا اس میں پولیس والے بیٹھے ہوئے تھے انہیں جب بتایا گیا تو انہوں نے حیدر آباد سے پٹرول تلاش کیا مگر نہ مل سکا مجھے سخت پریشانی ہوئی میں بچی اور خادمہ کے ساتھ کار ہی میں بیٹھی رہی سورج غروب ہو چکا تھا جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو بے چینی کے عالم میں میں نے مراقبہ کیا اور تصور میں حضور سرکار دو عالم ﷺ اور اپنے پیر و مرشد حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کو پکارا اور عرض کیا کہ حضور اس مشکل میں مدد کریں اور کم از کم ہمیں منکیرہ تک پہنچا دیں آگے دیکھا جائے گا۔ کچھ دیر تک مراقبہ کی کیفیت رہی جب میں نے سر اٹھایا تو مجھے ایک گونہ اطمینان قلبی حاصل ہو چکا تھا۔ ڈرائیور جو گاڑی کے نیچے کھڑا تھا میں نے اسے کہا کہ گاڑی اسٹارٹ کریں وہ بولا جناب پٹرول کے بغیر کیسے اسٹارٹ ہو گی۔ میں نے کہا تو نے تو جو کچھ بندوبست کرنا تھا کر لیا اب میری بات مانو۔ چنانچہ ڈرائیور اپنی سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی بغیر کسی حیل وحجت کے گاڑی اسٹارٹ ہوئی اور سڑک پر دوڑنے لگی منکیرہ تک گاڑی بخوبی چلتی گئی جب منکیرہ تھانے کے دروازہ پر پہنچی تو پھر اسی سابقہ آواز کے ساتھ رک گئی۔ وہاں سے ہمارے لئے پولیس کے تھانیدار نے اور سواری کا بندوبست کیا اور ہمیں

بھکر پہنچایا۔ ڈرائیور صاحب بھکر سے پٹرول لائے اور گاڑی کو لے گئے۔

تبرک کے وسیلے سے زیور اور رقم بچ گئی

مذکورہ خاتون فرماتی ہیں بھکر میں رہائش کے زمانہ میں ہم جب بھی کبھی آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے تو حضرت غریب نواز میرے بچوں کو ازراہ شفقت ومحبت نقدی عطا فرماتے تھے۔ ہم نے آپ کے عطا کردہ پیسوں کو تبرک کے طور پر علیحدہ رکھ دیا ایک مرتبہ ہمارے مکان میں چوری ہوگئی۔ دیگر سامان چور لے گئے مگر وہ نقدی جو حضرت صاحب نے عطا کی تھی وہ محفوظ رہی اور اس کے ساتھ ہی ہماری تنخواہ اور زیور تھے وہ بھی محفوظ رہے۔

مجذوب نے خبر دی

غوری صاحب کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں کہ ۱۹۶۳ء میں ہم خانیوال میں تھے وہاں ایک مجذوب "بابا چھڑیاں والے" مشہور تھے ہم بھی ان کی زیارت کیلئے جاتے تھے ایک مرتبہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ بتائیں میں کس بزرگ کی بیعت کروں؟ انہوں نے جواب نہ دیا اسی طرح میں نے جب دو تین مرتبہ پوچھا تو فرمایا

"اُبھے آلے پاسے اک بندہ کھوہ تے بیٹھا ہے اوسدے مرید ہو جاؤ"

یعنی شمال کی طرف کنویں پر ایک آدمی بیٹھا ہے اس کی بیعت کرو۔

مجھے اس وقت "اُبھے" کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ کسے کہتے ہیں چنانچہ ۱۹۷۳ء میں جب ہم حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو بعینہ وہی منظر تھا آپ کنویں کے پاس ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور ہمیں بیعت کیا اور آپ کا دربار خانیوال سے شمال کی طرف تھا۔

خواب کی برکت

مذکورہ خاتون فرماتی ہیں آپ کے وصال کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک مکان میں موم بتی جل رہی ہے اس مکان کے اندر میں موجود ہوں اور محسوس ہوتا ہے کہ حضرت غریب نواز بھی موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں جس طرح یہ موم بتی روشنی دے رہی ہے اسی

طرح انسان کی زبان بھی روشنی دیتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ پہلے بھی سچ بولنا میری عادت تھی مگر اس خواب کے بعد تو گویا حق گوئی اور بیبا کی شیوہ بن گئی سچ بات کہتے ہوئے کبھی کسی سے نہیں ڈری خواہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔

پیش گوئیاں

ملک محمد حسین لیل (چوبارہ والے) بیان کرتے ہیں کہ: ہمارے علاقہ میں ایک ایسا آدمی تھا جس نے اپنی لڑکی کا نکاح علی النکاح کر کے لڑکی کو رخصت کر دیا تو اس کے خلاف فتوئی جاری ہوا اور اس نے فتوی کی پرواہ نہ کی۔ حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا اس فتوئی کو رکھ دیں اس مجرم شریعت کا خون کتے چاٹیں گے چنانچہ وہ قتل کیا گیا اور ہم دیکھ رہے تھے کہ کتے اس کا خون چاٹ رہے تھے اور آپ نے قاتل کو بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم دیا تو وہ قلیل مدت میں احسن طریقے سے بری ہو کر گھر آ گیا۔

ایضاً: الحاج محمد عبدالواحد خان صاحب ساکن چوک اعظم بیان فرماتے ہیں کہ قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں چار آدمی حاضر ہوئے جو کہ قوم کے آہیر تھے آپ کے مرید اور ضلع میانوالی چاندنی چوک کے قریب ایک گاؤں میں رہنے والے تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارا ایک پڑوسی ہے جس کا نام حاجی احمد قوم چڈو ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں ہماری زمینوں کو نہر کا پانی نہیں لگنے دیتا۔ ہماری زمینیں بنجر ہو رہی ہیں نیز ہماری عزتیں بھی محفوظ نہیں ہے کیونکہ وہ نواب آف کالاباغ گورنر مغربی پاکستان کا خاص آدمی ہے یا تو ہمارے حق میں دعا فرمائیں یا ہمیں اجازت عطا فرمائیں کہ ہم کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں تو آپ خاموش رہے چنانچہ انہوں نے کچھ دیر بعد پھر لانگری صاحب سے عرض کروایا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ آپ اسی گاؤں میں رہیں۔ اللہ بھاویں اسدی کتے رت چٹیسن: تو وہ آدمی رات کو دربار شریف پر رہے۔ علی الصبح واپس روانہ ہو گئے جب چاندنی چوک پر پہنچے تو لوگوں نے خبر دی کہ حاجی احمد چڈو قتل کر دیا گیا ہے اور ورثاء اس کی نعش میانوالی پوسٹ مارٹم کروانے کے لئے لے گئے ہیں تو انہوں نے پوچھا ہمیں جائے

بتائیں تو لوگوں نے بتایا کہ فلاں جگہ جہاں کتے اس کا خون چاٹ رہے ہیں۔

ایضاً: موصوف بیان کرتے ہیں کہ لیہ شہر کا ایک تاجر تھا جو کہ آپ کا مرید تھا وہ بری سوسائٹی میں شامل ہو گیا۔ شراب نوشی اور زناہ کاری میں لگ گیا تو اس کی بیوی نے قبلہ غریب نواز کی بارگاہ عالیہ میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے اس کی طرف پیغام بھجوایا شراب وزناہ چھوڑ دو۔ ورنہ تو حرام کی موت مریگا۔ تو اس نے آپ کی ہدایت پر عمل نہ کیا اور جس عورت سے اس کے ناجائز مراسم تھے وہ کروڑ کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کو ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ شام کو اس فاحشہ عورت کے پاس گیا شراب نوشی اور زنا کیا پھر رات کو سکوٹر پر سوار ہو کر واپس لیہ آ رہا تھا تو اینٹوں والی ٹرالی کے پیچھے سکوٹر ٹکرا گئی اور وہ وہیں پر حرام کی موت مر گیا۔

وعظ کی تاثیر سے دل کی دنیا بدل دی

موصوف بیان کرتے ہیں کہ میرے آباء اجداد تو سنی وصحیح العقیدہ تھے لیکن میں دیوبندیوں وحابیوں کی نشست و برخاست کی وجہ سے عقیدۃً دیوبندی ہو گیا اسی دوران مجھے تبخیر معدہ ہو گیا کافی حکماء سے علاج معالجہ کروایا لیکن سب علاج بے سود ہو گئے تو میرا ایک دوست مٹھو خان لشاری تھا انہوں نے مجھے کہا کہ آپ قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گے لیکن میں نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی کیونکہ مجھے بزرگوں سے عقیدت نہ تھی مگر ان کے بار بار اصرار پر اس بات پر آمادہ ہو گیا چنانچہ میں نے آپکی بارگاہ عالیہ میں حاضری دی کچھ وقت بیٹھ کر واپس چلا گیا پھر آئندہ جمعہ آپکی بارگاہ میں حاضری دی تو آپ نے بدمذاہب خصوصاً دیوبندیوں کی تردید میں تقریر شروع فرما دی تقریباً آدھا گھنٹہ آپ نے تقریر فرمائی پھر میں گھر چلا گیا تو حسب معمول حاضر ہو گیا آپ نے اسی طرح تقریر جاری رکھی الغرض بندہ بار بار آپکی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور آپ ہر مرتبہ میری اصلاح فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے ان سے شدید نفرت ہو گئی۔ اور دو سال بعد آپکا بیعت ہو گیا بیعت کے دوسرے تیسرے دن محمد اشرف گارڈ جو کہ چوک

اعظم کے قریب جنگلات کی کالونی میں رہائش پذیر تھے مجھے ملے۔ اور فرمایا آپ نے قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کر لی ہے میں نے عرض کیا ہاں تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ کافی عرصہ پہلے قبلہ عالم مجھے خواب میں ملے تھے اور فرمایا تھا کہ شاہ جی چوک اعظم پہڑیوئی حافظ یار کی لگائیں یا عبدالواحد کی۔ پھر آپ نے فرمایا چلو عبدالواحد کی لگاتے ہیں۔

آپ کی زبان سے جو بات نکلی پوری ہو کر رہی

ملک محمد حسین لیل (چوبارہ والے) بیان کرتے ہیں کہ 1975ء میں قومی اتحاد اور پیپلز پارٹی کے درمیان الیکشن ہو رہا تھا اور قبلہ غریب نواز قومی اتحاد کی حمایت میں تھے۔ چنانچہ میں اور ڈاکٹر عبدالرحمن بھکر والے دربار شریف پر حاضر ہوئے تو موجودہ سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر آپکی بارگاہ عالیہ میں پیش کر دیا کہ یہ دونوں پیپلز پارٹی کی مدد کر رہے ہیں ان کو ہدایت فرمائیں تو آپ نے فرمایا بابو کافی دیر ہے تحریک چلے گی بہت سے لوگ شہید ہوں گے بعد ازاں الیکشن ہوگا چنانچہ الیکشن پر امن طور پر گزر گیا کوئی تحریک نہ چلی جب پولنگ ہو رہی تھی تو میں بے حد پریشان تھا کہ فقیر کا فرمان کہاں گیا اسی پریشانی میں پولنگ چھوڑ کر گھر چلا گیا رات آٹھ بجے بی بی سی لندن نے بتایا کہ الیکشن کا بائیکاٹ ہو گیا ہے کل تحریک چلے گی اس طرح تحریک چلی کافی لوگ شہید ہوئے بعد ازاں سکون سے الیکشن ہوا۔

آپ کی دعا سے نرینہ اولاد ملی

ملک موصوف بیان کرتے ہیں کہ میں قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے جبکہ پہلے میرا ایک بیٹا تھا بظاہر آپکو میرے بیٹے کی خبر نہ تھی نہ کبھی آپ میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے مسکرا کر فرمایا ایک بیٹا پہلے بھی ہے اب بھی دعا کرتا ہوں آپکی دعا کے توسل و تصدق سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بیٹا عنایت فرمایا۔

پاکستان کے حکمرانوں کے سلسلہ میں فرمان جاری رہا

موصوف بیان کرتا ہے کہ 1970ء میں قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ میں حصہ لیا۔ پولنگ سے تین دن باقی تھے آپ نے ورکروں کو ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا ہمت سے کام لیں اللہ تبارک وتعالیٰ آپکو قدم قدم ثواب عطا فرمائے گا مگر کامیابی کا فیصلہ بھٹو کے حق میں ہو رہا ہے تمام ورکر حیران رہ گئے ایک نے عرض کیا حضور اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھٹو سے ایک کام لینا ہے جب کام ہو جائے گا بھٹو صاحب چلے جائیں گے تو اس آدمی نے مزید عرض کیا حضور وہ کونسا کام ہے فرمایا بھٹو جب برسر اقتدار آئے گا مرزائیوں کو کافر قرار دیگا بعد ازاں چلا جائے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالیشان پاکستان کے حکمرانوں کے سلسلہ میں جاری رہا ۱۹۷۵ء میں بندہ اسی رات دربار شریف پر حاضر ہوا جس رات بھٹو کو پھانسی دی گئی آپ مجھے اور لعل خان مگسی نوانکوٹ والے کو آپس میں یار کہتے تھے اور لعل خان کو بھٹو کا بھی یار کہتے تھے جب میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا آپ کا یار کہاں ہے میں نے عرض کیا حضور معلوم نہیں تو آپ نے فرمایا اس کو آج رات پھانسی لگا دیں گے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ صبح کو خبر نشر ہوئی کہ بھٹو کو پھانسی دے دی گئی ہے۔

خواب میں دست گیری

ملک عبدالعزیز خاموش ایڈوکیٹ ضلع مظفر گڑھ والے بیان کرتے ہیں کہ 1988ء 10 جون کو میری حج کی روانگی تھی ابھی پندرہ روز باقی تھے میں موٹر سائیکل پر جا رہا تھا تو مجھے موٹر سائیکل پر نیند آ گئی سائیکل موٹر سمیت میں ایک گڑھے میں جا گرا جس سے میرے بائیں کندھے کا جوڑ نکل گیا اور بائیں سائیڈ پر ورم آ گئی۔ لوگوں نے مجھے اٹھا کر چارپائی پر لٹایا تو میں نے رونا شروع کر دیا کہ روانگی سے فقط پندرہ روز باقی رہتے ہیں حج پر کیسے جاؤں گا چنانچہ میں نے قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کیا اور عرض کیا حضور میں فریضہ حج کی ادائیگی سے

محروم رہ گیا۔ تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ پیرو مرشد کے کرم سے ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ آنکھ کھل گئی۔ درد بھی جاتا رہا اور رم بھی ختم ہو گیا پھر اسی حالت میں چل کر سواری پر بیٹھا اور گھر آ گیا۔

اونٹ مطیع ہو گئے

فضل حسین گھمپ گھلو والا کا بیان ہے ہم استاد محمد شفیع کے ہمراہ لنگر شریف کا ایندھن اونٹوں پر لے گئے ان میں دو اونٹ مست تھے جو شب بھر باہم لڑتے رہے اور کافی زخمی ہو گئے چنانچہ صبح کو آپکی بارگاہ میں اونٹوں کے متعلق عرض کیا آپ اونٹوں کے پاس تشریف لے گئے اس وقت اونٹ جوش میں تھے آپ نے اونٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپس میں کیوں لڑتے ہو تو اسی وقت اونٹوں نے گردن جھکالی پھر آپ نے انکے زخموں پر اپنا دست مبارک پھیرا تو زخم اس طرح ختم ہوئے گویا کہ تھے ہی نہیں۔

خواب میں اصلاح فرمائی

محمد عمر حیات بھر یڑی بیان کرتے ہیں کہ میں داڑھی کٹواتا تھا قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اس کام سے منع فرمایا میں نے چند ایام تو آپ کے فرمان پر عمل کیا پھر ایک دن داڑھی کٹوائی تو آپ نے خواب میں تشریف لا کر فرمایا بابو داڑھی چٹ کرائی چیں ساتھ ہی طمانچہ مارا تو میں خواب میں رونے لگا بھائی فدا حسین نے میری آنکھوں میں آنسو آتے دیکھ کر مجھے بیدار کیا کہ کیوں رو رہے ہو تو میں نے مذکورہ واقعہ سنایا۔

مفلس امیر ترین بن گیا

امیر سلطان عرف میال بیان کرتے ہیں کہ اولاً میرا نام میال تھا اور میں اپنے علاقہ کا مفلس ترین آدمی تھا چنانچہ میں قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس روز کے بعد آپکا نام امیر سلطان ہے الحمد اللہ فقیر کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات نے میری تقدیر بدل دی اب میں اپنے علاقہ کا امیر ترین آدمی ہوں۔

لا علاج مریض شفایاب ہو گیا

محمد ریاض بھر یٹری بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک رشتہ دار کی ریڑھ کی ہڈی میں شدید

درد تھا ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا بعدازاں قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مریض کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا اس کی ہڈی میں گمبھیر ہے اگر پہلے آجاتے تو یہیں ختم ہو جاتا بابو آپ سنگریزے دم کروا کر اس پر پھیر کچھ دنوں کے بعد باہر نکل آئے گا اس کو نشتر کروا دینا ٹھیک ہو جائے گا الحمد اللہ آپ کے فرمان کے عین مطابق ٹھیک ہو گیا۔

ایضاً: موصوف بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کو حکماء نے لاعلاج کر دیا اور اتنی مریضہ تھی کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھی دربار شریف پر حاضری دی آپ نے سنگریزے دم کر دیئے استعمال کرنے کے بعد بالکل تندرست ہو گئی۔

1965ء کی جنگ میں مجاہدین کا کردار ادا فرمایا

موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہم قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے ایک گھڑ سوار آیا حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بوس ہوتے ہی رونا شروع کر دیا آپ نے اور لانگری صاحب نے بار بار رونے کی وجہ دریافت فرمائی مگر وہ خاموش رہا قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ گھر چلے گئے بعد میں احباب کے پر زور اصرار پر اس نے یہ بتایا کہ 1965ء کی جنگ میں میری ڈیوٹی باڈر پر تھی رات کو میں دیکھتا تھا کہ یہ بزرگ کمر میں کپڑا باندھے ہوئے دوڑتے نظر آتے تھے ہندوستان سے جو گولے وغیرہ آتے آپ انہیں پکڑ کر دریا میں پھینک دیتے تھے بعدازاں میں بزرگ کی تلاش میں رہا اب آپکی زیارت ہوئی آپ کی ضعیف العمری کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ وہاں آپ کو میں نے جوان دیکھا تھا۔

اونگھ میں واقعہ کی خبر

عمر حیات بھریڑی صاحب بیان کرتے ہیں کہ غلام محمد کو سانپ ڈس گیا استاد محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نمک دم کر کے دیا اور فرمایا کہ یہ کھاؤ اور کسی سے دم وغیرہ نہیں کروانا اگر کروایا تو نفع ونقصان کے ذمہ دار خود ہو نگے اور شمشیر کو میں دربار شریف پر ساتھ لے جا رہا ہوں۔ انکو قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے اور نمک دم کروا کے بھیج دونگا استاد صاحب بمعہ 50/60 آدمی ٹرک پر ایندھن لوڈ کر کے دربار شریف کی طرف روانہ ہوئے

چنانچہ فتح پور کے نزدیک جنڈ اڈا پر ٹرک کا ٹائی راڈ کھل گیا ڈرائیور نے استاد صاحب سے عرض کیا گاڑی مجھ سے فری ہوگئی ہے اپنے پیر صاحب سے استمد اد کریں تو گاڑی اطمینان سے ایک درخت کے ساتھ کھڑی ہوگئی آپ نے کچھ احباب کو دربار شریف کی طرف روانہ کیا تا کہ کوئی سواری لے آئیں استاد صاحب کو اونگھ آگئی جب آنکھ کھلی تو شمشیر کو فرمایا غلام محمد فوت ہو گیا ہے آپ واپس چلے جائیں کیونکہ قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خبر دی ہے شمشیر جب گھر پہنچا تو واقعی غلام محمد فوت ہو چکا تھا۔

آپ کے فرمان سے کیڑے مکوڑے چلے گئے

قریشی محمد خضر حیات صاحب منکیرہ والے بیان فرماتے ہیں کہ قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک مسجد میں امامت کے لیے بھیجا اور جہاں امام مسجد کی رہائش تھی رات کو اتنے زیادہ مکوڑے نکلے کہ زمین سیاہ نظر آتی تھی چنانچہ صبح کو یہ واقعہ آپکی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا آپ نے فرمایا سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر انکے بل میں رکھ دیں انشاء اللہ مکوڑے وہ جگہ چھوڑ جائیں گے لانگری محمد نواز اس وقت آپکے ہاں بیٹھا تھا اس نے عرض کیا حضور یہ سات نام کہاں سے تلاش کریگا آپ مکوڑوں کو پیغام دے دیں کہ یہ جگہ چھوڑ جائیں تو آپ نے فرمایا مکوڑوں کو میرا پیغام دے دینا کہ اے مکوڑو یہ جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جاؤ چنانچہ میں نے جاتے ہی آپکا پیغام دے دیا جب صبح ہوئی تو ایک مکوڑا بھی نظر نہیں آتا تھا۔

غیبی امداد

ایک مرتبہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پر تشریف فرماتے ایک شخص فتح پور جا رہا تھا حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ العالی نے عرض کیا کہ ایک شخص فتح پور جا رہا ہے لنگر کا سامان منگوانا ہے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جیکٹ کی ہر جیب میں ہاتھ ڈالا صرف دو روپے نکلے اور حضرت خواجہ فقیر محمد کو دے دیے حضرت خواجہ صاحب نے رقم کم ہونے کی درخواست کی تو آپ نے دوبارہ جیب میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ ہم پہلے

دیکھ چکے تھے کہ جیب خالی تھی اور خواجہ فقیر محمد صاحب کو فرمایا بهوں بن یا اجاں تھوڑے ہین یعنی اب تو کافی ہیں۔

لا علاج بیماری سے شفا

مولانا خدا بخش گھلو ساکن کروڑ بیان کرتا ہے کہ مجھے معدہ میں شدید درد تھا جس کے لئے مسلسل مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کرایا کچھ آرام نہ آیا مجھ کو ایک درویش نے مشورہ دیا کہ آپ مولانا محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے جائیں آخر کار میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے میری حالت دیکھ کر فرمایا مولانا کیا تکلیف ہے میں نے درد کا ذکر کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرماتے ہوئے داڑھی مبارک پر ہاتھ پھرتے ہوئے فرمایا اللہ اور اس کا رسول اور صاحب مزار میری سفید ریش کی لاج رکھیں گے مولانا مذکور کا بیان ہے کہ درد فوری طور پر ختم ہو گیا دوبارہ کبھی نہ ہوا۔

توجہ سے اولاد ملی

مولانا مذکور بیان کرتے ہیں میری اولاد نہیں تھی بڑھاپا بھی آ گیا تھا آستانہ عالیہ بارو شریف حاضر ہوا صرف دل میں اولاد کا خیال تھا حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ عالیہ نے مجھے دو مالٹے دیئے جن میں سے ایک ساتھیوں نے کھا لیا دوسرا میں نے کھایا اللہ تعالیٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی بندہ بچے کو لیکر دوبارہ حاضر ہوا بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا یہ بچہ کس کا ہے کیا کہتا ہے خلیفہ مولوی محمد رمضان نے عرض کیا دوسرا بھائی مانگتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ بھائی دیگا مولانا مذکور کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔

مشکل حل ہو گئی

نور محمد چوک اعظم والے کا بیان ہے میرا لڑکا جرمن میں تھا اس نے وہیں شادی کر لی چند دنوں کے بعد نا چاقی ہو گئی اس کی بیوی بمع زیورات و نقدی لے کر گھر سے چلی گئی اس نے پریشانی کے عالم میں مجھے چوک اعظم فون کیا میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا مجھے نیند آ گئی خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

قد افلح میں نے عرض کیا میں ان پڑھ ہوں اس کا کیا معنی فرمایا باہر سے پوچھ لینا حضرت صاحبزادہ احمد حسن بیان کرتے ہیں کہ اس نے مزار شریف سے آتے ہی پوچھا قد افلح کا کیا معنی ہیں میں نے کہا کامیاب ہوا وہ سنتے ہی ہشاش بشاش ہو گیا تو پوچھنے پر اس نے پورا واقع سنایا۔ اس دن اس کے لڑکا کا ٹیلی فون آیا کہ میری بیوی کے ساتھ صلح ہو گئی ہم شکریہ کے لئے پاکستان آ رہے ہیں چند دنوں بعد دونوں میاں بیوی حاضری کے لئے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور فاتحہ خوانی کی۔

اشکال ختم ہو گیا

محمد نواز کا بیان ہے ایک دفعہ میں اپنے استاد محمد شفیع صاحب کے ساتھ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے حج کے موقع پر کئی مقامات پر آپ کی زیارت کی آپ نے فرمایا بابو میں اس قابل نہیں وہ تو ایک فرشتہ تھا جسے تو دیکھ رہا تھا جو نیک آدمی ہوتا ہے اسکو مرشد کی شکل میں فرشتہ نظر آتا ہے اس فرمان پر استاد محمد شفیع متذبذب ہوئے کہ کبھی کبھی زیارت ہوتی ہے حضرت صاحب تو اور فرما رہے ہیں اس واقع کے چند دن بعد استاد صاحب کا بیان ہے کہ رات کو میں سونے لگا تو کہا محمد نواز اندر آ جاؤ میں سو رہا ہوں بعد میں دروازہ نہیں کھولونگا رات کو بارش ہوئی محمد نواز نے زور سے دروازہ پر دستک دی تو دروازہ دیر سے کھولا اور کہا نواز کچھ دیر صبر تو کرتا۔ 20 دن بعد دربار شریف پر حاضری ہوئی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حافظ صاحب بارش ہوئی ہے جواب دیا نہیں پھر فرمایا اور تیسری مرتبہ فرمایا اس رات بارش ہوئی نہیں تھی حافظ صاحب نے عرض کیا ہوئی تھی محمد نواز کا بیان ہے کہ میں نے استاد صاحب سے پوچھا یہ کیا ماجرا تھا استاد محمد شفیع صاحب نے کہا جس رات بارش ہوئی تھی تو باہر سویا تھا میں کمرہ میں تھا تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت سے مشرف فرمایا ادھر سے تو نے دروازہ پر دستک دی میں دروازہ کھولنے گیا تو آپ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے استاد صاحب نے کہا کہ مذکورہ تذبذب جو دل میں تھا اس واقع سے ختم ہو گیا۔

علم غیب اور اللہ کا ولی

جناب خلیفہ غلام نبی صاحب ساکن مور جھنگی کا بیان ہے کہ ایک بار ایک دیوبندی مولوی میرے ساتھ آستانہ عالیہ پہنچا ظہر کی نماز کے بعد آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرماتے اور مجلس لگی ہوئی تھی۔ مولوی مذکور کے دل میں خیال آیا کہ جب اللہ کا نبی کچھ نہیں جانتا (خاکش بدہن) تو اولیاء کیا جانیں گے حضرت غریب نواز تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے فوراً مولوی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "ماداپترا شریعت دی نتھ نہ ہوندی تاں روئے زمین دیاں کیڑیاں تیکوں گن ڈیواں ہا" او ماں کے بیٹے اگر شریعت مانع نہ ہوتی تو تمام روئے زمین کی چیونٹیاں بھی تجھے گن کے بتا دیتا۔

مکاشفات

مکاشفات

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ عین العلم میں علم مکاشفہ کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

علم مکاشفہ ایک نور ہے جو انسان کے قلب میں ظاہر ہوتا ہے جس سے وہ انسان غیب کا مشاہدہ کرتا ہے

اور یہ بات محقق ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے وہ تو کھل جاتا ہے یعنی غیب کا مشاہدہ ومعائنہ کرتا ہے

اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''تحقیق الرؤیا'' میں فرماتے ہیں۔

یہاں خواب کے سوا ایک اور حالت ہے جو بظاہر خواب سے مشابہ ہوتی ہے۔ یقیناً اس کو خواب نہیں کہتے سالک کے حواس ظاہری بسبب اس لذت کے آرام کر جاتے ہیں اور سالک عالم کون ومکان سے علیحدہ ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جو مشاہدات حاصل ہوتے ہیں اہل سلوک اس کو کشف ومشاہدہ سے تعبیر کرتے ہیں اولیاء کرام اور بزرگان دین شریعت مطہرہ کی پابندی ریاضات ولی مجاہدات کثیرہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر پہ عمل پیرا صراط مستقیم پر سختی سے گامزن رہ کر جب سلوک کی منزلیں طے کرتے ہیں تو ان کے نورانی دلوں پر مکاشفات ومشاہدات اور واردات کا نزول ہوتا ہے۔ چونکہ ان حضرات کا مقصود حقیقی اس سے ماوراء اور ارفع واعلیٰ ہوتا ہے لہٰذا یہ اکابر ان چیزوں سے صرف نظر کر کے مطلوب حقیقی کی طرف بڑھتے جاتے ہیں۔ بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ جس کا مدار صرف اتباع شریعت اور عمل بر سنت کریمہ ہے اس کے اکابرین ان تمام واردات کو عبور کرتے ہوئے مقام اعلیٰ کی طرف قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض اوقات اولیاء کرام مریدین کی تسلی کی خاطر اور گم گشتگان کو راہ راست پر لانے کے لئے کرامات، مکاشفات کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ

تعالیٰ سے بھی وقتاً فوقتاً مکاشفات کا ظہور رہا ہے جن میں سے چند ایک مکاشفات کو بعد از تحقیق وتفتیش درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو ایمان کی پختگی اور تازگی نصیب ہو اور روحانی سرور وسکون سے مشرف ومستفید ہوں۔

(۱)

مولوی اللہ دتہ (ساکن چوک اعظم) بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم آپ کی محفل میں موجود تھے۔ پند ونصائح کا سلسلہ جاری تھا۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا لوگوں کو شرم آنی چاہیے حج کی درخواست نامنظور ہونے کی شکایت کرتے ہیں حالانکہ یتیموں کا مال ہضم کر کے حج کرنا چاہتے ہیں۔ آقائے نامدار حضور پر نور حضرت محمد ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ یہ سنتے ہی محفل میں موجود ایک شخص قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگا۔ اس شخص نے توبہ کی اور یتیموں کا مال واپس کرنے کا وعدہ بھی کیا۔

(۲)

منشی اللہ داد (ساکن چک نمبر ۱۲۸ ٹی ڈی اے لیہ) بیان کرتے ہیں، میں نے کپڑے دھلانے کی وجہ سے نماز عصر، مغرب، عشاء سر پر رومال باندھ کر ادا کیں رات خواب دیکھا آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوں۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سخت ناراض ہیں۔ جدھر سے ملنے آتا ہوں منہ مبارک دوسری طرف پھیر لیتے ہیں وجہ ناراضگی پوچھی۔ آپ نے غصہ میں آ کر فرمایا اے بے ادب ابھی تک تجھے نماز کے آداب کا پتہ نہیں۔ رومال باندھ کر نمازیں پڑھتا ہے میں نے معافی مانگی اور پگڑی باندھ کر نماز پڑھنے کا وعدہ کیا پھر شفقت کریمانہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا بغیر عمامہ نماز افضل ہے۔

(۳)

ملک شیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں، آستانہ عالیہ پر حاضر تھا صبح اکثر مہمان چلے گئے۔ چند درویش موجود تھے۔ حضرت صاحب نے محمد نواز لانگری کو حکم فرمایا ایک بکرا ذبح کرو۔ ہم متحیر ہوئے۔ حسب الارشاد بکرا ذبح کیا گیا۔ کھانا تیار ہونے لگا۔ تھوڑی دیر میں کوٹ ادو سے ملک صاحبان مع اہل وعیال آ گئے۔ وہ کھانا ان کو کھلایا گیا لانگری صاحب کہنے لگے اکثر

ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مہمان اپنے گھر سے روانہ ہوتے اور کھانا یہاں تیار ہونا شروع ہو جاتا۔

(۴)

حضرت مولانا محمد ہاشم قریشی صاحب (ساکن خان گڑھ) فرماتے ہیں، آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر تھا۔ آپ کے بڑھاپے اور ضعف کو دیکھ کر دل میں خیال آیا مجھے سلوک جلدی طے کر لینا چاہیے۔ خدانخواستہ آپ کا وصال ہو جائے اور سلوک مکمل نہ ہو سکے۔ فوراً میری جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا! مولانا 'فقیر و مادرزاد ولی اے' یہ اشارہ تھا کہ میرے بعد خواجہ فقیر محمد صاحب سالکین کی تکمیل کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۵)

مولانا مذکور فرماتے ہیں کہ ایک بار میں دو ٹوکرے آم لنگر شریف کے لیے لایا۔ لانگری نے ٹوکرے اپنے لنگر خانہ والے کمرہ میں رکھ دیے۔ حضرت غریب نواز رحمہ اللہ کے سامنے ان کا ذکر تک نہ کیا۔ دل میں خیال گزرا کہ آم حضور کے سامنے پیش ہو جاتے یا کم از کم ان کا ذکر ہو جاتا تو بہتر تھا۔ آپ حضور میری جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے مولانا ہر کام رضائے الٰہی کی خاطر کرنا چاہیے۔

(۶)

قاضی عبدالحمید (ساکن ماڈل ٹاؤن بہاولپور) بیان کرتے ہیں، میرے درود تاج پڑھنے پر ایک شخص اکثر اوقات اعتراض کرتا اور کہتا اسکی کوئی سند نہیں۔ جب آستانہ عالیہ پر حاضری نصیب ہوئی، دل میں مذکورہ اعتراض کے متعلق تجسس پیدا ہوا کہ تحقیق کر لی جائے۔ فوراً حضرت صاحب رحمہ اللہ میری جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے بابو! آپ سے جو شخص حضور علیہ السلام کی تعریف کرنے کے بارے میں سوال کرے تو جواب دیں کہ آقائے دوجہاں جناب رسالت مآب ﷺ کی تعریف بغیر کسی سند و ثبوت کے مانتا ہوں۔

(۷)

صوفی غلام نبی ساکن مور جھنگی بیان کرتے ہیں، بیعت ہونے کے بعد دل میں خیال آیا کہ بہت زیادہ سفر اور اس کی صعوبتیں برداشت کر کے حاضر ہوا ہوں مگر کوئی کرامت نہیں

دیکھی۔ بعد از نماز ظہر احباب کے ساتھ محفل میں شامل تھا۔ آپ نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، بعض لوگ خیال کرتے ہیں مرید ہونے کے بعد کرامت دیکھنی چاہیے۔ خلاف شرع پیر اگر ہوا میں اڑتا ہو آئے ہم اسے پیر نہیں مانتے۔

(۸)

صوفی صاحب مذکور بیان کرتے ہیں، لوگوں سے سنا کہ حضرت سلطان العارفین کے مزار اقدس پر حاضری دینے سے قلب جاری ہو جاتا ہے۔ خواہش پیدا ہوئی قسمت آزمائی کی جائے جب آستانہ عالیہ باروبہ پر حاضری نصیب ہوئی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے مزار سلطان العارفین پر قلب ذاکر ہو جاتا ہے۔ فقیر کے پاس آنے سے شریعت مصطفیٰ ﷺ کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نصیب ہوتا ہے۔

(۹)

احمد بخش زرگر، ساکن بستی کھر، بیان کرتا ہے۔ بارہا ارشاد گرامی سنا جو پیر ہزار میل دور مرید کی نگہداشت نہیں کر سکتا وہ بیعت کرنا چھوڑ دے خیال پیدا ہوا یہ کیوں کر ممکن ہے اتفاقاً منشی محمد صاحب ایک روز میرے پاس آیا اور کہا اگر سفید تانبا مل جائے تو چاندی بن سکتی ہے ملتان سے تانبا لانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ جب ملتان جانے کے لئے تیار ہوا پہلے آستانہ عالیہ پر حاضری دی حضرت بارو کریم رحمہ اللہ علیہ وعظ و نصیحت فرما رہے تھے حاضرین ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ تھے آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا 'بابو! اللہ اللہ کیا کرو کیمیا خود بخود مل جائے گا' یہ فرمان سنتے ہی میرے دل سے کیمیا گری کا شوق جاتا رہا اور یقین محکم ہوا کہ ولی کامل دور رہ کر مریدین کے حالات سے باخبر ہیں۔

(۱۰)

مولانا کریم بخش صاحب (ساکن کوٹ سلطان) بیان کرتے ہیں، میں علمائے دیوبند سے تعلیم حاصل کرتا تھا جبکہ میرے والدین مسلک بریلوی سے تعلق رکھتے تھے میرے دل میں خیال آیا دیوبندی اور بریلوی مدارس میں درس نظامی کا نصاب ایک جیسا ہے۔ اور دونوں حنفی ہونے کے دعویدار ہیں پھر اتنے بڑے اختلاف کی کیا وجہ ہو گی اس خلجان کو دور

کرنے کے لئے تونسہ شریف عرس پر بھی گیا شائد کوئی حل نکل آئے مگر مسئلہ تشنہ تکمیل رہا اس کے بعد سوکڑ میں عطاء اللہ شاہ کے ہاں مہمان رہا۔ رات کو خواب میں دیکھا ایک میدان میں زمردیں فرش پر ایک خوبصورت قالین بچھا ہوا ہے۔ اس کے غربی کنارے پر ایک بزرگ گاؤ تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں اور مشرقی جانب ایک اور بزرگ دوزانو مودب بیٹھے ہیں۔ مجمع کثیر حلقہ باندھے وعظ ونصیحت سننے میں ہمہ تن گوش ہے۔ میں نے بڑھ کر ایک بزرگ سے مصافحہ کیا۔ جواباً ارشاد فرمایا پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہونا چاہتا ہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر دوسرے بزرگ کے ہاتھ میں دے دیا۔ آنکھ کھلی، سکون قلب میسر آیا۔ واپس گھر پہنچ کر خلیفہ فتح محمد سے خواب بیان کیا۔ ان کی رہنمائی میں دو شاگردوں کے ہمراہ آستانہ عالیہ باروبہ پر حاضر ہوا۔ آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر نظر پڑتے ہی بے ساختہ زباں سے اللہ اکبر نکلا۔ آپ نے محبت بھرے انداز میں مجھے گلے سے لگایا اور حجرے میں لے جا کر تنہائی میں پوچھا کیسے آنا ہوا۔ عرض کیا حضور بیعت ہونے کی خواہش ہے فرمایا میں عام جٹ آدمی ہوں عرض کیا آیا نہیں لایا گیا ہوں آپ مسکرا دیئے۔ دوسرے دن ہم بعد نماز فجر تینوں بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے وعظ ونصیحت فرمائی مسلک حقہ اہل سنت والجماعت بریلوی کی حقانیت واضح ہوگئی اور سکون قلبی نصیب ہوا۔

(11)

سید حبیب اللہ شاہ صاحب بیان کرتے ہیں، میں سید یعقوب شاہ اور حاجی امام بخش لغاری کے ساتھ مل کر آستانہ عالیہ پر دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا۔ اسی مجلس میں حضرت غریب نواز بھی کھانا تناول فرما رہے تھے۔ چند چڑیاں آپ کے پاس جمع ہوگئیں۔ آپ روٹی کے چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑیوں کو ڈال رہے تھے اور وہ خوش ہوکر کھا رہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چڑیاں کس قدر خوش نصیب ہیں کہ آپ کے مبارک ہاتھوں سے کھانا کھا رہی ہیں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ آپ نے بقیہ روٹی اٹھا کر ہمارے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ یہ آپ کھالیں حالانکہ ہم آپ سے قدرے دور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر میں نے آہستہ سے کہا اگر آپ کا پس خوردہ سالن بھی میسر ہوتو مزا آجائے۔ آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً

سالن بھی ہمارے حوالے کر کے ارشاد فرمایا یہ بھی آپ کھالیں۔

(۱۲)

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قریشی ساکن خان گڑھ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے استاد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ کی معیت میں آستانہ عالیہ باروبہ پر حاضر ہوا۔ راستہ میں استاد محترم نے ارشاد فرمایا سرکار کے سامنے یہ عرض نہ کرنا کہ میرے استاد ہیں جب کھانا تقسیم ہوا آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قریشی صاحب کے استاد کے لیے کھانا لاؤ حالانکہ آپ کے سامنے اس بات کا ذکر تک نہ کیا گیا۔

(۱۳)

حافظ نور احمد صاحب غازی گھاٹ والے بیان کرتے ہیں، میرا ارادہ حج پر جانے کا تھا اجازت حاصل کرنے کی غرض سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا مگر حرف مدعیٰ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا بابو! لوگ حج کا ارادہ کر کے دعا کراتے ہیں۔ جب یہ نیک ارادہ ہو جائے دعا کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمت کر کے چلا جانا چاہیے۔ حضور پرنور حضرت محمد ﷺ خود امداد فرماتے ہیں۔

(۱۴)

خلیفہ فتح محمد (ساکن کوٹ سلطان) بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست عاشق محمد پر اغوا کا مقدمہ درج تھا۔ خاور جسکانی تحصیل دار کوٹ ادو بھی ملوث تھا جو از حد پریشان تھا میرے ہمراہ آستانہ عالیہ باروبہ پر حاضر ہوا۔ تحصیل دار صاحب مذکور آغا نور محمد پولیس کپتان کا لڑکا ہے جس نے مقدمہ بھکر میں حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے بھرپور تعاون کیا تھا۔ آپ نے انتہائی شفقت اور دعا فرمائی مریدین اور عقیدت مند حسب توفیق نذرانہ پیش کر رہے تھے عاشق محمد مذکور کہتا ہے میرے دل میں خیال آیا یہ بھی خوب بارونق دکانداری ہے۔ اسی لمحہ ایک مرید نے دس روپے کا نوٹ پیش کیا۔ آپ نے اسے کونے سے پکڑا اور عاشق محمد مذکور سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا خان صاحب ہماری دکانداری کی رونق کو ملاحظہ کیا۔ خان صاحب مذکور رو پڑے اور قدموں میں گر کر معافی طلب کی۔ از یں بعد مقدمہ سے بھی

باعزت بری ہو گئے۔

(۱۵)

ملک فضل احمد ساکن سناتواں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضری کی غرض سے روانہ ہوا۔ دل میں ارادہ تھا کہ کسی پیر بھائی سے سرکار کی کرامت پوچھوں گا جب حاضر بحضور ہوا آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بابو! فقیر کی کرامت یہ ہے کہ سارا دن فقیر شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہے اور خلاف شرع کام برداشت نہ کرے یہی بڑی کرامت ہے۔

(۱۶)

مسمی پٹھانڑاں ساکن منکیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں تنہائی میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر تھا۔ آپ مطالعہ میں مصروف تھے لنگر شریف کے کنوئیں کا پانی ہمارے نزدیک سے گزر رہا تھا جس میں بطخ کے چھوٹے چھوٹے بچے بطخ کے ہمراہ پانی پر تیر رہے تھے۔ اچانک میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نہایت ضعیف العمر ہیں اور خواجگان حضرات بھی کم سن ہیں طالبان سلوک کا اور ہمارا کیا بنے گا۔ فوراً ہی میرے قلبی خدشہ سے مطلع ہو کر مطالعہ کا سلسلہ منقطع فرما کر ارشاد فرمایا پٹھانڑوں بابو! دیکھ بھانویں جو بطخ دے چھوٹے بچے ہن پانی کوں سینے ہیٹھ رکھی ودن۔

یعنی برخوردار پٹھانڑاں بطخ کے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں پھر بھی پانی کو اپنے سینے کے نیچے رکھے ہوئے ہیں ان کو تیرنا کس نے سکھایا ہے آپ کا یہ فرمان اقدس سنتے ہی قلبی کیفیت سکون پذیر ہوئی اور پریشانی سے نجات ملی۔

(۱۷)

حاجی محمد اکرم (ساکن چک نمبر ۱۳ جنوبی ضلع سرگودھا) بیان کرتے ہیں مع احباب آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر تھا آیت کریمہ قل انما انا بشر مثلکم کے بارے اشکال تھا جیسا کہ دیوبند علماء اس سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور ہماری مثل بشر ہیں اپنے اس وہم کا اظہار ابھی تک کسی سے نہ کیا تھا حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نماز مغرب ہمیں

بلایا اور میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا بابو! مثالی گل حقیقت نیں ہوندی یعنی بیٹے آنحضرت محمد ﷺ کی حقیقت بشر نہیں بلکہ یہ آپ کی صفت ہے۔

(۱۸)

حضرت مولانا سید غلام جیلانی ولد حضرت مولانا گل محمد صاحب (خلیفہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ) حال مقیم خطیب جامع مسجد چوک حرم گیٹ بیان کرتے ہیں کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا مولوی دوست محمد قریشی (جس کی قبر کوٹ ادو شہر میں ہے) دوران تقریر آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کی شان میں بے باکانہ گستاخی کے الفاظ بیان کرتا تھا اس کے مرنے کے بعد میں نے مراقبہ میں دیکھا وہ آگ کے عذاب میں گرفتار ہے۔ جس کو یقین نہ آئے وہ قبر کھود کر چشم ظاہر سے دیکھ سکتا ہے دعویٰ غلط ثابت ہونے پر سزا بھگتنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

(۱۹)

صوفی رشید احمد باروی صاحب (ساکن سرگودھا) بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں آستانہ عالیہ پیر بارو شریف پر حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا ایک حافظ صاحب جو کہ دیوبندی عقائد رکھتے تھے میرے ساتھ بغرض زیارت روانہ ہوئے راستہ میں اس نے مجھے چند سوالات سنائے اور کہا ان کے متعلق میں آپ کے پیر سے پوچھوں گا میں خاموش رہا۔ جس وقت آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوئے کھانا کھانے کے بعد حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ، نصیحت شروع فرمائی جس میں حافظ صاحب مذکورہ بالا کے تمام ذہنی سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل پیرائے میں بیان فرما دیے حافظ صاحب اس کشف سے بہت متاثر ہوئے اور دیوبندیت سے تائب ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

(۲۰)

صوفی رشید احمد باروی (محبوب کالونی ضلع سرگودھا) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ عبدالمجید سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے حضرت غریب نواز کا پتہ لکھوایا عرس مبارک کے موقع پر آپ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے میرا ایک روحانی مقام

رکا ہوا تھا جس کی خاطر میں نے پورے پاکستان میں فقیر (اللہ والے) صاحبان سے شرف زیارت اور حاضری کی برکت حاصل کی مگر مسئلہ حل نہ ہوا مگر آپ کے دیئے گئے پتہ پر آپکے دربار صاحب کو بذریعہ خط اپنے حالات سے آگاہ کیا بحمدہ تعالیٰ مکتوب کا جواب واپس پہنچنے سے پہلے ہی میری مشکل حل ہو گئی۔

(۲۱)

حافظ محمد انور نابینا (ساکن ایبٹ آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں بہاولپور بلائینڈ سکول میں رہتا تھا رات کو نماز تہجد ادا کرنے کی غرض سے بیدار ہوا تو سکول میں پانی موجود نہ تھا سکول سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک مسجد میں بغرض ادائیگی نماز تہجد روانہ ہوا۔ راستہ میں جھاڑیاں تھیں اور میں نابینا تھا اچانک ایک سانپ میرے بائیں بازو پر گرا جسے میں نے فوراً دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر دور پھینک دیا۔اس واقعہ کے بعد جب آستانہ عالیہ بارو یہ پر حاضر ہوا تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بابو! سانپ وغیرہ نکلنے کا موسم ہے رات کو ادائیگی نماز تہجد کے لیے پانی کا انتظام کر کے سویا کرو۔

(۲۲)

ملک نذر حسین اولکھ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواہش اولاد نرینہ لے کر سلطان العارفین کے دربار میں پانچ روز قیام کیا واپسی پر آستانہ عالیہ بارو یہ پر بغرض زیارت پہنچا جونہی قدم بوس ہوا برہم ہو کر ارشاد فرمایا! 'اوئے پرائی بکری کوں گھاہ کوئی نئیں پاندا اوئے' یعنی بیگانی بکری کو کوئی چارا نہیں ڈالتا یہ الفاظ تین بار دہرائے گئے میرے ذہن پر آپ کا ارشاد گرامی بجلی بن کر گرا ندامت کے پسینہ میں شرابور سر جھکائے بیٹھا رہا چند لمحوں بعد سرکار نے سکوت توڑتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے اور نصیحت فرمائی بیٹا اگر صاحب مزار کی کسی بات کا شکوہ یا حقارت ذہن میں آجائے تو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے دربدر جانا بھوکے انسان کا کام ہے ہمہ وقت اپنے مرشد کریم کو اپنے ساتھ تصور کریں اور انہی سے حاجت روائی کے لیے التجا کریں

(۲۳)

مولوی اللہ دتہ (حال مقیم چوک اعظم) بیان کرتے ہیں کہ حضرت کرمانوالے کے ایک مرید سید درویش علی صاحب حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق لے کر میرے پاس پہنچے چنانچہ ہم دونوں اڈہ جاوید نگر سے اتر کر پیدل روانہ ہوئے راستہ میں شاہ صاحب فرمانے لگے اولیائے کرام کی کرامات کافی مشہور ہیں آپ سرکار کی بھی کوئی کرامت بیان کریں میں نے عرض کیا فقیر صاحب شریعت مطہرہ پر عملی زندگی میں مکمل عمل پیرا ہیں میرے نزدیک یہی بڑی کرامت ہے آستانہ عالیہ بارویہ پر پہنچ کر آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے گرمیوں کا موسم تھا ٹھنڈے مشروب سے ضیافت فرمائی اور نہایت ہی شفقت ومحبت کا اظہار فرماتے رہے دوران گفتگو فرمایا شاہ صاحب اللہ دے نبی کوں معجزہ ظاہر کرنا واجب ہے تے اللہ دے ولی کوں کرامت چھپاونی واجب ہے یعنی شاہ صاحب انبیاء کو معجزات کا ظاہر کرنا واجب ہے اور اللہ کریم کے اولیاء کو کرامات کے اظہار سے اجتناب واجب ہے درویش آپ سے یہ ارشاد گرامی سن کر آپ کے کشف کا قائل ہوتے ہی آپ کے قدموں میں گر گیا۔

(۲۴)

تعبیر خواب

(۱) ملک نذر حسین اولکھ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نے خواب میں وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ چہرہ دھوتے ہوئے میری داڑھی چہرہ سے جدا ہو کر میرے ہاتھوں میں آ گئی ہے نہایت ہی مضطرب و پریشان ہوا دو روز بعد پھر خواب میں دیکھا کہ ادائیگی نماز کے دوران جب سر سجدہ سے اٹھانے لگا تو داڑھی جائے سجدہ پر رہ گئی نہایت ہی مضمحل طبیعت اور پریشانی کی حالت میں آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور آپ حضور رحمہ اللہ علیہ سے مذکورہ خواب بیان کر کے تعبیر کے متعلق عرض کیا ارشاد فرمایا بابو! آپ کو مبارک ہو داڑھی کا گرنا گناہوں کے جھڑنے کی علامت ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے جس پر مہربانی فرمائیں۔

(۲) ملک نذر حسین صاحب مذکور بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات خواب دیکھا اردو کا پرچہ امتحانی دے رہا ہوں کچھ مشکل درپیش آئی ایک خوبصورت نورانی شکل وصورت والے بے ریش نوجوان نے اس مشکل میں میری مدد کی اور نتیجہ میرے حق میں نکلا دوسری بار خواب میں دیکھا شہر بھر کے اندر لب سڑک ایک گہرے کنوئیں کنارے پر کھڑا اندر جھانک رہا ہوں مذکورہ بالا پر وجاہت شخصیت دوبارہ اسی رنگ وروپ میں تشریف لائی اور فرمایا کنارے پر کھڑے کیا دیکھ رہے قرب حضوری چاہتے ہو تو اس میں چھلانگ لگا دو میں نے فوراً بلا خوف چھلانگ لگا دی اور تہ میں پہنچتے ہی خود کو اس نورانی شخصیت کی گود میں موجود پایا آپ نے ارشاد فرمایا تکلیف تو نہیں ہوئی عرض کیا جی نہیں پھر میرے بازوؤں سے پکڑ کر آپ پلک جھپکتے ہی کنوئیں سے باہر تشریف لائے رخصت ہونے کے لیے اجازت عرض کی فرمایا کدہر جاؤ گے عرض کیا مرشد کریم کے حضور ارشاد فرمایا ادھر نہ جاؤ میرے ساتھ چلو عرض کیا ضرور جاؤں گا اور پیدل آستانہ عالیہ پر چلا آیا۔

تیسری بار عالم خواب میں دیکھا کہ آستانہ عالیہ باروبیہ سے مشابہ ایک مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لیے اجتماع کثیر ہے اور امام کا انتظار ہے میں خود بھی اس مجمع میں شامل ہوں اعلان ہوا کہ امام صاحب تشریف لا رہے ہیں حاضرین باادب کھڑے ہو گئے درمیان سے راستہ بنایا گیا وہی خوبصورت منور چہرہ والی مذکورہ شخصیت مندرجہ اوصاف کے ساتھ تشریف لا کر محراب میں رونق افروز ہوئی صدائے تکبیر بلند ہوئی آپ ہی کی امامت میں نماز مکمل ہوئی خواب سے بیدار ہوا صبح سویرے ان تینوں خوابوں کی کڑیاں جوڑتا ہوا اسی ادھیڑ بن میں گھر سے روانہ ہو کر آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے شرف زیارت حاصل کیا اختتام محفل پند و نصائح پر آپ قیلولہ فرمانے کے لیے چارپائی پر تشریف لے گئے تو اس تنہائی میں لانگری محمد نواز کے ذریعہ تینوں خواب عرض کیے اور تعبیر کے لئے عرض کیا ارشاد فرمایا۔

بابو! مبارک ہو خواب میں آنے والی شخصیت آقائے دو جہان والی کون ومکان آنحضور ﷺ کی ذات پاک تھی آپ حضور ﷺ کا بے ریش ہونا یہ آپ کو اپنا عیب نظر آ رہا ہے۔

وظیفہ اسم ذات اور استغفار بہت زیادہ کیا کریں

(۲۵)

حضرت گل حسن شاہ صاحب بہاولپور والے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ العزیز کے حضور بیعت کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا "تمہارا مطلوب علاقہ تھل میں ہے اور تم نے ایک معمر بزرگ سے فیض یاب ہونا ہے۔

میں عملیات کا ماہر تھا جب آستانہ عالیہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی تو وہاں بھی بذریعہ عملیات میں نے آپ کا مقام معلوم کرنا چاہا!

مگر جب بیعت کے لئے حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے عملیات کے متعلق ہی گفتگو شروع فرمائی اور تفصیل سے بیان کیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر مجھے عملیات سے توبہ کرائی اس کے بعد بیعت فرمایا۔

(۲۶)

حضرت خلیفہ سید طالب حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک سرکاری ادارے میں سکول ٹیچر تھا اور شیعہ مذہب رکھتا تھا بسا اوقات اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کا موقع ملا دل میں شوق پیدا ہوا کہ کاش اولیاء اللہ کے جملہ اوصاف کا حامل اور سیرت اولیاء کا پیکر کوئی زندہ ولی مل جاتا جس کی زیارت سے مستفیض ہوتا اور اس کی عملی زندگی کا خود نمونہ دیکھتا چنانچہ ایک موقع پر لیہ شہر کے باہر کھلے گراونڈ میں ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آلومہار شریف کا خطاب تھا اس جلسہ کی صدارت حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ فرما رہے تھے میں بھی جلسہ سننے کے لئے حاضر ہوا حضرت پیر بارو صاحب کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے اور خلق خدا کا ایک جم غفیر اپنی بیتاب اور پیاسی نگاہوں سے آپ کی زیارت کر رہا تھا تقریر کے بعد پورا ہجوم آپ کی قدم بوسی کے لئے امڈ پڑا ہر شخص آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے چین تھا یہ منظر دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا کچھ عرصہ کے بعد آپ "کوٹ سلطان" جاتے ہوئے ہمارے قصبہ "جمن شاہ" سے گزرے آپ بس پر سفر کر رہے تھے بس رکتے ہی لوگ زیارت کے لئے دوڑے

مجھے جب پتہ چلا تو میں بھی سلام کے لئے حاضر ہوا میں نے جب ہاتھ ملایا تو آپ نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے میرا ہاتھ دبایا اور فرمایا شاہ صاحب کیا حال ہے؟ صرف یہی کہنا تھا کہ میرے دل کی دنیا تبدیل ہوگئی آپ روانہ ہو گئے مگر مجھے شوق لقاء نے بے چین کر دیا

اک دن وہ مل گئے تھے سر راہ گزر کہیں
پھر دل نے بیٹھنے نہ دیا عمر بھر کہیں

جلد ہی آستانہ عالیہ باروبہ کے متعلق معلومات حاصل کیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے ارشادات طیبہ کی برکت سے شیعہ مذہب سے توبہ کی اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہو کر شرف بیعت حاصل کیا۔

(نوٹ) مذکورہ بالا جلسہ میں مولانا محمد رمضان صاحب نے حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضرت غریب نواز ضعف اور پیری کی وجہ سے اونچا سنتے ہیں آپ ذرا بلند آواز سے تقریر فرمائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنے مخصوص منفرد اور دلکش انداز میں فرمایا مولانا آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اس ظاہری سماعت کے محتاج ہیں؟ ہرگز نہیں آپ میری گذارشات کو بخوبی سن رہے ہیں اور اپنی توجہات سے تمام لوگوں کو فیضیاب فرما رہے ہیں پھر اسی موضوع پر تفصیل سے آپ نے روشنی ڈالی اور زبان وبیان کی خداداد صلاحیتوں کا خوب مظاہرہ فرمایا۔

(۲۷)

حکیم مشتاق احمد صاحب شرق پوری نے بیان فرمایا کہ سید مظہر حسین شاہ صاحب پٹواری جو کہ شیعہ مذہب رکھتے تھے میرے پاس شرق پور تشریف لائے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر ہوا تو انہوں نے کہا میں بھی آستانہ عالیہ پر حاضر ہونا چاہتا ہوں چنانچہ بندہ اور مظہر حسین شاہ صاحب اور برادر مولوی اللہ دتہ صاحب ہم تینوں دربار عالیہ پر حاضر ہوئے عصر کا وقت تھا جب ہم نے آپ سے ملاقات کی زیارت کا شرف حاصل کیا آپ نے آغاز ہی میں مذہب شیعہ کی تردید میں گفتگو شروع کر دی حالانکہ مجھے بھی اس وقت تک علم نہ تھا کہ مظہر حسین شاہ صاحب شیعہ مذہب رکھتے ہیں آپ نے شاہ صاحب کی

طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

شاہ صاحب! کسی آدمی کا بیٹا اگر سولھویں جماعت میں اچھے نمبروں پر پاس ہو جائے تو ماں باپ خوش ہوں گے یا ناراض؟ شاہ صاحب نے عرض کیا۔ حضور خوش ہوں گے

آپ نے فرمایا کہ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کربلا کی امتحان گاہ میں اچھے نمبروں سے پاس ہوئے ہیں پھر شیعہ کیوں ماتم کرتے ہیں اور روتے پیٹتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ: شاہ صاحب! کسی آدمی کے ماں باپ زندہ ہوں تو اسے رونے کی ضرورت ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضور نہیں! آپ نے فرمایا جب قرآن مجید گواہی دیتا ہے کہ شہید زندہ ہیں تو پھر شیعہ زندہ شہیدوں کو کیوں روتے پیٹتے ہیں؟ اور فرمایا جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتے ہیں وہ ایمان سے خالی ہیں صحابہ کرام کی گستاخی کرنے والوں سے میل جول حرام ہے۔ اہل بیت کرام کی سچی محبت عقیدت صرف اہل سنت والجماعت ہی کے سینے میں ہے۔ حضرت غریب نواز کی یہ موثر سادہ اور دل میں کھب جانے والی گفتگو سن کر شاہ صاحب شیعہ مذہب سے تائب ہو گئے اور بیعت ہونے کا شرف بھی حاصل کیا

(۲۸)

حکیم مشتاق صاحب شرق پوری یہ واقعہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ میں اس وقت چک ۳۰۵ ضلع لیہ ہی میں مقیم تھا میرے بھائی اور ہمشیرہ کی شادی ہوئی شادی کرنے کے بعد ہم مقروض ہو گئے مجھے گھر والوں نے کہا کہ حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر قرض کی خلاصی کے لئے دعا کروائیں میں حضرت کے آستانہ پر حاضر ہوا اور فجر کی نماز سے پہلے آپ کے قریب ہو کر سرگوشی کے انداز میں قرض سے رہائی کی دعا کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا! جو لوگ خلاف شریعت کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل ہوتے ہیں کیا یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ وہ شادی کے موقع پر ڈھول باجے گانا بجانا اور لہولعب اور کھیل تماشے منعقد کرے (واقع یہ تھا کہ تمام امور ہمارے بھائی کی شادی پر ہوئے تھے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خانقاہ حضرت سید عنائت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

ایک سید میرے پاس آیا اور کہا کہ میرے لڑکے کی شادی ہے اور میں اس شادی میں ان تما م لوگوں کو بلانا چاہتا ہوں حتیٰ کہ ''کھانے'' یعنی مسلم شیخ ان سب کو بھی بلاوں گا میں نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے سادہ طریقے سے نکاح پڑھوا کر شادی کردو اور بعد میں حسب توفیق دعوت ولیمہ کردینا اس نے کہا جناب

''پھر اس طرح تو ناک نہیں رہتی''

چنانچہ انہوں نے قرض لے کر شادی کی اور لوگوں کو بلایا شادی کے بعد قرض لینے والے ان کے پیچھے دوڑے وہ سخت پریشان ہوئے اور نادم بھی میں نے کہا جناب ناک تو اب نہیں رہی کہ قرض مانگنے والے ہر وقت آپ کی تلاش میں ہیں نیز فرمایا دیکھئے لوگ جھوٹی عزت اور ناک رکھنے کے لئے شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اللہ و رسول کے احکام کی نافرمانی پھر وہ عزت بھی خاک میں مل جاتی ہے۔

اصطلاحات و مُراقبات

مشغول شو در ذکر ھو

از تبرکات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی

ہر روز باشی صائما ہر لیل باشی قائم	در ذکر باشی دائما مشغول شو در ذکر ہو
بڑلیش خواہی جاوداں عزت نخواہی در جہاں	ایں ذکر ہو ہر آں بخواں مشغول شو درذکر ہو
سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت	در گور تنہا ماندنت مشگول شو در ذکر ہو
ہو ہو ذکرش ساز کن نام خدا آغاز کن	قفل زسینہ باز کن مشغول شو در ذکر ہو
علم بخوانی باعمل فردانہ باشی تا خجل	در پیش قادر لم یزل مشغول شو در ذکر ہو
ہر دم خدایا یاد کن داماے غمگین شاد کن	بلبل صفت فیاد کن مشغول شو در ذکر ہو
مسکین احمد مرد شوز حملہ عالم فرد شو	درراہ حق چوں گرد شومشغول شو درذکر ہو

علم تصوف کا بیان

تصوف وہ علم ہے جس میں نفس کے تزکیہ کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور اخلاق کو پاک کرنے کے اصول ظاہر کئے جاتے ہیں ظاہر و باطن کی تعمیر کے راستے مقرر کئے جاتے ہیں ابو ہاشم صوفی دو سو ہجری سے پہلے مشہور بزرگ ہیں جن کو صوفی کہا گیا ہے جن کا ذکر نفحات جامی میں مذکور ہے ویسے تصوف کا سلسلہ روز اول سے شروع ہوتا ہے یوم میثاق کو "الست بربکم" کا سوال اور "قالوا بلیٰ" کا جواب تصوف ہے اور معرفت الٰہی ہے کل ارواح مقدسہ جن کو صفائی حاصل تھی انہوں نے روز میثاق سے اپنے رب کو پہچانا پھر میثاق نبیین کے دن انبیاء کرام کو تاکیداً اور ہدایۃ فرمایا کہ تعین جبی کا مرکز اول میرے محبوب کریم سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اس ذات مقدس کے وسیلہ جلیلہ سے معرفت الٰہی حاصل کی جا سکتی ہے جو اسے دیکھ لے گا مجھے پا لے گا جو اس سے محبت کرے گا مجھے پا لے گا۔

"من رانی فقد رأ الحق" یعنی جس نے محبت اور ایمان کے ساتھ سید المرسلین رحمۃ للعالمین کو دیکھا اس نے مجھے دیکھا اور جو اس سے دور ہوا وہ مجھ سے دور ہوا اور پھر معراج شریف کی رات جو کمالات حضور کو عطا ہوئے وہ سارے کے سارے علم تصوف کی بنیاد بنے حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے ان علوم معراج سے جو تھوڑا بہت علم تصوف عطاء کیا تو ان کو کہنا پڑا کہ وہ علوم یعنی سرکار دو جہان نے مجھے عطاء کئے ہیں اگر ان میں سے ذرہ بھر بھی ظاہر کروں تو میرا گلہ کاٹ دیا جائے گا۔ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے بعد سب سے بڑے صوفی تھے کیونکہ جو کچھ ان کو حضور ﷺ کی صحبت میں حاصل ہوا وہ علوم ظاہری و باطنی کا خزانہ تھا صدیق اکبر کا صدق، اخلاص اور محبت جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اس کی وجہ سے وہ سب سے بڑے صوفی تھے اور ان کو باطن کی صفائی اتنی حاصل تھی کہ اس کا وزن تمام امت کے اعمال کی صفائی کے وزن سے زیادہ تھا ان کی زبان سیف الرحمان تھی وہ اگر مردے کو کہہ دیتے کہ وہ زندہ آ رہا ہے تو وہ مردہ زندہ

ہو کر لشکر میں آجاتا کیونکہ تصوف سے مراد اعمال ظاہری و باطنی کی صفائی ہے صحابہ کبار اس صفائی سے حضور سرور کائنات ﷺ کی پاک کرنے والی صحبت کی وجہ سے فیض یاب تھے جمعہ کے خطبہ کے وقت فاروق اعظم کا حضرت ساریہ کی فوج کی رہنمائی کرنا ان کے تصوف میں کمال کی نشاندہی کرتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور سرور کائنات ﷺ کے ساتھ جو رابطہ تھا اس کی وجہ سے ان کو اتنا تزکیہ حاصل ہو گیا تھا کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کا دل باطنی تزکیہ کی وجہ سے غنی ہو چکا تھا۔ اور ان کو حیاء میں وہ مقام حاصل تھا کہ فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے تھے فاروق اعظم کو اتنی قوت حاصل تھی کہ شیطان ان سے دور بھاگتا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے اتنا رابطہ حاصل تھا کہ ان کی زبان مبارک سے جو بھی کلمات نکلتے اسی طرح خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی اس لئے سرکار ﷺ نے فرمایا ''ان الحق ینطق علیٰ لسان عمر'' حضرت سیدنا امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب شہنشاہ ولایت اور امام الاولیاء تھے تصوف کے سارے سلسلے انہی سے چلتے ہیں ان کو باطنی تصفیہ کی وجہ سے یہ کمال حاصل تھا کہ آپ یحبھم و یحبونہ کے مصداق تھے کیونکہ خیبر کا قلعہ آپ کی قوت باطنی کی وجہ سے فتح ہو گیا تھا غرضیکہ خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صوفیاء کے سرتاج تھے وہ باطنی تصفیہ کی وجہ سے جو ان کو حضور سرور کائنات ﷺ کی صحبت سے حاصل ہوا تھا شہر علم کے دروازہ علوم قرآن و حدیث کے ماہر تھے اصحاب صفہ اللہ کی خاطر مسکینی کی حالت میں رہتے تھے تابعین، تبع تابعین میں بھی صحابہ کے بعد اور ان سے ملنے والے ان کی صحبت کی وجہ سے ظاہری باطنی کمالات رکھنے والے تھے تصوف کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور باقی سلسلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا سے شروع ہوتے ہیں اس لئے جہاں صحابہ کبار نے علوم ظاہری حاصل کئے تھے وہاں علوم باطنی بھی ان کو حضور ﷺ کی صحبت سے حاصل تھے اور درجہ احسان بھی حاصل تھا اور علوم تصوف میں محسن کا درجہ بہت اونچا ہے۔ وہ صاحب حضور ہوتا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ جو شخص صوفی بنا اور فقیہ نہ ہوا وہ زندیق ہے اور جو فقیہ بنا صوفی نہ ہوا وہ

حاصل ہو گیا اس لئے ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم کا ہونا لازمی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو بھی مسلمان ہونے کے لئے آتے تھے وہ پہلی ہی صحبت میں استعداد باطن کی وجہ سے نور ہدایت اور کمالات ولایت حاصل کر لیتے تھے غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے اور وہ ایسے مرتبہ پر فائز تھے کہ امت میں کوئی بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا پہلی دو صدیوں میں تو زیادہ تر توجہ ظاہری علم پر دی گئی کیونکہ قرآن شریف وحدیث شریف جمع کرنے کا کام اور ان سے فقہ کے مسائل حاصل کرنے کا کام ضروری تھا صوفیاء میں حضرت ذوالنون مصری پہلے صوفی تھے جنہوں نے سب سے پہلے مصر میں اہل ولایت کو تربیت دی۔ حضرت ابو سعید خراز حضرت جنید بغدادی کے شاگرد تھے انہوں نے فناء و بقاء میں گفتگو کی اور پھر اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اس کے نتیجہ میں علم وتصوف اور طریقت کے قواعد و اصول اور ضوابط بنائے گئے جس پر عمل کرنا تصوف کے حصول کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا وہ اصول اور قواعد بھی شرع شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہیں مثلاً کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا۔ عوام سے کم میل جول رکھنا۔ ارباب ولایت و جمعیت کی صحبت میں رہنا۔ کثرت سے ذکر کرنا۔ خالق کی خاطر خلقت سے دور رہنا۔ سنت پہ چلنا بدعت کو چھوڑ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا۔ رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا ماسوائے اللہ سے دوری اور اللہ کی حضوری حاصل کرنا تصوف کے اصول وقواعد ہیں حضرت عبدالخالق غجدوانی نے تصوف کی تکمیل کے لئے آٹھ اصولوں کو لازمی قرار دیا ہے یعنی نظر بر قدم۔ ہوش دردم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ بازگشت یاد کرد اور یادداشت نگہداشت اس کے علاوہ وقوف عددی وقوف زمانی کو لازمی قرار دے دیا گیا لفظ تصوف کی اصل وہی ہے جو لفظ صوفی کی ہے اور صوفی کی اصل کے متعلق مختلف اقوال ہیں

ا۔ ایک قول ہے کہ صوفی صفا سے مشتق ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں

۲۔ صوفی صوف سے مشتق ہے جس کے معنی یکسوئی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ صفائی قلب یکسوئی خاطر کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تو تصوف کی بنیاد پاکیزگی اور یکسوئی پر ہے۔

۳۔ لفظ صفہ صوفی کا مبداء اشتقاق ہے اصحاب صفہ ان چند اصحاب کو کہا جاتا ہے جو تارک دنیا ہو کر مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترہ یعنی صفہ پر آ کر بیٹھے تھے اور مشغول ذکر و فکر رہ کر صحبت نبوی سے استفاضہ اور استفادہ کرتے تھے گویا اصحاب صفہ کے باقیات الصالحات نے صوفی کا لقب پایا جن کے اسماء گرامی تذکرۃ الاولیاء میں مذکور و موجود ہیں جن کے حالات سیر اولیاء میں ہیں جیسے عثمان ہارونی، بہاالدین زکریا ملتانی، موسیٰ پاک شہید، داتا گنج بخش ہجویری وغیرہم متاخرین میں حضرت سرکار گولڑہ شریف، سائیں توکل علی شاہ، سرکار تونسہ شریف، حضرت پیر سواگ، حضرت شیر محمد شرقپور شریف رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم لاکھوں ہیں۔

۴ بعض کے نزدیک صوفی کی اصل صفوی ہے کثرت استعمال سے صوفی ہو گیا

۵ بعض نے کہا صوفی صوف یعنی پشمینہ سے مشتق ہے کیونکہ علی العموم صوفیہ کا لباس پشمینہ ہوتا تھا جو بہ تقلید انبیاء کرام استعمال کرتے تھے اس لئے صوفی کہلائے یہ لفظ صوفی ۱۱۰ھ میں حضرت حسن بصری کے زمانہ میں مروج ہوا

جن لوگوں کو حضور ﷺ کے بعد ایمان لانے کی صحبت نصیب ہوئی وہ بلا تفریق صحابی کہلائے لفظ صحابی جامع فضائل ہے جملہ مناقب و مکارم۔ غوث، قطب، ابدال، ولی، حافظ، قاری، محدث، مفسر فقیہ وغیرہ ان کی ذات و صفات میں شامل ہیں صحابی کو دیکھنے والے تابعی ان سے ملنے والے تبع تابعی کہلائے اور جو ذکر الٰہی میں منہمک ہو کر علائق دنیوی سے مجتنب رہے وہ صوفی کہلائے اس فن کی کتب۔ کتب تصوف کہلائیں اور اس فن کو تصوف کہا گیا۔

تصوف نام ہے خدا پر نظر رکھنا خدا ہی کو اپنا مقصود بنانا اور ماسوا اللہ سے کوئی واسطہ نہ رکھنا طاعتوں کی جانب خلوص نیت سے پیش پیش رہنا بلائے الٰہی پر صابر۔ قضائے الٰہی پر شاکر رہنا۔ مجاہدہ و ریاضت میں لیل و نہار گزارنا صحابہ کبار میں سب سے بڑے ارباب شریعت، صاحب طریقت، حامل حقیقت خلفائے اربعہ تھے جو جملہ صوفیوں، ولیوں، غوثوں، پیروں، قطبوں وغیرہ کے سرگروہ اور پیشوا ہیں ان چاروں میں سب سے زیادہ افضلیت اور بعد الانبیاء تمام انسانوں پر فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے پھر

حضرت عمر فاروق اعظم پھر حضرت ذی النورین پھر حضرت مولائے کائنات شیر خدا رضی اللہ عنہم باب مدینۃ العلم کا منصب ہے پھر حضرت شہزادہ گلگوں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا منصب جلیل ہے پھر اصحاب صفہ پھر عام صحابہ پھر تابعین اور پھر تبع تابعین کا منصب ہے۔

مولانا شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شریعت ایک چراغ ہے جو راہ دکھاتی ہے جب راہ مل جائے تو اس پر چلنے کا نام طریقت ہے اور جب منزل مقصود کو پہنچ جائے وہ حقیقت ہے دوسری مثال فرماتے ہیں شریعت مثل کیمیاء کے ہے کہ اسے استاد سے سیکھے یا کتاب سے حاصل کرے طریقت علم حاصل کر کے اس کی دوائیں استعمال کرنا اور تانبا پر ان ادویہ کو ملنا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تانبے کا سونا بن جانا۔

تیسری مثال فرماتے ہیں شریعت مثل علم طب حاصل کرنے کے ہے

طریقت اس علم کے مطابق پرہیز کرنا دوا کھانا ہے اور حقیقت صحت یاب ہو جانا ہے۔

ان مثالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت علم ہے طریقت عمل ہے اور حقیقت اس عمل کا نتیجہ ہے تصوف کی ساری بنیاد اس پر ہے کہ آداب شریعت کی پابندی کی جائے۔

علم باطن اور علمائے باطن

علم باطن کا شرف اور بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے واضح ہے کہ علم باطن کی دولت اہل باطن سے حاصل ہو سکتی ہے اہل اسلام میں ہر دور میں علماء ظاہر و باطن کے پاس جا کر ہی مقام تمکین حاصل کرتے رہے ہیں حضرت احمد بن حنبل حضرت بشر حافی کے پاس جایا کرتے تھے لوگوں نے وجہ پوچھی تو حضرت امام صاحب نے جواب دیا کہ حضرت بشر حافی کو حضرت امام احمد بن حنبل سے زیادہ خدا کی معرفت حاصل ہے حضرت امام شافعی حضرت شیبان راعی کے ساتھ صحبت رکھتے تھے حضرت شیبان راعی امی تھے یعنی ظاہری طور پر کوئی علم پڑھے ہوئے نہ تھے ایک دن حضرت امام احمد بن حنبل حضرت شیبان راعی اور امام شافعی تینوں اکٹھے ہوئے تھے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں چاہتا ہوں

کہ ان کو علم ظاہری کے نہ پڑھنے کے نقصان سے آگاہ کروں۔ امام شافعی نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر امام احمد بن حنبل سے رہا نہ گیا اور انہوں نے حضرت شیبان سے سوال کیا کہ آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جس کو دن رات کی پانچ نمازوں سے ایک نماز بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کونسی نماز بھولا ہے اس پر کیا واجب ہے حضرت شیبان نے جواب دیا اے احمد ایسے شخص کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے واجب یہ ہے کہ اس کی تادیب کی جائے تاکہ پھر وہ اپنے مالک اور خالق سے غافل نہ ہو یہ سن کر امام احمد بن حنبل بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو امام شافعی نے ان سے کہا کہ میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ ان کو نہ چھیڑیئے حضرت احمد بن حنبل نے کہا یہ تو امی صوفی کا حال ہے تو علماء صوفیاء کا کیا حال ہو گا اسی طرح منقول ہے کہ ابو عمران فقیہ جامع منصور میں حضرت شبلی کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت شبلی کی وجہ سے ان کا حلقہ درس بیکار رہتا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس میں جب صوفیاء کے کلام کا ذکر ہوتا تو اپنے بیٹے کو فرمایا کرتے تھے بیٹا صوفیاء کی صحبت میں رہا کرو کیونکہ وہ اخلاص میں ایسے مقام پر ہیں جہاں تمہاری رسائی نہیں۔ شیخ الاسلام ابو یحییٰ ذکریا انصاری فرمایا کرتے تھے کہ جس فقیر میں صوفیاء کرام کے اصول اور اصلاحات کا ذکر نہ ہو وہ روٹی بغیر سالن کی طرح ہے شیخ عزیزالدین بن عبدالسلام تصوف کے طریقوں کے منکر تھے مگر شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہی صحبت نے ان کی حالت بدل دی اس ساری بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ علم ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن ہونا بھی ضروری ہے۔

ضرورت شیخ

تصوف کے مقام طے کرنے کے لئے اور اسلام حقیقی حاصل کرنے کے لئے پیر کامل سے بیعت ضروری ہے قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ میری بارگاہ عالی میں پہنچنے کے لئے وسیلہ پکڑو اور میرے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو سچے وہ ہیں جو قرب الٰہی حاصل

کر چکے ہیں ایسے لوگوں کی صحبت کیمیاء ہے اور ان کے ساتھ عقیدت باطنی طہارت کے لئے لازمی ہے ان کے ساتھ صدق اور خلوص ترقی درجات اور وصول قرب الٰہیہ کا ذریعہ ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مردہ بدست زندہ رہنا چاہیے اور ایک لمحہ گزارنا بھی سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس شخص کا کوئی شیخ نہیں شیطان اس کا امام ہے حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کا کوئی پیر نہیں وہ بے پھل درخت کی مانند ہے بغیر مربی کے تربیت نہیں ہو سکتی انبیاء کرام کا بھیجنا اور اولیائے کرام کا وجود تربیت کے لئے ہے مگر پیر پکڑنے میں احتیاط لازمی ہے پیر کامل اکمل کی شناخت آسان نہیں سب سے پہلے پیر کامل کی نشانی یہ ہے کہ وہ شریعت کی اتباع کرے قال میں بھی اور اعمال میں بھی اور دوسری پیر کامل کی نشانی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صدق دل اور اخلاص کے ساتھ دو تین روز اسکی صحبت میں رہے تو اسکا دل دنیا سے ہٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت اسے حاصل ہونے لگے اور اسے دیکھ کر خدا یاد آئے اگر ایسا پیر مل جائے تو موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے بیعت کر لینا چاہیے بیعت سنت ہے صحابہ کرام نے بھی حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی تھی پیر کامل کے ہاتھ میں اللہ اور اس کے رسول اور پیران کبار کا ہاتھ ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ میں جب ہاتھ دے دیا جائے تو پھر اس کو نہ چھوڑا جائے ہاں اگر ایسا کامل پیر سالک اگر اپنے کسی ناقص نائب کو سپرد کر دے تو اسکو بھی اس کامل اور اکمل کا ہاتھ تصور کرے اور اس کے ساتھ وہی ارادت اور عقیدت رکھے کیونکہ وہ کامل اور اکمل کا سپرد کیا ہوا ہے اس کا انکار اکمل کا انکار ہے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں جیسا کہ کہا گیا ہے حصول درجات کے لئے روئے شیخ یعنی حضوری شیخ یا صحبت شیخ ضروری ہے خوئے شیخ کو اختیار کیا جائے کامل شیخ کی صحبت میں بیٹھنے والے سالک کی خدمت میں بیٹھ کر بوئے شیخ حاصل کی جائے گفتگوئے شیخ یعنی جس مجلس میں بیٹھے اپنے پیر کی باتیں کرے نوافل ذکر واذکار تلاوت قرآن پاک کے علاوہ تصوف کی کتابیں پڑھے بغیر آداب طریقت کوئی کام نہ کرے۔

فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے مختلف زمانوں میں اسکے مختلف نام رہے چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تک اسے طریقہ صدیقیہ کہتے ہیں بایزید بسطامی سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی تک طیفوریہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے خواجہ بہاالدین تک اسے سلسلہ خواجگان کہتے ہیں خواجہ بہاالدین سے مجدد الف ثانی تک نقشبندیہ پکارتے ہیں حضرت مجددیہ کے زمانہ سے نقشبندیہ مجددیہ کہلاتا ہے حضرت شاہ عبداللہ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ راہ ولایت کے کھلنے کا راستہ جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا وجود مسعود ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میں شریک ہیں اس کے بعد بارہ امام اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہم اس امانت کا بوجھ اٹھانے والے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں اس دوسرے ہزار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہیں۔ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ثابت ہے کہ اس دوسرے ہزار میں جو شخص اس درجہ ولایت کو پہنچتا ہے چاہے وہ کسی خاندان میں مرید ہو اس کے لئے اس راستہ کا کھلنا بغیر حضرت مجدد صاحب کے ناممکن ہے اور اس سلسلہ کی فضیلت یوں بھی ظاہر ہے کہ اس کی نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت امام مہدی تک پہنچتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول مکتوب نمبر ۲۸ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں اس طریقے میں ایک قدم دوسرے طریقوں کے سات قدم سے بہتر ہے وہ راستہ جو اس سلسلہ عالیہ میں وراثت کے طور پر کمالات نبوت کی طرف کھلتا ہے وہ دوسرے طریقوں میں نہیں کھلتا یہ طریقہ آسان موصل اور مقبول و اقرب ہے اس طریقہ میں جذبہ کو سلوک پر مقدم رکھتے ہیں اس طریقہ عالیہ کی ابتداء لطائف عالم امر سے ہوتی ہے اور انتہا حقائق الٰہیہ حقائق انبیاء، حب صرفہ اور لاتعین پر ہے خلاصہ کلام یہ کہ عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق ہوں اعمال صالحہ کی بجا آوری میں کوشش کی جائے اطاعت رسول اور اطاعت الٰہیہ

میں ہر لمحہ اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے تمام افعال و حرکات و سکنات میں للٰہیت پائی جائے اور اللہ کی رضا کو اپنا مطلوب سمجھے سالک کو چاہیے کہ وہ ذکر و فکر فرائض و واجبات و نوافل کے بعد اولیاء اللہ اور صالحین کی صحبت کو غنیمت سمجھے کیونکہ ان کی صحبت ذکر و عبادت سے بھی زیادہ مفید ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ باردیہ فقیرودیہ میں بیعت کر لینے کے بعد ترتیب سلوک یوں ہوتی ہے یہاں ہمارے ہاں سلسلہ عالیہ کا درود شریف یوں ہے

اللھم صل علیٰ سیدنا محمدوّعلیٰ ال سیّدنا محمّد افضل صلوٰ تک بعدد معلو مالک و بارک وسلم علیه

''بیعت کر لینے کے بعد دن رات میں پانچ تسبیح درود شریف پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے چالیس دن کم و بیش، جس کا انحصار مرشد کریم کے کرم پر ہے''۔

درود شریف اس تصور سے دوزانو ہو کر باوضو پڑھے کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے روبرو ہوں ہر نماز کے ساتھ آٹھ پہر میں کسی بھی وقت پڑھا جاسکتا ہے سالک کے لیے نماز تہجد بھی ضروری ہے۔ جس کی تعداد چار رکعت سے کم نہیں اور بارہ رکعت سے زائد نہیں ہر رکعت میں تین بار قل ہو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھنا ایک ختم قرآن شریف کے ثواب کا درجہ رکھتا ہے بعض خوش قسمت حضرات کا قلب اسم ذات کی ضرب اول پر ہی مرشد کامل کا صدقہ جاری ہو جاتا ہے پھر مرشد کریم کو ہدایت فرماتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے باوضو یا بلاوضو ہر وقت اسم ''اللہ'' کا ذکر کریں۔ اس ذکر سے ذرا بھر بھی غفلت نہ کریں حتیٰ کہ رات کو نیند آنے تک بھی یہ خیال کریں اس طرح ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ سے سخت قلب میں بھی ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے پھر شیخ کامل طالب صادق کو موٹی تسبیح دانے دار پر چوبیس ہزار اسم ذات تصور کرنے کی تلقین کرتا ہے سب سے پہلے لطیفہ قلب سے بارہ ہزار اسم ذات ''اللہ'' کی ابتدا ہوتی ہے اب یہاں پر یہ ضروری ہے کہ لطائف کا مقام رنگ اور تشریحات واضح کی جائیں تاکہ اسباق کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس لطائف سے نوازا ہے ان دس لطائف کو اللہ تعالیٰ نے انوار و فیوضات اور برکات سے بھرپور کیا ہے اور ان کو انسان کے جسم میں مختلف مقامات پر

ودیعت رکھا ہے لیکن انسان دنیاوی مصروفیات اور غفلت کی وجہ سے ان کے انوار و فیوضات اور برکات سے غافل ہے اور اپنی عمر کے قیمتی لمحات ضائع کر رہا ہے مگر جب غافل انسان کو مرشد کامل غفلت کی نیند سے جگاتا ہے اور اس کو غفلت کی بدبختی کا احساس دلاتا ہے تو وہ ناقص انسان مرد مومن بن کر انوار الٰہی و فیوضات و برکات الٰہی سے فیض یاب ہو جاتا ہے اور اپنی تمام تر عمر توجہ کا قبلہ اللہ تعالیٰ کو بنا لیتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس قدر پختگی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سانس کے لئے بھی غافل نہیں ہوتا اور عمر نوح بھی اس کو خدا تعالیٰ کی یاد سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں کرتی وہ ''رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ'' کا مصداق ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے پیر و مرشد کی نگاہ کرم سے اپنی محبت و معرفت کی راہ کشادہ کر دیتا ہے اس کے دل میں سید المرسلین حضرت محمد ﷺ اور صالحین کاملین کی محبت پیدا کر دیتا ہے یاد رہے جب تک دل کا کعبہ فتح نہ ہو اور روح سید المرسلین کی طرف متوجہ نہ ہو اس وقت تک نہ نور الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے اور نہ ہی حضوری حاصل ہوتی ہے جب باطن عشق رسول ﷺ کا مرکز ہو گا تو ذکر الٰہی کی بارش ہو گی اور ذکر رنگ لائے گا غرضیکہ یہ منزل عشق رسول ﷺ کے بغیر طے نہیں ہو سکتی۔

عالم امر اور عالم خلق کے لطیفے

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے پانچ لطیفے عالم امر کے ہیں اور پانچ عالم خلق کے ہیں عالم امر کے لطیفے'' قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی''

اور عالم خلق کے لطیفے'' نفس۔ ہوا۔ پانی۔ آگ اور مٹی ہیں'' یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ عالم خلق اور عالم امر کا کیا مطلب ہے

عالم امر

عالم امر سے مراد وہ عالم ہے جس کو فقط کن کے اشارے سے پیدا کیا گیا عالم امر عرش کے اوپر ہے یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا عالم امر کے پانچ لطیفوں یعنی قلب روح سر خفی اخفی کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس عالم امر

کے پانچ لطیفوں کو چند جگہ انسان کے جسم میں امانت کے طور پر رکھ دیا ہے تا کہ انسان ذکر الٰہی کے ذریعہ ان پانچوں لطیفوں کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالم خلق

عالم خلق کے پانچ لطیفے ہیں یہ پانچ لطیفے نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں عالم خلق مادے سے پیدا ہوا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ پیدا کیا گیا ہے عالم خلق عرش کے نیچے سے لیکر تحت الثریٰ تک ہے اس عالم خلق کے پانچ لطیفوں کی جڑ اصل عالم امر کے پانچ لطیفے ہیں یعنی نفس کی جڑ قلب ہے ہوا کی جڑ روح ہے پانی کی جڑ سر ہے آگ کی جڑ خفی ہے اور خاک کی جڑ اخفی ہے

لطائف کا رنگ

ہر لطیفے کا نور جدا ہے لطیفہ ''قلب'' کا نور زرد زعفرانی پیلا صنوبری ہے اور روح کا رنگ سرخ ہے ''سر'' کا رنگ سفید ہے لطیفہ ''خفی'' کا رنگ سیاہ ہے اور ''اخفی'' کا رنگ سبز ہے اور لطیفہ ''نفس'' بے رنگ ہے۔

مقامات لطائف

لطیفہ قلب

لطیفہ قلب کا مقام بائیں پستان کے دو انگل نیچے پہلو کے قریب ہے

لطیفہ روح

لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان کے نیچے دو انگل پہلو کے قریب ہے۔

لطیفہ سر

لطیفہ سر کا مقام بائیں پستان کے اوپر سینے کی جانب مائل ہے۔

لطیفہ خفی

یہ لطیفہ دائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے

لطیفہ اخفی

لطیفہ اخفی کی جگہ سینے کے درمیان ہے

لطیفہ نفس

لطیفہ نفس کی جگہ پیشانی پر سجدہ کے مقام پر ہے

سلطان الاذکار

سلطان الاذکار جس کو لطیفہ قالب یا قالبیہ کہتے ہیں اس کا مقام مٹی ۔ پانی آگ ۔ ہوا سے بنا ہوا ہے یہ سلطان الاذکار تالو سے جاری ہو کر عالم خلق میں اثر کرتا ہے اس سے موئے بدن سے ذکر جاری ہوتا ہے۔

اسی طرح جب لطائف عالم امر کے یعنی قلب، روح، سر، خفی، اخفی نفس جاری ہوتے ہیں تو اس وقت جس لطیفہ کا ذکر جاری ہوتا ہے اس کے انوار و فیوضات برکات اسی نبی کی ولایت نبوت سے جاری ہوتے ہیں جس کے زیر قدم وہ لطیفہ ہوتا ہے اور ہر لطیفہ کسی نہ کسی کے زیر قدم ہوتا ہے اور تمام انبیاے کرام ان لطائف کے انوار حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات مقدس سے حاصل کرتے ہیں غرضیکہ ان کی نبوت کے فیضان کا منبع سرکار کی ذات مقدس ہے کیونکہ سرکار ﷺ جامع جمیع کمالات جمیع انبیائے کرام ہیں یعنی جمیع انبیاء کرام حضور سرور کائنات ﷺ کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں لطیفہ قلب زیر قدم سیدنا آدم علیہ السلام ہے لطیفہ روح زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام ہے اور لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے لطیفہ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے اور لطیفہ اخفی زیر قدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔

اسم ذات ''اللہ'' کے تصور کرنے کا طریقہ

جب مرشد کامل مرید صادق کو اسم ذات ''اللہ'' کے ذکر کرنے کی تلقین کرے تو طالب صادق کو چاہیے کہ اسم ذات ''اللہ'' کے ساتھ تسبیح کے دانوں کی آواز کو قلب کی طرف متوجہ کرے اور قلب کو ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور یوں خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور ذکر جاری ہے اور فیض کا یہ تصور کرے کہ میرے قلب صنوبری پر بوسیلہ خواجگان سلسلہ وار حضور سرور کائنات ﷺ سے ہوتا ہوا پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلب پر ہر رنگ زرد صنوبری آرہا ہے جب ذکر کرنے میں لطف آئے اور قلب لذت محسوس کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو اور ذوق وشوق بڑھے، طبیعت ذکر کی طرف مائل ہو تو یوں سمجھئے یہ فیض ہے۔

ذکر کی تعداد

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ باردیہ فقیرویہ میں لطیفہ قلب پر چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) ذکر ''اللہ'' بتاتے ہیں۔

لطیفہ قلب

ویسے اگر چوبیس ہزار بار قلب پر ذکر کیا جائے تو اس طرح ہر سانس کے ساتھ ذکر شمار ہوتا ہے کیونکہ انسان چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔

لطیفہ روح

لطیفہ قلب پر چند دن۔ چند ہفتے۔ چند ماہ۔ چند سال ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد شیخ کامل طالب صادق کو لطیفہ روح پر دو ہزار ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے اسی طرح جیسے مرشد کریم کا کرم ہوتا ہے چند دن لطیفہ روح پر ذکر کرنے کے بعد اس سے اگلے لطیفہ کا سبق دیا جاتا ہے یاد رہے لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اس کا رنگ سرخ ہے اور اس کی ولایت حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ سر

بائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس پر بھی دو ہزار ذکر ''اللہ'' کیا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید برفانی ہوتا ہے اس کی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ خفی

اس لطیفہ خفی پر بھی دو ہزار بار ذکر ''اللہ'' کیا جاتا ہے اس کا مقام دائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس لطیفہ کا رنگ سیاہ ہے۔ اس کی ولایت زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

لطیفہ اخفی

لطیفہ اخفی پر بھی کم از کم دو ہزار ذکر ''اللہ'' کیا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ سبز ہے اس کی ولایت زیر قدم حضور سرور کائنات ﷺ ہے۔

لطیفہ نفس

لطیفہ نفس پر بھی کم از کم دو ہزار بار اسم ذات ''اللہ'' کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اس لطیفہ کا مقام سجدہ کرنے کی جگہ پیشانی پر ہے یہ لطیفہ بے رنگ ہے۔

سلطان الاذکار

سلطان الاذکار کا مقام سر کے اوپر تالو میں ہے مگر اس لطیفہ کے جاری ہونے پر تمام بدن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بدن عالم خلق جس کا مقام عرش سے نیچے تحت الثریٰ تک ہے آگ ہوا پانی اور مٹی سے بنا ہوا ہے اور اس میں نفس انسانی بھی شامل ہے جب سلطان الاذکار جاری ہوتا ہے تو ہر بال کی جڑ سے ذکر اللہ کی آواز سنائی جاتی ہے سلطان الاذکار اور تمام لطائف جب ذاکر ہو جاتے ہیں تو اس وقت لطیفہ نفس پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں ذکر کی تاثیر کی وجہ سے نفس امارہ بری عادتوں کو چھوڑ کر اچھی عادات اختیار کر لیتا ہے یعنی ذکر کی برکت سے نفس امارہ لوامہ کے منازل طے کرتے ہوئے مطمئنہ بن جاتا ہے نفس

مطمئن کی نشانی یہ ہے کہ عبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت الٰہی آسان ہو جاتی ہے خلاف شریعت افعال پسند نہیں آتے بلکہ ان سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور نفس ذکر "اللہ" میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے عشق رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔ حب شیخ میں زیادتی ہوتی ہے۔ سلطان الاذکار کا رنگ مثل سورج کے ہے۔ جس کی شعاعیں قوس قزح کی صورت میں تمام بدن میں اثر انداز ہوتی ہیں علامت سلامتی کی یہ ہے کہ حق کے سوا سب بھول جائے اور غیر حق بالکل یاد نہ آئے قلب کی سلامتی میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ نفس مطمعنہ ہو جائے۔

نفی اثبات کا ذکر

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ باروبیہ فقیرویہ میں سلوک پر جذبہ کو فوقیت دیتے ہیں اس لیے پہلے اسم ذات "اللہ" کا ذکر بتاتے ہیں اور پھر نفی اثبات کا "لا الٰہ الا اللہ" کیونکہ اسم ذات "اللہ" کا تعلق جذبہ سے ہے اور نفی اثبات "لا الٰہ الا اللہ" کو سلوک سے زیادہ موزونیت ہے نفی اثبات کرنے کے تین طریقے ہیں ایک طریقہ تصور کے ساتھ دوسرا لسان کے ساتھ اور تیسرا طریقہ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار بتاتے ہیں اور کم سے کم دو ہزار بتاتے ہیں۔

ا۔ نفی اثبات تصور کے ساتھ کرنے کا طریقہ آسان ہے وہ یوں کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا خیال کر کے جلدی سے تسبیح پر ذکر کرتے ہیں اور مطلب اور معنی کو خیال میں لاتے ہیں اور ہر تسبیح کے بعد "محمد رسول اللہ" کہتے ہیں۔

۲۔ تحلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

آخر پر کہتے ہیں اس میں بھی "لا الٰہ الا اللہ" کو زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ میں یہ خیال کرنا لازمی پڑتا ہے کہ یا اللہ تو میرا مقصود ہے اپنی ذات پاک کا ذوق شوق اور محبت و معرفت عطا فرما فارسی میں۔

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو ذوق وشوق محبت و معرفت ذات پاک خود بدہ۔

۳۔ حبس دم کرنے کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ سانس کو بند کرنے کے بعد بھی نفی اثبات لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اگر کیا جائے تو اس کو حبس دم کہتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے با وضو قبلہ رخ دو زانو بیٹھے دل کو برے خیالات شیطانی خطرات اور وساوس سے پاک کرکے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور کلمہ لا کو بند سانس کے ساتھ ناف سے کھینچ کر پیشانی تک لے جائے اور الٰہ کو پیشانی سے کندھے تک لے جائے الف اور لام کے سرے کا رخ پیشانی کی طرف ہو اور پھر الا اللہ کی ضرب دل پر اس طرح لگائے کہ اس کا اثر تمام لطائف پر پہنچے اس کلمہ کے معنی یہ تصور کرے لا نہیں الٰہ کوئی مقصود یا معبود "الا اللہ مگر اللہ" مرشد مولائی آقائی خواجہ محمد عبد اللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ نے جب نفی اثبات کا سبق دیا تھا معنی کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ نفی اثبات حبس دم کرتے وقت "نیست مقصود من مگر معبود بالحق" کا تصور رکھنا کیونکہ ہر معبود مقصود ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر مقصود معبود ہو اس ذکر کو بقدر قوت نفس کرے اور سانس عدد طاق پر چھوڑے یعنی تین، پانچ یا سات، نو پر چھوڑے اس کو وقوف عددی کہتے ہیں یعنی طاق عدد کا خیال کرے نفی اثبات کے وقت بہت سے بزرگان دین نے اس قدر کثرت سے نفی اثبات کا ذکر کیا کہ دریا، نہر میں ڈبکی کے وقت انکے ذکر کے جوش سے پانی ابل کر کھولنے لگ گیا پانی میں غوطہ خوری کے ذریعہ نفی اثبات کا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا تھا جب نفی اثبات میں کمال حاصل ہو جاتا ہے تو اس وقت سالک کو سانس ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا کسی نے کیا خوب کہا ہے

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جاں دیگر است

یعنی لا الٰہ کے ذریعہ فنا حاصل ہوتی ہے اور بقا الا اللہ پہ ملتی ہے لا کے وقت وجود کی نفی ہوتی ہے اور الا اللہ کے وقت اس کو اثبات حاصل ہوتا ہے لا کے وقت جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں الا اللہ کے وقت وہی ٹکڑے مل کر بقا حاصل کرتے ہیں اور جسم کی صورت حاصل کرتے ہیں ابتداء میں ذوق وشوق اور محبت کی وجہ سے پانچ سو ایک بار لا الٰہ الا اللہ کا

تکرار کرنے کے بعد محمد رسول اللہ پر سانس نکالتے ہیں سانس نکالتے وقت جب محمد رسول اللہ کہا جائے تو اس وقت ماسوا کا خطرہ تک بھی نہ گزرے دو سانسوں کے درمیان بھی سالک خیال رکھے کہ خیال غیر نہ آئے اس کو وقوف زمانی کہتے ہیں خواجہ محمد بہاالدین نقشبندی نفی اثبات میں وقوف عددی اور وقوف زمانی کو ضروری خیال نہیں کرتے بہر حال یہ ہر دو وقوف فائدے سے خالی نہیں اگر سانس میں اکیس بار نفی اثبات کا تکرار کر سکے تو نسیان ماسوا بھی حاصل ہو سکتا ہے اور انوار الٰہی میں استغراق ہو جاتا ہے اگر کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہو تو یوں سمجھے کہ آداب ذکر میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے پھر دوبارہ ذکر از سر نو شروع کرے کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ بارویہ میں محرومی نہیں ہے حضرت خواجہ پیر محمد عبداللہ بارو فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ نقشبند محمد بہاالدین رحمۃ اللہ علیہ نے دو منہ والی تلوار ماری ہے اور فرمایا ہے کہ در طریقہ ما محرومی نیست یہ طریقہ موصل اور سہل ہے اور یہاں صحبت اور رابطہ شیخ بہت ضروری ہے کیونکہ یہ صحابہ کبار کا طریقہ ہے اور اس طریقہ میں اتباع شریعت اور اجتناب بدعت ضروری ہے یہاں رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اختیار کیا جاتا ہے اور فتویٰ سے زیادہ تقویٰ پر عمل کرنا ترقی درجات کا موجب ہے چونکہ یہ سلسلہ عالیہ خلیفہ اول افضل البشر بعد از انبیاء بالتحقیق سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اس لیے یہاں صدق و اخلاق زیادہ ضروری ہے سالک کو چاہیے عقائد کو صحیح رکھے اتباع شریعت کو لازم سمجھے ذکر کی جو تعداد بتائی گئی ہے یہ کم سے کم ہے ورنہ جس قدر کثرت کرے گا اس قدر جلدی سلوک کے مقام طے کرے گا اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہر وقت شامل حال سمجھے اور متوکل باللہ ہو کر ذکر جاری رکھے۔

دادیم ترا ز گنج مقصو د نشاں

مراقبات و مشاربات

اس کے بعد مشارب کے مراقبات کا سبق دیا جاتا ہے سالک کو عالم امر کے لطائف خمسہ یعنی قلب، روح، سر، خفی، اخفی میں سے کسی ایک لطیفہ کے کمالات ولایت حاصل

ہوتے ہیں۔ جس لطیفہ کی ولایت اسے حاصل ہوتی ہے تو وہ لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور جس نبی کے زیر قدم ہوتا ہے تو اس نبی کے فیوضات و برکات اس سالک پر وارد ہوتے رہتے ہیں تو اس زیر قدم لطیفے کے نبی کا جو بھی مشرب ہوتا ہے وہی اس سالک کا مشرب ہوتا ہے یعنی اس نبی کے کمالات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

مراقبہ احدیت

مراقبہ احدیت اس ذات پاک کے مراقبہ کا نام ہے۔ جو ہر نقص، عیب و زوال سے پاک ہے اور کمال کی مالک ہے۔

نیت

اس مراقبہ میں نیت یوں کرنا چاہیے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو ہر نقص، عیب اور زوال سے پاک ہے اور ہر کمال کی مالک ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ لطیفہ قلب ہے اس مراقبہ احدیت میں (سایہ) ظل اسماء اور صفات کا فیض عالم امر سے عالم خلق میں آتا ہے عالم خلق اور عالم امر کی تشریح پہلے ہو چکی ہے یہ اسماء اور صفات کی ظلی سیر کہلاتی ہے اسی میں ہر وقت تصور اسم ذات ''اللہ'' رہتا ہے۔

مشرب آدموی

لطیفہ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم سالک جب اس ولایت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت ولایت آدموی حاصل کر لیتا ہے یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے اسے حضرت آدم علیہ السلام کی صفات حاصل ہو جاتی ہیں یعنی وہ مشرب آدموی کا فقیر کہلاتا ہے مشرب آدموی والا فقیر ہر وقت توبہ میں مشغول رہتا ہے اور ذات باری تعالی سے ہر وقت عجز و انکساری کے ساتھ معافی مانگتا رہتا ہے گناہوں سے توبہ کرتا رہتا ہے اپنی صفات رذیلہ کو اوصاف حمیدہ میں تبدیل کرنے میں لگا رہتا ہے ذرا سی لغزش میں بھی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے تمام افعال میں اسے حق کی تجلیات و انوار نظر آتے ہیں اور جمیع افعال و اعمال میں اللہ تعالی کو فاعل حقیقی جانتا ہے یعنی تجلیات الہیہ اس کے فعل اور عمل میں نظر آتی ہیں۔

نیت مشرب آدموی

طالب کو چاہیے کہ اپنے لطیفہ قلب کو جناب رسول ﷺ کے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرے یا اللہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ کا جو فیض تو نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب میں سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں پہنچایا ہے پیران کبار کا صدقہ یہ فیض میرے قلب میں پہنچا اس مشرب کے مراقبہ کے دوران تمام پیران کبار کے قلوب میں حضرت پیغمبر خدا ﷺ تک جو فیض کا ذریعہ ہیں تصور میں رکھے جو طالب آدم علیہ السلام کی ولایت حاصل کر لیتا ہے اس کو اسم ذات اللہ سے شرف اور سرور حاصل ہوتا ہے اور پیر کامل کے لطیفہ قلب کے فیض سے سیراب ہوتا ہے اور وہ اس لطیفہ کے کمال حاصل کرنے کے بعد صاحب لفظ بن جاتا ہے یعنی جو کچھ زبان سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ پیران کبار کا صدقہ اور حضور ﷺ کے طفیل اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیتا ہے اور اس کے وساوس اور خطرات شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے وہ تلوین سے نکل کر تمکین پر فائز ہوتا ہے اور اس لطیفہ میں اس کو فنائے بقا ہوتا ہے طالب کو چاہیے کہ قلب کی حفاظت کرے غیر حق کو دل سے نکال دے اور رابطہ پیر کامل نہ چھوڑے ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے تاکہ یہ گوشت کا ٹکڑا جو کہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اور جو کہ لطیفہ قلب کی جائے امانت ہے پاک اور صاف ہو اور اس میں سے انانیت نکل جائے کیونکہ ظاہری و باطنی روحانی جسمانی اصلاح قلب کی اصلاح سے ہوتی ہے جس کا قلب سلیم اور صالح ہو جائے اس کا سارا جسم جو اسرار عالم خلق کا مرکب ہے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

مراقبہ مشرب نوحی، ابراہیمی

لطیفہ روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے دائیں پستان کے نیچے دو انگل ہے اس کا نور سرخ ہے جو سالک نوحی، ابراہیمی مشرب کا ہوتا ہے وہ لطیفہ روح کے تمام کمالات اور درجات حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لطیفہ روح کی ولایت نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہوتی ہے مشرب نوحی ابراہیمی کا فقیر اللہ پر توکل کرتا ہے اپنی کشتی مقصود اللہ کے

بھروسے پر چھوڑتا ہے اور واقعات و حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود کی کشتی ساحل مراد پر لگا دیتا ہے اور اس مشرب کا فقیر ابراہیم علیہ السلام کی طرح عشق الٰہی کا جذبہ رکھتا ہے اور اپنے مخالفین نفس اور شیطان کے فریبوں سے بچ کر "انی وجہت وجہی للذی" کا اعلان کرتے ہوئے غیر حق سے منہ موڑ کر متوجہ الی اللہ رہتا ہے دشمنان اسلام کی جلائی ہوئی آگ اس کے لئے گلزار ابراہیمی بن جاتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

الغرض اس مشرب والے فقیر میں توکل پایا جاتا ہے اور عشق الٰہی پایا جاتا ہے اس میں صفات ثبوتیہ الٰہیہ کا فیض آتا ہے۔

نیت

حسب سابق سالک اپنے لطیفہ روح کی طرف توجہ کرے جناب الٰہی میں یوں عرض کرے کہ یا اللہ اپنے صفات ثبوتیہ کا فیض جو تو نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطیفہ روح مبارک سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے روح مبارک کو پہنچایا وہی فیض اپنی صفات ثبوتیہ کا اپنے فضل کے طفیل حضور سرور کائنات ﷺ کے صدقے پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ روح میں پہنچا میرا اللہ میرا مقصود اور مطلوب تو ہے میں تیری ہی رضا چاہتا ہوں۔

فائدہ: جو طالب اس ولایت کے راستہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس کا مشرب نوحی و ابراہیمی ہوتا ہے اسے نوحی، ابراہیمی مشرب کا فقیر کہتے ہیں وہ اپنی تمام سننے، دیکھنے، سوچنے کی صفات کو حق سبحانہ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے غرضیکہ نوحی، ابراہیمی مشرب کے فقیر کو توکل حاصل ہوتا ہے اور اسمیں عشق الٰہی پایا جاتا ہے اور انسان کی صفت کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میری صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم دائم ہیں غرضیکہ تمام مخلوق کی صفات میں مقام ثبوتیہ کی جلوہ گریاں

دیکھتا ہے اوران ہی سے انکا وجود قائم ودائم سمجھتا ہے یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے۔

مراقبہ مشرب موسوی

مشرب موسوی کے فقیر کو ولایت موسوی والا فقیر کہتے ہیں اس ولایت موسوی کا فیض لطیفہ سر میں پہنچتا ہے سر کا مقام بائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس میں تجلیات۔ شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو کہ حضور ﷺ کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں پہنچ کر پیران کبار کے واسطے سے سالک کے لطیفہ سر میں پہنچتا ہے شیونات جمع ہے شان کی جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض اس لطیفہ سر میں پہنچتا ہے اس کا نور سفید ہے اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے لطیفہ سر ایک راز ہے اور اس میں بہت سے راز ظاہر ہوتے ہیں جن تک علم اور عقل نہیں پہنچ سکتے کیونکہ یہ راز مخفی ہے البتہ اس میں کمالات ولایت موسوی کا ظہور ہوتا ہے اور سالک ذات باری تعالیٰ سے ہر معاملہ میں مخاطب ہو کر ہم کلامی کی سی کیفیت کا شرف حاصل کرتا ہے تمام عبادات ریاضات اذکار میں سالک یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے رو برو ہے اور اسے ہم کلامی کا شرف حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان ذاتی کی تجلیات گونا گوں جلوہ گر نظر آتی ہیں ہر چیز میں وہ جمیع شیونات الٰہیہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس وقت اس میں جذب مطلق پایا جاتا ہے

میان عاشق معشوق رمزیست   کراماً کاتبین راہم خبر نیست

کا معاملہ ہوتا ہے "الانسان سری وانا سرہ کی" (یعنی انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا) کی لذتیں محسوس کرتا ہے یہ راز شیخ کامل کے سینے سے حاصل ہو سکتا ہے

نیت

حسب سابق لطیفہ سر کی طرف توجہ کر کے اللہ اللہ کا ذکر کرے اور یہ خیال کرے یا اللہ تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو تو نے حضور ﷺ کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر مبارک میں پہنچایا اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب ﷺ کا

صدقہ پیران کبار کے واسطے میرے لطیفہ سر میں پہنچا نیز یہ تصور بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ فیض حضور سرور کائنات ﷺ کے ذریعہ پیران کبار کے واسطے سے میرے مرشد کے لطیفہ سر پر آتا ہے وہاں سے میرے لطیفہ سر پر پہنچتا ہے

فائدہ: اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو ولایت کا تیسرا درجہ حاصل ہوتا ہے اور وہ مشرب موسوی پر فائز ہو کر اپنے محبوب کا قرب مزید حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس میں سالک محب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبوب اسے صرف دیدار الٰہی کا شوق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا ذوق حقیقی حاصل ہوتا ہے وہ ''رب ارنی کی صدائیں بلند کرتا ہے اور ''انی انا اللہ'' کی آوازیں سننے کا خواہاں ہوتا ہے جلال الٰہی کا پرتو اس پر پڑتا ہے اور جذب مطلق حاصل ہوتا ہے غیر حق سے وحشت ہوتی ہے اور غیر اللہ سے دور بھاگتا ہے ماسوی اللہ سے الگ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حقیقی حاصل کرنے کا جذبہ ہر وقت اس مشرب والے فقیر پر طاری رہتا ہے۔

مراقبہ مشرب عیسوی

مشرب عیسوی کا فیض لطیفہ ''خفی'' پر وارد ہوتا ہے لطیفہ ''خفی'' کا مقام جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے دائیں پستان کے اوپر دو انگل سینہ کی طرف ہے۔ اس کا نور سیاہ ہے اور یہ لطیفہ زیر قدم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ عیسوی مشرب والا فقیر خود تکلیف اٹھا لیتا ہے دوسروں کو تکلیف نہیں دیتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس مشرب والا فقیر ہر وقت عجز و انکساری میں رہتا ہے خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے یہاں پر جمال کی بجائے جلال کا زیادہ پرتو ہوتا ہے یہ فقیر رفیع الدرجات اور مجیب الدعوات ہوتا ہے اس کی عبادت مقبول اور درجات بلند اور دعا قبول ہوتی ہے وہ مصیبت زدوں کے کام آتا ہے اور دکھ والوں کے دکھ درد دور کرتا ہے اس کے دم مین شفاء ہوتی ہے اسکے ہاتھ میں برکت ہوتی ہے اس کی نگاہ سے مردے زندہ ہو اٹھتے ہیں اور دل منور ہوتے ہیں ریاضت و عبادت میں محنت زیادہ کرتا ہے اس مشرب والا فقیر مجاہدہ اور مشاہدہ کی نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے اس میں قوت سلبیہ بہت

زیادہ مضبوط ہوتی ہے جس سے روحانی جسمانی بیماری کو دور کرنا چاہے اللہ کے حکم سے دور کر سکتا ہے تاریکیوں اور ظلمات کو دور کرنے میں اس کو قدرت حاصل ہوتی ہے

نیت

اپنے لطیفہ خفی کو آنحضرت ﷺ کے روبرو خیال کر کے یوں نیت کرے یا اللہ اپنے فیض تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ کو جو تو نے آنحضرت ﷺ کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں پہنچایا آنحضرت ﷺ کے مبارک لطیفہ خفی سے پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ خفی میں پہنچا۔

فائدہ: اس لطیفہ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ خفی کے ذکر کی وجہ سے وہ قرب کا مقام حاصل کر لیتا ہے جس کی کراماً کاتبین کو خبر نہیں ہوتی اور وہ روز حشر میں ذکر خفی کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا اس لطیفہ میں صاحب کمال فقیر ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں نکلتا اس درجے پر پہنچنے والے فقیر کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیفیں دور کرتا ہے اپنے آپ کو عجز و انکساری میں رکھتا ہے

مراقبہ مشرب محمدی

لطیفہ اخفیٰ مشرب محمدی نعمت عظمیٰ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے جس طرح سرکار کی ذات والا صفات تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہے اسی طرح لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی ارفع و اعلیٰ ہے چونکہ لطیفہ اخفیٰ زیر قدم سید المرسلین ہے اس لئے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد جو کمالات سالک کو ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہوتے ہیں محمدی مشرب والے فقیر کا مقام بہت بلند ہوتا ہے اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت الٰہی کا مظہر باکمال ہوتا ہے خلق محمدی، صدق، اخلاص، للّٰہیت اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس مشرب والے فقیر کا رابطہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے ساتھ ذاتی ہوتا ہے آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری'' کا مصداق ہوتا ہے شریعت کی پاسبانی اور پاسداری

کرتا ہے تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہیں مجلس محمدی وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے غرضیکہ جمیع کمالات نبویہ وجمیع کمالات صفات محمدی احمدی سے فیضیاب ہوتا ہے یہ فقر میں بہت اونچا مقام ہے مشرب محمدی والا فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے جب طالب اس لطیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے تو وہ جو کچھ دیکھتا ہے بعینہٖ دیکھتا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے اس مرتبہ عالیہ کا سالک ولایت کے کل مراتب کے حصول کی استعداد رکھتا ہے اس لطیفہ کا فیض حاصل کرنے والا سالک غلبہ عشق سے بے قرار ہو کر نہایت بے قراری سے عین حضوری اور بے صبری سے شور ھل من مزید" کا اٹھاتا ہے" یالیت رب محمدلم یخلق محمدا" کا مصداق بنتا ہے مگر پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر جاتا ہے اور مقام "فوق ایدیھم اور قاب قوسین او ادنیٰ" پر کون پہنچ سکتا ہے اس میدان میں "لا الٰہ" تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچے ہیں "الا اللہ" تک سینکڑوں اور حقیقت محمد ﷺ تک کوئی کروڑوں میں ایک پہنچتا ہے اس مقام میں کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے اس لطیفہ میں سیر مع اللہ حاصل ہوتا ہے۔

نیت لطیفہ اخفیٰ

اپنے لطیفہ اخفیٰ کو حضور ﷺ کے لطیفہ پاک کے سامنے رکھ کر زبان حال سے یہ عرض کرے یا اللہ شان جامع کمالات کا جو فیض تو نے سرکار دو جہاں کے لطیفہ اخفیٰ میں پہنچایا ہے بحرمت پیران کبار میرے لطیفہ اخفیٰ میں ڈال۔

فائدہ: اس لطیفہ کا محل وسط سینہ ہے نور اس کا سبز ہے یہ لطیفہ زیر قدم حضور ﷺ ہے یہ لطیفہ بہت لطیف ہے لطیفہ اخفیٰ منبع فیوضات ہے یہ چشمہ لطیفہ اخفیٰ کا اسماء صفات سے جاری ہے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک ولایت کے پانچویں درجے پر فائز کیا جاتا ہے

نیت لطیفہ نفس

لطیفہ نفس کا مقام ماتھے کے درمیان ہے اس کا رنگ بے کیف اس کی نیت یوں کرنی چاہیے یا اللہ جو لطیفہ نفس کا فیض تو نے میرے مرشد کریم کے لطیفہ نفس میں حضور سرور کائنات

ﷺ کے لطیفہ نفس کا پہنچایا ہے میرے لطیفہ نفس میں پہنچا اس لطیفہ کی فنا تزکیہ نفس ہوتا ہے کیونکہ اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے سالک "یاایتھاالنفس المطمئنہ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ" کا مصداق ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو لطیفہ نفس کا محل وسط پیشانی قرار دیا اس کا تعلق عالم خلق اور عالم امر کیساتھ رکھ دیا۔

انسان دس لطیفوں سے مرکب کیا گیا ہے

پانچ عالم امر اور پانچ عالم خلق کے لطائف ہیں عالم خلق کے لطائف اربعہ عناصر یعنی آگ، ہوا، پانی، مٹی اور لطیفہ نفس سے مرکب ہیں اور پانچ لطائف عالم امر کے قلب، روح، سر، خفی، اخفی لطیفہ نفس کا تعلق قلب سے ہے لطیفہ روح کا تعلق ہوا سے لطیفہ سر کا تعلق پانی سے لطیفہ خفی کا تعلق آگ سے اور لطیفہ اخفی کا تعلق مٹی سے ہے عالم خلق اور عالم امر کو عالم امکان کہتے ہیں یعنی عالم امکان عالم خلق اور عالم امر پر مشتمل ہے عالم خلق کی سیر زیریں نصف حصہ فرش تحت الثریٰ تک ہے عالم امر عرش کے اوپر والے آدھے حصے سے لے کر لامکاں تک ہے اس لطیفہ نفس کی اہمیت ہے چونکہ اس کا تعلق قلب سے ہے اور حدیث نبوی کے مطابق اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور انسانی جسم جیسا کہا گیا ہے عالم امر اور عالم خلق پر مشتمل ہے اور اس کو عالم امکان بھی کہتے ہیں نفس کے اندر کئی قسم کی مرضیں ہیں زکام، سرسام، جذام۔ نفس کا زکام یہ ہے کہ انسان غیر شرعی افعال کی وجہ سے بد پرہیزی کرتا ہے اور بے صبری کرتا ہے جس کی وجہ سے مرض غلبہ کرتا ہے دوسرا مرض سرسام ہے جس سے شہوت پرستی غصہ زیادہ ہوتا ہے اور عیش، عشرت کی طرف رغبت ہوتی ہے انسان خواہشات اور ہوا کو معبود حقیقی بنالیتا ہے اور تیسرا مرض جذام ہے جس سے ظلمت نفاق حسد، بغض، کینہ، خود بینی جیسی بری خصلتیں زیادہ ہوتی ہیں اس میں تین قطرہ تیزاب ہیں ایک قطرہ تیزاب پتے میں ہے جس میں غصہ پیدا ہوتا ہے دوسرا قطرہ تیزاب آنکھ میں ہے جس سے حیا یا بے حیائی پیدا ہوتی ہے اور تیسرا قطرہ تیزاب نفس امارہ میں ہوتا

ہے جس سے شہوت زیادہ ہوتی ہے جب اللہ کے ذکر سے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو انسانی جسم کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ عالم امکان کے دسوں لطائف کا بھی تزکیہ ہو جاتا ہے مجاہدہ مشاہدہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور سیر فی اللہ شروع ہو جاتی ہے

لطیفہ سلطان الاذکار یا لطیفہ قالب

اس کا مقام وسط دماغ ہے ویسے اس لطیفہ میں جب ذکر جاری ہو جاتا ہے تو ہر رگ اور بال بال سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اس لطیفہ کی نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض حضور سرور کائنات ﷺ کے وسیلہ وجلیلہ سے میرے مرشد کے لطیفہ سلطان الاذکار میں آکر میرے تمام اعضائے بدن سے جاری ہے اس لطیفہ سلطان الاذکار کے جاری ہونے سے دوری حضوری میں تبدیل ہو جاتی ہے بری عادتیں نیک خصلتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور انسان سرمدی آوازوں سے لطف اندوز ہوتا ہے

مراقبہ معیت

نیت: فیض آرہا ہے میرے لطیفہ قلب پر اس ذات سے جو ہر لحظہ میرے ساتھ ہے بلکہ ہر ذرہ اور جمیع خلائق کے ساتھ ہے یہ ولایت صغریٰ کا دوسرا دائرہ ہے اس سے مراد ولایت اولیاء ہے اس میں سب سے زیادہ مفید مراقبہ ذکر قلبی اسم ذات ''اللہ'' اور نفی اثبات ہے اس جگہ بے ساختہ جذبہ اور سکر کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور سالک بے خودی میں مختلف خلاف معمول باتیں نکالتا رہتا ہے جیسے نعرہ انا الحق سبحانی ما اعظم شانی۔ اس میں کمال محبت کی وجہ سے غیریت اٹھ جاتی ہے اور توحید وجودی کا ظہور ہوتا ہے یہ مقام تکوین ہوتا ہے یہاں اسماء صفات کے ظلال کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں ان تکوینات سے نکلنے کے لئے چھ شرطیں بہت ضروری ہیں یعنی ذکر معنی کے ساتھ دوسرا تصور ''وھو معکم'' یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے سوم توجہ قلب۔ چہارم توجہ قلب اللہ کی طرف پانچواں خطرات کا دفع کرنا۔ بذریعہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ چھٹا پیر مرشد کا رابطہ اس مقام سے آگے بہت کم نے ترقی کی ہے اکثر اولیاء اللہ ولایت صغریٰ میں رہ گئے ہیں اصل سلوک مراقبہ احدیت اور مراقبہ معیت میں ہے پس

جو اس مقام سے نکل گیا اس کے لئے دوسرے مقامات آسان ہو جاتے ہیں اس کی مہلت تین سال ہے جس سالک نے ان مراقبوں کو اچھا اور درست کیا اس کا سلوک اتنا قوی ہو گا یہاں پر ولایت صغریٰ کی تکمیل ہوتی ہے ولایت کبریٰ کی جلوہ گری ہوتی ہے ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے

ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور فیض اس ذات کا میرے لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ عالم امر پر آرہا ہے اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ ہے جو کہ ولایت انبیاء عظام ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے اس میں نحن اقرب الیہ من حبل الورید کا تصور رکھنا پڑتا ہے اس میں ذکر نفی اثبات سے بہت فائدہ ہوتا ہے اس میں سکر اور جذبہ اطمینان میں تبدیل ہو جاتا ہے یہاں چوں چرا ختم ہو جاتی ہے بلکہ مقام رضا کا ظہور ہوتا ہے یہاں پر مقام صبر اور شکر نصیب ہوتا ہے۔

ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ

نیت: اس کو مراقبہ محبت بھی کہتے ہیں اور اس میں نیت یوں کی جاتی ہے کہ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں فیض آرہا ہے میرے لطیفہ نفس پر اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ انبیائے کرام کی ولایت ہے۔ یہاں پر اسلام کی حقیقی جلوہ گری ہوتی ہے۔ انشراح صدر ہوتا ہے۔ توحید شہود کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ یہاں پر سالک تمام عالم کو آئینہ کی طرح دیکھتا ہے اس میں محبوب حقیقی کا جمال نظر آتا ہے اس مقام میں خودی مٹ جاتی ہے۔ انا اور انانیت ختم ہو جاتے ہیں۔

ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ

نیت: یہ محبت ثانیہ کا دائرہ کہلاتا ہے اس کی نیت یوں کی جاتی ہے فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور جسے میں دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ انبیاء کرام کی ولایت ہے اور جو دوسرے دائرے کی اصل ہے اس دائرے کا

فیض بھی میرے لطیفہ نفس پر آرہا ہے یہاں آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور انسان کی اپنی ہستی پانی میں نمک کی مانند نظر آتی ہے بلکہ انسان کے وجود کا نام ونشان باقی نہیں رہتا ان اور انانیت بالکل ختم ہو جاتی ہے صرف آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور ابر (بادل) بن کر موتی کی طرح لطیفہ نفس پر برستا ہے اس وقت سالک کو دنیا قید خانہ نظر آتی ہے محبت حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے ظاہری اور باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے

دائرہ قوس ولایت کبریٰ

نیت: یحبھم و یحبونہ اس آیت شریف کے مفہوم کے ساتھ نیت کرے کہ میں قوس میں ہوں جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کی اصل ہے فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ مجھے دوست رکھتا ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے یہاں فنائے حقیقی نصیب ہوتی ہے عالم امر کے پانچوں لطائف کی سیر ہوتی ہے اور تصفیہ نفس ہوتا ہے چونکہ بے چوں سے عجیب قسم کا اتصال نصیب ہوتا ہے لطیفہ نفس عالم خلق اور عناصر کا خلاصہ ہے اور چاروں کے خصائل جمع کرنے والا ہے نفس مطمئن ہو جاتا ہے۔

مراقبہ اسم ظاہر

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام ظاہر ہے فیض کا مورد میرا لطیفہ نفس ہے اور پانچوں لطائف عالم امر کے ہیں جاننا چاہیے کہ اسم ظاہر کی سیر ذات باری تعالیٰ کے بغیر صفات الہیہ میں ہوتی ہے اسم ظاہر سے مراد اسمائے صفات ذات باری تعالیٰ ہیں یہاں تمام اسماء حسنہ اسم ذات "اللہ" کے تصور میں ظاہر ہوتے ہیں یہاں پیرو مرشد سالک کو اپنے سامنے بٹھا کر اسمائے حسنہ پڑھے اور جس اسم مبارک کے ساتھ اس کی ظاہری حالت میں تبدیلی ہو وہی اسم اس کا مشرب ہوگا اگر کسی اسم سے بھی جذبہ پیدا نہ ہو تو یوں سمجھے وہ انسان تصویری ہے معنوی نہیں غرضیکہ اسم ظاہر انسان کو کھرا کھوٹا کرنے کی کسوٹی ہے اور دوسری کسوٹی شریعت تیسری کسوٹی ارادت پیر اور اسکی بیعت ہے چنانچہ جس اسم کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہی اسم اسکا مشرب بن جاتا ہے اور اس کی تاثیر اس میں جذبہ پیدا کرتی ہے ولایت کبریٰ میں جو

حضوری گم ہوگئی تھی وہ حضوری بے نقاب ہوتی ہے لیکن یہ حضوری اس حضوری سے مختلف ہوتی ہے یہاں ایمان شہودی کے بغیر ایمان بالغیب خصوصی نصیب ہوتا ہے۔

مراقبہ اسم الباطن

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام اسم باطن ہے فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے جو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتوں کی ولایت ہے فیض کا مورد میرے عناصر ثلاثہ ہیں سوائے عنصر خاک کے مراقبہ اسم باطن میں فیض اربعہ عناصر کی بجائے تین عناصر آگ پانی اور ہوا پر آتا ہے جب کہ اسم ظاہر میں فیض لطیفہ نفس اور لطائف عالم امر پر آتا تھا اسم ظاہر میں سیر ذات کے بغیر صفات میں ہوتی تھی یہاں اسم باطن میں صفات الٰہیہ میں ذات کے ساتھ سیر ہوتی ہے جب اسم ظاہر کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت عناصر ثلاثہ پر اسم باطن کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تمام اولیاء اللہ کا مقام مشاہدہ ہے اصل ایمان بالغیب نصیب ہوتا ہے اسم باطن میں اگرچہ اسماء اور صفات کی تجلیاں ہیں مگر کبھی کبھی ذات تعالیٰ مشاہدہ میں آ ہی جاتی ہے یہاں توجہ حضور عروج نزول صرف عناصر ثلاثہ کو حاصل ہوتی ہے یہاں پر نماز نفل اور ذکر تہلیل ترقی کا موجب ہوتا ہے یہاں سالک کو ملاء اعلیٰ سے نسبت حاصل ہوتی ہے اور بعض ملائکہ کرام کو ظاہری طور پر دیکھتے ہیں باطن میں عجیب وسعت پیدا ہوتی ہے علم باطن ایک امانت ہے اور اسکا ظاہر کرنا ایک خیانت ہے عاشق کی شان کے لائق نہیں یہ علم نصیب اہل بیعت ہے یہاں سالک اپنے آپ کو چھپاتا ہے یہ ولایت علیا مغز کی مانند ہے اور ولایت کبریٰ چھلکے کی مثال ہے یہاں فیض کی بارش عناصر ثلاثہ پر اسقدر برستی ہے کہ سالک حیرت میں آجاتا ہے یہاں پر تجلی اگرچہ برقی ہوتی ہے مگر تمام تجلی ذاتی کا دروازہ یہیں سے کھلتا ہے۔

مراقبہ کمالات نبوت

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کمالات نبوت کا منشاء ہے اور اس کا فیض صرف میرے لطیفہ عنصر خاک پر آرہا ہے۔ کمالات نبوت میں تمام علوم اور معارف ختم ہو جاتے ہیں

اس مقام میں ذات پاک کا وصول (قرب) کمالات نبوت میں بے حجاب ہوتا ہے سابقہ مقامات کا فیض سراب تھا اور یہاں پر آب ہوتا ہے وہاں ندامت اور حسرت تھی۔ یہاں دیدار والا معاملہ پیش آتا ہے یہ دیدار آخرت کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ عالم مثال میں ہوتا ہے جس طرح مراقبہ احدیت میں اعتبار احدیت کا تھا ولایت میں ب اعتبار معیت کا تھا ولایت کبریٰ میں اعتبار قرب اور محبت کا تھا ولایت علیا میں اعتبار باطن کا تھا یہاں ان اعتبار میں سے کوئی اعتبار نہیں بلکہ ذات بالا اعتبار ہے یہاں صرف عنصر خاک پر فیض آتا ہے یہاں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاک کو کیا فضیلت بخشی ہے کہ سوائے اس عنصر خاک کے تجلیہ ذاتی دائمی کسی اور عنصر کو نصیب نہیں ہوتی یہاں نظارا ذات بغیر صفات کے پردوں کے ہوتا ہے یہاں مقام عین الیقین حاصل ہوتا ہے یہاں اتباع شریعت ترقی درجات کا موجب ہوتی ہے۔

مراقبہ کمالات رسالت

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کمالات رسالت کا منشاء ہے اور فیض کے وارد ہونے کا مقام میری ہیت وحدانی ہے کمالات رسالت کا مقام دراصل انبیاء کا ہے لیکن دوسروں کو وراثت کے طور پر اس میں سے حصہ ملتا ہے یہاں اعمال کو دخل نہیں بلکہ فضل ہی فضل ہے

مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام بھی انبیاء کرام سے مخصوص ہے لیکن وراثت کے طور پر جسے چاہیں نوازدیں یہاں ترقی کا ہے یہاں اتباع اسوۂ حسنہ ہر لحاظ سے ترقی کا معاملہ سابقہ دائروں کی طرح فضل پر منحصر ہے تلاوت قرآن مجید بہت فائدہ بخش ہوتی ہے یہاں شیخ کامل اکمل کی عنایت سے فضل الٰہی ہوتا ہے اور محبوب چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے نبیین۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین کی رفاقت فائدہ دیتی ہے یہاں پر سالک کو رابطہ شیخ صحبت شیخ ترقی کا موجب ہوتی ہے یہاں تجلی ذاتی دائمی بے پردہ بغیر اسماء صفات کی حاصل ہوتی ہے یہ مقام صرف تابعین پیغمبر علیہ السلام کو حاصل ہوتا ہے جس طرح اتباع زیادہ ہوگی فائدہ

زیادہ ہوگا۔

(نوٹ) کمالات نبوت اور اولوالعزم کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں ایک حقائق الٰہیہ کا راستہ دوسرا حقائق انبیاء کا راستہ مرشد جس طرف طالب کو بلائے یہ اس کی مہربانی پر منحصر ہے حضرت پیر و مرشد محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ پہلے حقائق کا راستہ طے کراتے تھے اور بعد میں حقائق انبیاء کا۔

حقیقت کعبہ ربانی

حقائق الٰہیہ میں تین بہت بڑے دائرے ہیں پہلا دائرہ حقیقت کعبہ ربانی ہے۔

نیت: یہاں سالک مراقبہ طے کرتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ حقیقت کعبہ ربانی کا منشاء ہے اور تمام ممکنات یعنی مخلوق کی مسجود الیہ ہے فیض میری ہیئت وحدانی پر آرہا ہے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنی ذات پاک کے سجدہ کے لئے مسجود الیہ بنایا ہے کیونکہ تمام مخلوق کی توجہ کعبہ شریف کی طرف اس لئے ہوتی ہے کہ بیت اللہ ہے اس طرف رخ کر کے سجدہ کرنا صرف ذات باری تعالیٰ ہی کے لئے ہے اسی طرح جب سالک حقیقت کعبہ ربانی سے فیضیاب ہوتا ہے وہ بھی تمام ممکنات یعنی مخلوق کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لوگوں کا رخ بیت اللہ کی طرح اس سالک کی طرف ہو جاتا ہے اور مخلوق خدا وصول الی اللہ کی خاطر اس کے حلقہ ارادت میں گروہ در گروہ شامل ہوتی ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس پہ ہو جائے جس طرح لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دل کو سرور بخشتے ہیں اسی طرح اللہ کے ولی کے جمال باکمال کو دیکھ کر ذات پاک سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

حقیقت قرآن مجید

حقائق الٰہیہ میں سے دوسرا دائرہ حقیقت قرآن شریف ہے

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت قرآن مجید کی منشاء ہے اور جو کہ مبداء وسعت بے چوں ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے اس میں حقیقت قرآن مجید کا اظہا

رہوتا ہے یہاں قرآن کریم کی باطنی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور قرآن مجید کا ہر حرف کعبہ مقصود تک پہنچانے والا دریا نظر آتا ہے تلاوت قرآن مجید کے وقت پڑھنے والے کی زبان درخت موسوی نظر آتی ہے یہاں پر حروف مقطعات کا علم حاصل ہوتا ہے۔

حقیقت نماز

نیت:۔ فیض آرہا ہے حضرت ذات کی کمال وسعت بے چوں سے جو کہ حقیقت نماز کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حقیقت نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی کمال وسعت بے چوں کی ذات پاک ہے یہ مقام جامع جمیع کمال ہے جب سالک اس مقام سے فیضیاب ہوتا ہے تو وہ نماز ادا کرتے وقت اس جہان سے دوسرے جہان میں جا پہنچتا ہے اس کو درجہ احسان عطا ہوتا ہے یعنی وہ خدا کو دیکھ رہا ہوتا ہے اس کی نماز معراج المومنین ہوتی ہے اور حضور قلب والی ہوتی ہے اس کو نماز میں ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے یہ عابدوں کی عبادت کا انتہائی مقام ہے یہاں پر قدم کوتاہ ہو جاتا ہے لیکن سیر نظری کی گنجائش ہوتی ہے کلمہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اسی مقام پر ظاہر ہوتی ہے۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے معبودیت صرفہ میں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے لیکن سیر نظری بفضل الٰہی ختم نہیں ہوتی سیر قدمی تو مقام عابدیت تک تھی یعنی وصول ''الی اللہ'' تک جب بے پردہ دیدار ہو گیا تو اب سالک کے لئے اس ذات خاص کی عبادت کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور وہ عابد اپنے معبود حقیقی کا حق عبودیت ادا کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن معبودیت کا حق کون ادا کرسکتا ہے کیونکہ سرکار نے بھی فرمایا کہ جو عبادت کا حق تھا میں ادا کر نسکا یہاں سیر نظری کی گنجائش ہے لیکن سیر قدمی کو دخل نہیں کیونکہ ''قف یا محمد فان اللہ یصلی'' یہ آواز ان کے قدموں کو بڑھنے سے روک دیتی ہے لیکن نظر اور بصر جس نے ماذاغ البصر وماطغی کا سرمہ لگا رکھا ہوتا ہے وہ آگے جانے کی گنجائش رکھتی ہے یہاں پر ''لا موجود الا ھو لا

مقصود الا ھو لا معبود الا ھو " کی سیر جلوہ گر ہوتی ہے یہاں جس طرح پہلے کہا گیا ہے حقیقت کلمہ طیبہ لا الہ ظاہر ہوتی ہے معبودیت صرفہ لا الہ الا اللہ کا دروازہ ہے حقائق الٰہیہ کے بعد حقائق انبیائے کرام شروع ہوتے ہیں۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

سب سے پہلے حقیقت ابراہیمی ظاہر ہوتی ہے۔

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے جس طرح حقائق الٰہیہ میں ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوتی ہے یہاں پر بھی ترقی درجات محض اللہ کے فضل سے ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے اس لئے اس حقیقت ابراہیمی سے فیض یاب ہونے والے سالک کو وراثت کے طور پر خلعت ابراہیمی سے نوازا جاتا ہے۔ یہاں پر تمام معبودان باطلہ کی امداد پر بھروسہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جبرائیل علیہ السلام کی امداد سے بھی بے نیاز ہونا پڑتا ہے یہ مقام خلت ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے نواز دے۔ اللہ قدیر کے خزانے اس کو ملتے ہیں جس کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ سالک متوکل ہو جاتا ہے سیر من اللہ اس کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نام مخلوق خدا کے باطن میں نجم الدین رکھا جاتا ہے اور ولایت آسمان دوم منکشف کی جاتی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہاں عجیب مقام مجیب ظاہر ہوتا ہے یہاں عالم محبت میں عجیب کلمات بھی زبان سے نکل سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یہاں سالک رب ارنی کا نعرہ لگاتا ہے۔ یہاں جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے اس کو چوتھے آسمان یعنی بیت المعمور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور شیونات ذاتیہ سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اسی لطیفہ کی کنجی لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا ورد ہے اس مراقبہ میں سیر باللہ شروع ہوتی ہے اور اس کا نام شمس الدین ہے۔

نفس راضیہ ہو جاتا ہے اور ولایت چہارم میں داخل ہوتا ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت محمدی کا منشاء ہے اور فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ ایک عجیب مقام ہے یہاں پر سرکار دو جہاں ﷺ سے خاص محبت پیدا ہوتی ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں پر مجدد صاحب نے بھی محبت میں فرمایا تھا کہ

خدارا ازاں مے پرستم کہ رب محمد است

یہاں سنت رسول اللہ ﷺ سے پیار بڑھ جاتا ہے یہ مقام محبوبیت ہے۔ یہاں فکر کی تمام منازل طے ہو جاتی ہیں۔ یہاں لولاک محبت کے راز کھلتے ہیں۔ یہاں "ھل من مزید" کے نعرے یہاں "یالیت رب محمد لم یخلق محمدا" کاش رب محمد۔ محمد کو نہ پیدا کرتا یہاں "قاب قوسین او ادنیٰ" کا مقام حاصل ہوتا ہے یہاں "ادن منی" جیسی صدائے دلفریب سنائی دیتی ہیں یہاں محبوب کی ذات میں ایسا فنا ہو جاتا ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا کا عروج حاصل ہوتا ہے یہاں پر سالک کی خودی خدا میں فنا ہو جاتی ہے یہاں محمد رسول ﷺ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے یہاں ہر وقت ہر زمانہ مجلس محمدی حاصل ہوتی ہے اللہ کے علم کے خزانے اس پر واضح ہوتے ہیں اس میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی ہے یہاں سالک کا نام جمال الدین ہو جاتا ہے اور ولایت کے جمیع مراتب سے فیض یاب ہوتا ہے یہاں درود شریف بہت ہی فائدہ دیتا ہے۔ یہاں مراقبہ اس ذات کا کیا جاتا ہے جو محب بھی ہے اور محبوب بھی ہے یہ مقام محبت اور محبوبیت سے ملا ہوا ہے حضور کے نام مبارک میں دو میم ہیں ایک میم سے مراد محبت دوسری میم سے مراد محبوبیت ہے گویا یہاں محبت بھی ہے اور محبوبیت بھی۔ یعنی محبت دونوں طرف سے اور محبوبیت دونوں طرف سے۔

مراقبہ حقیقت احمدی

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت احمدی کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری

ہیئت وحدانی ہے وہ ذات آپ ہی اپنا محبوب ہے یہ مقام حقیقت محمدی کے اوپر ہے۔ یہ مقام خصوصاً رسول اللہ ﷺ سے مخصوص ہے یہاں ''ان محمد فی الارض وانا احمد فی السماء'' کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اس جگہ میں وہی درود شریف ترقی بخش ہے۔

مراقبہ حب صرفہ

نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حب صرفہ کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حب صرفہ یعنی حب ذات خاص تعین اول ہے اسی کو تعین جبی کہتے ہیں یہ بھی ہمارے پیغمبر ﷺ سے ہے اس میں دوسرے انبیاء کرام کے حقائق کا نشان تک نہیں ملتا۔ اس کی کیفیت ظاہر نہیں کی جا سکتی پس فضل ہی سے ان مقامات سے خاص حصہ ملتا ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ دائرہ لاتعین کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام حقائق انبیاء سے اوپر ہے یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں سیر نظری اگر ہو تو ہو یہاں ''ولم یکن لہ کفواً احد'' کی حقیقت کھلتی ہے۔

حالات مشائخ نقشبند

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مسلسلاً منتہیاً الی النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

اولیائے نقشبند

حاملان سر وحدت اولیائے نقشبند ‏ ‏ راز داران حقیقت اولیائے نقشبند

کیوں نہ ہوں عنوان وحدت اولیائے نقشبند ‏ ‏ ہیں گل الفت کی نکہت اولیائے نقشبند

صاحبان اوج وعظمت اولیائے نقشبند ‏ ‏ مرکز حسن و عقیدت اولیائے نقشبند

حامیان دین حق ہیں بے نیاز ما سوا ‏ ‏ ماحیان شرک و بدعت اولیائے نقشبند

رہنمایان سلوک و معرفت لاریب ہیں ‏ ‏ باعث فیضان و رحمت اولیائے نقشبند

ہر قدم ان کا اٹھا احیائے دین کے واسطے ‏ ‏ رہروان راہ سنت اولیائے نقشبند

ہے تخصص ان کا صدق حال و صدق مقال ‏ ‏ علم و عرفاں کی روایت اولیائے نقشبند

اتباع سرور کونین ان کی زندگی ‏ ‏ رات دن وقف عبادت اولیائے نقشبند

راہ عشق مصطفیٰ کے رہرو کیوں کر نہ ہوں ‏ ‏ رکھتے ہیں نور بصیرت اولیائے نقشبند

رونق بزم ولایت ان کے انوار و فیوض ‏ ‏ حسن دستار فضیلت اولیائے نقشبند

اقتضائے وقت ہے ان کا تتبع دین میں ‏ ‏ منبع رشد وہدایت اولیائے نقشبند

میں نہ کیوں محمود روز و شب رہوں مدحت سرا
ہیں ثنا گوئے رسالت اولیائے نقشبند

(راجہ رشید محمود)

الٰہی بحرمت محبوب خدا، خواجہ ہر دوسرا، شفیع روز جزا، پشت پناہ ہر بے نوا، عمیم الجود والعطا، عظیم الرجی، نبی الانبیاء، حبیب کبریاء، احمد مجتبیٰ، شب اسرائی کے دولہا، تاجدار انبیاء، دوعالم کے داتا، بے کسوں کے حاجت روا، وسیلۃ العظمیٰ من آیات ربہ الکبریٰ، مطلوب رب الارض والسما، علیہ الوف التحیۃ والثناء فلک نبوت کے آفتاب، حسن یوسف کے شباب، جناب رسالت مآب، منبع انوار ماہتاب، محبوب رب الارباب، افضل الخطاب المستطاب، سید السادات، مرکز دائرہ موجودات، روح وجان کائنات، فاتح باب شفاعت قاسم عزت، متیم سنت شاہکار تخلیق قدرت، راز دار روز مشیت، مربی ملت شفیع امت (علیہ افضل الصلوات والتسلیمات)

سید الاغیاث، انبیاء کے سرتاج، بے کسوں کی لاج، حدوث وقدم کے منہاج، صاحب التاج والمعراج، السید الافصح، صاحب الم نشرح، امداد الفتاح، فلک رسالت کے قوس وقزح، مختار شش جہات و چرخ، مشفع اھل برزخ، انوار فطرت مرنخ، مایہ مورخ و تاریخ، برہان واجب الوجود، صاحب مقام محمود، منشائے رب ودود، حامد واحمد ومحمد ومحمود۔

حضور پر نور، شافع یوم النشور، نور علی نور، حبیب رب غفور، مخزن اسرار، منبع انوار، معدن اہل بیت اطہار، شب اسرا کے راز دار، سیدہ آمنہ کے دلدار، دست قدرت کے شاہکار، مطلوب احجار واشجار، دست قدرت کے اعجاز، ملک ورسل کے عزوناز، غیب لاہوت کے پوشیدہ راز، سایہ قندیل مقدس، قبہ فلک اطلس، زیور ایوب ویونس، بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس، باعث شرف روح القدس، دبستان الوہیت کے مدرس۔

زینت مناظر فرش، نور تجلیات عرش، برق ظلمت کش، سلطان جہات شش، مخزن اخلاص، مصدر خلوص، رسول مخصوص، حاکم مخلص، نبی فیاض، مکین روضۃ من ریاض، قلم رب قدیر کے بیاض، نافع ودافع وشافع ورافع، رسول مطاع، عبد مطیع، عاصیوں کے شفیع، فصیح وبلیغ کلمات اللہ کے مبلغ، مولائے چشم مازاغ، صاحب السیف، مختار کم وکیف، شاہد کائنات کمشل کف، مکمل مکارم الاخلاق، راکب پشت براق، صاحب صدیق وعتیق، قلزم عرفان عمیق۔

عارف علم وادراک، مصداق حدیث لولاک، کائنات شریعت کے فلک الافلاک دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرسل، آبروئے قیل وقال، بوستان فصاحت کا جمال، قاسم کوثر وسلسبیل، حاضر بارگاہ رب جلیل، مقصود وجود عالم، مطلوب قلوب بنی آدم، نور مجسم، شفیع معظم، خطیب امم، حبیب محتشم۔

کنز الایمان، صاحب برہان، نور العین، جد الحسن والحسین، سبب کون ومکاں، مالک زمین وآسماں، ہژدہ ہزار عالم کی روح رواں تتمہ دوراں، بزم جاناں، رحمت یزداں، موجود ہر زمان وہر مکاں، حاضر این وآں، مخدوم وسجدہ گاہ قدسیاں،

واقف اسرار چہار سو، غنچہ راز وحدت کی خوشبو، دل موجودات کی آرزو، مقصود آیہ صلوا علیہ وسلموا، معصوم آمنہ سیدہ وہادی، مولائے حجازی، مظہر کمالات الٰہی، النبی المکی المدنی، ہاشمی ومطلبی، النبی الامی، شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باعث ایجاد عالم سرور انبیاء محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین معدن علوم اولین وآخرین منبع فیض وکمال۔ مظہر حسن وجمال۔ خلیفہ رب ذوالجلال والاکرام ہیں آپ کا ارشاد گرامی ہے ''اول ماخلق اللہ نوری'' یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا ''وکنت نبیاوآدم لمنجدل فی طین'' میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا جسم مبارک ابھی مٹی میں گوندھا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو نور سے پیدا فرمایا۔ پھر اسی نور کو واسطہ خلق عالم ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا اسی نور کی بدولت حضرت آدم مسجود ملائکہ ٹھہرے۔ اور آپ کی توبہ قبول ہوئی اسی نور کی بدولت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی بدولت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود گلزار بنی اور اسی نور ہی کی برکت سے انبیائے سابقین علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایات ہوئیں۔

اس عالم دنیا میں آپ کا ظہور قدس بروایت مشہور ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ رفع عیسیٰ

السلام سے چھ سو سال بعد ہوا۔ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عبداللہ اور والدہ گرامی کا نام نامی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت مجھ سے ایک نور خارج ہوا۔ جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے سات روز اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نوش فرمانے کے بعد چند دن ثویبہ ''ابولہب کی لونڈی'' کا دودھ پیا آپ کے والد محترم عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہو چکا تھا اور آپ یتیم تھے۔ اس کے بعد دودھ پلانے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ نے حاصل کی اور وہ آپ کو اپنے قبیلہ میں لے کر آئیں۔ آپ ہمیشہ صرف ایک پستان سے دودھ پیا کرتے اور دوسرا پستان اپنے رضاعی برادر کے لئے چھوڑ دیتے۔ دو سال کی عمر میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ہمراہ جنگل میں بکریاں چرانے کیلئے چلے جاتے۔ آپ کی کفالت کی ذمہ داری دادا عبدالمطلب کے سپرد ہوئی وہ بھی دو سال بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت فرمائی۔ انہوں نے نہایت ہی محبت اور تعظیم کے ساتھ پرورش کی۔ آپ اوصاف حمیدہ۔ دیانت وامانت میں اپنی مثال آپ تھے۔ لوگ آپ کو صادق اور امین کہہ کر پکارنے لگے۔ ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ نے آپ کو اپنے سامان تجارت کے ساتھ شام بھیجا۔ جہاں سے واپسی پر حضرت خدیجہ آپ کی صدق وصفائی سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں اور آپ کو پیغام نکاح بھجوایا جس کے بعد آپ کا نکاح ہو گیا۔ اس دوران آپ نے غار حرا میں خلوت اختیار فرمائی وہیں پر ۱۸ ربیع الاول بروز دوشنبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی لائے۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اس کے بعد حضرت عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص وزبیر وطلحہ رضی اللہ عنہم دولت ایمانی سے سرفراز ہوئے۔ ماہ رجب ۵ ہجری کو ۱۰ یا ۱۲ آدمیوں نے پہلی ہجرت کی پھر وقتاً فوقتاً ۸۳ آدمیوں نے ہجرت کی۔ نبوت کے دسویں سال آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہوا۔ نبوت کے بارہویں سال ۲۸ رجب کو حضرت ام ہانی کے گھر پاک سے آپ کو بحالت بیداری معراج جسمانی عطا ہوا۔ اور سب سے پہلے معراج شریف کی تصدیق وتائید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ نبوت کے

تیرہویں سال ستر آدمی شرفاء انصار میں سے مسلمان ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے اصحاب کرام کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دی۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ کرام ہجرت کر گئے ایک رات آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر چھوڑ کر لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کیں اور فرمایا امانتیں تقسیم کرنے کے بعد مدینہ آجانا۔ آپ راتوں رات حضرت ابوبکر صدیق کو ان کے گھر سے ساتھ لے کر غار ثور کی جانب تشریف لے گئے جہاں تین روز تک قیام فرمایا۔

اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر ۱۲ ربیع الاول مدینہ شریف پہنچ کر قباء میں ٹھہرے۔ اس کے بعد باقاعدہ قیام ابوایوب انصاری کے گھر فرمایا۔ اس کے بعد آپ کا مکان اور مسجد نبوی شریف تیار ہوئی۔ ہجرت کے دوسرے سال تحویل کعبہ ہوئی ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور حکم جہاد ہوا اس کے بعد جنگ بدر، جنگ احد اور غزوہ تبوک وغیرہ بڑی سخت لڑائیاں ہوئیں۔ ہجرت کے نویں سال حج فرض ہوا اور دسویں سال آپ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور یہیں آپ نے پوری انسانیت کی راہنمائی کے لئے تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق دوران بیماری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت فرماتے رہے۔ بقول مشہور ۱۲ ربیع الاول شریف دوشنبہ کو ''اللہم بالرفیق الاعلیٰ'' کے کلمات قدسیہ کی ادائیگی کے دوران ہی آپ نے اس عالم سے پردہ فرمایا۔

اس کے بعد گویا قیامت برپا ہو گئی۔ عقلیں گم ہو گئیں۔ حضرت عمر تلوار لے کر میدان میں آ گئے کہ اگر کسی نے آپ کے انتقال کا ذکر کیا تو گردن اڑا دوں گا آخر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حوصلہ دیا۔ اور اس نازک وقت میں پوری امت کو سنبھالا اور سرکار کی نیابت کا حق ادا کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پاک ہی میں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں پر آپ کو دفن کیا گیا۔ ارشاد فرمایا جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوئی اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضرت محمد ﷺ کی زیارت و شفاعت نصیب

فرمائے۔ امین یارب العالمین۔

گنہ گارم سیہ کارم شفاعت یارسول اللہ

حلیہ شریف

آنحضرت ﷺ میانہ قد مگر ہر مجمع میں بلند معلوم ہوتے۔ رنگ مبارک سرخ و سفید، سر مبارک بڑا، موئے مبارک سیاہ گھنگھریالے، پیشانی مبارک کشادہ نورانی اور روشن، ابرو مبارک باریک، چشم مبارک بڑی، پتلیاں نہایت سیاہ، پلکیں بڑی خوبصورت، رخسار پر گوشت، ناک بلند، نورانی کان متوسط، درخشاں چہرہ مبارک، داڑھی مباک بھری ہوئی، ریش مبارک میں سترہ بال سفید تھے، گردن مبارک صاف شفاف بہت خوبصورت دوش مبارک پر پوست، لمبے ہاتھ کشادہ ہتھیلیاں، بغلیں سفید خوشبودار مگر بال نہ تھے، انگلیاں مبارک دراز خوشنما، سینہ مبارک چوڑا، دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت، شکم مبارک خوب سفید شفاف اور سینہ برابر، پس پشت سے بھی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسے سامنے سے، آپ کا جسم مبارک نور تھا اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔ پسینہ مبارک میں خوشبو تھی آپ کی راہگذر خوشبو سے معطر رہتی۔ زمین آپ کے فضلہ کو چھپالیتی اور وہاں سے خوشبو آتی۔ آپ کے آب دہن مبارک سے کھاری کنوئیں شیریں ہوجاتے تھے۔

اخلاق کریمہ

آپ ایسے باوقار تھے کہ جو اچانک آپ کو دیکھتا ہیبت کھاتا مگر جب شرف حضوری سے مشرف ہوتا تو یہ خوف ختم ہوجاتا۔ آپ کی نشست صحابہ کرام سے ممیتز نہ تھی جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ لوگوں سے نہایت درجہ کی شفقت فرماتے تھے۔ آپ کی مجلس میں آوازیں بلند نہ ہوتیں۔ آپ سب سے زیادہ فصیح اور شیریں تقریر تھے۔ آپ بغیر چھنے جو کی روٹی تناول فرماتے۔ کدو شریف اور ثرید از حد مرغوب تھے۔ بسم اللہ پڑھ کر پانی تین سانس میں پیتے اور ہر بار الحمدللہ اور بسم اللہ پڑھتے آپ سب سے زیادہ حلیم تھے۔ آپ سب سے زیادہ قوی اور بہادر تھے۔ آپ اپنے اکثر کام کاج خود کر لیتے۔ ہدیہ اور دعوت قبول فرماتے آپ

دعائے بد سے اعراض فرماتے نہ کسی مفلس وغیرہ کو حقیر جانتے اور نہ ہی کسی بادشاہ وغیرہ سے خوف کھاتے بلکہ دونوں کو برابر اللہ تعالیٰ کی جانب بلاتے۔ آپ ہمہ وقت عبادت، تبلیغ دین اور احکام خداوندی کی اشاعت میں مصروف اور سرگرم عمل رہے۔

معجزات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر معجزات عطا فرمائے کہ جن کی کوئی حد وغایت ہی نہ تھی۔ آپ کا وجود انور مقدس ومطہر۔ اخلاق وعادات افعال واحوال وغیرہ معجزہ نہیں تو کیا ہیں؟ اس جگہ اجمالاً چند کا ذکر پیش ہے۔ چاند کا شق ہونا، سیر بھر جو سے کئی لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ایک بکری کے بچے سے ۸۰ آدمیوں کو کھانا کھلانا۔ چند خرموں سے پورے لشکر کو پیٹ بھر کر کھلانا۔ دست مبارک کی انگلیوں سے پانی کے چشموں کا پھوٹ نکلنا، وضو کا بچا ہوا پانی تبوک کے چشمہ میں ڈال کر اس کے پانی کو زیادہ کر کے لشکر والوں کا سیر ہو کر پانی پینا۔ ایک مٹھی ریت سے کفار کے لشکر کو بے کار کرنا۔ خراب آنکھوں کو ٹھیک کرنا وغیرہ ہزاروں اور لاکھوں معجزات ہیں کہ جن کی گنجائش اس مختصر تذکرے میں کہاں آئے۔

واقعات عظیمہ

ا۔ ولادت مبارک بر قول مشہور ۱۲ ربیع الاول مکہ معظمہ بعد از صبح صادق

۲۔ وصال مبارک ۶۳ سال بروز دوشنبہ بر قول مشہور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

غزوات ۲۸ = ''ایک قول اس سے زائد'' = سرایہ = ۴۶ ''ایک قول اس سے زائد''

ازواج پاک = ۱۱، اولاد پاک = لڑکے ۳ = ، لڑکیاں ۴ =

وفود ۲۶ =

ا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے نکاح	بعمر ۲۵ = سال
۲۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پیدائش	بعمر ۳۰ = سال
۳۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش	بعمر ۳۳ = سال
۴۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی پیدائش	بعمر ۳۴ = سال

۵۔حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پیدائش	عمر =۳۵ سال
۶۔آغاز نزول قرآن	عمر ۴۰= سال
۷۔حضرت عمر کا حلقہ بگوش اسلام ہونا	عمر =۴۶ سال
۸۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح	عمر ۴۹= سال
۹۔اسراء (معراج)	عمر ۵۰= سال
۱۰۔ہجرت (مکہ سے غار ثور)	عمر ۵۲= سال
۱۱۔اذان کی ابتداء	عمر ۵۳= سال
۱۲۔سلاطین کو دعوت اسلام	عمر =۵۸ سال
۱۳۔حضرت خالد بن ولید کا قبول اسلام	عمر =۵۹ سال
۱۴۔حجۃ الوداع روانگی از مدینہ شریف	عمر =۶۲ سال
۱۵۔آغاز مرض الموت	عمر ۶۲= سال
۱۶۔حیات اقدس کے آخری لمحات	عمر =۶۳ سال

نسیما جانب بطحا گزر کن ز احوالم محمد را خبر کن

توئی سلطان عالم یا محمد ز چشم لطف سوئے من نظر کن

(جامی)

الٰہی بحرمت اصدق الصادقین سید المتقین پیکر عشق، جانشین مصطفی

حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آں آمن الناس بر مولائے ما آں کلیم اول سینائے ما

اصدق الصادقین۔سید المتقین۔امام العارفین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق وصداقت کی وہ مشعل تاباں ہیں جو حضور سید عالم ﷺ کی ذات وصفات کا مظہر اور آپ کی سیرت و کردار کا کامل نمونہ تھے آپ کا قلب مبارک انوار و تجلیات نبوت کا ہر آن

جلوہ گاہ رہا۔ آپ نے آفتاب نبوت سے بے واسطہ فیض حاصل کیا۔ آپ کا اسم گرامی عبداللہ لقب صدیق عتیق۔ کنیت ابوبکر ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے آپ مکہ مکرمہ میں واقعہ فیل سے دوسال چار ماہ بعد پیدا ہوئے اور آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں آنحضور ﷺ سے مل جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''شجرہ نسب''

فہر بن مالک قریش

غالب

لوی

مرہ

کلاب	تیم
قصی	سعد
عبدالمناف	کعب
ہاشم	عمرو
عبدالمطلب	عامر
عبداللہ	عثمان ابوقحافہ
حضرت محمد ﷺ	حضرت عبداللہ بن صدیق اکبر

اسلام لانے کے وقت عمر شریف ۴۰ برس تھی۔ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ والدین صحابی، خود صحابی۔ اولاد صحابی۔ بالاجماع بعد از انبیاء مرسلین آپ افضل البشر ہیں۔

جناب رسول اکرم ﷺ نے جب آپ پر اسلام پیش کیا تو آپ نے بلا توقف بغیر کسی حجت کے قبول فرمالیا آپ کی شان اقدس میں قرآن مجید میں کئی آیات مبارکہ کا نزول ہو چکا ہے۔ ''ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ'' اسی طرح حضرت بلال کو جب آزاد کرایا تو سورہ ''واللیل'' نازل ہوئی۔ منقول ہے کہ ''وشاورھم فی الامر'' بھی آپ کی شان

میں نازل ہوئی اسی طرح متعدد مقامات پر قرآن مجید کی آیات سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان ثابت ہوتی ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا صدیق اکبر کے مال نے دیا۔ ارشاد فرمایا۔ تم سب میں سے زیادہ افضل حضرت صدیق اکبر ہیں۔ بے شک سب آدمیوں سے زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر صدیق اکبر ہے۔ ہم نے ہر احسان کرنے والے کا بدلہ دیدیا۔ سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مرحمت فرمائے گا۔ ارشاد فرمایا دوستی ابوبکر کی اور اس کا شکر میری تمام امت پر واجب ہے۔ اور ایک ساعت ابوبکر کی آل عمران کی ہزار ساعتوں سے بہتر ہے سرکار نے فرمایا جو حقائق و معارف اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالے ہیں وہ میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیئے ہیں آپ نے حضور کی ذات پر تن من دھن آل اولاد سب کچھ قربان کر دیا سفر و حضر میں ہمیشہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ ہجرت کے وقت غار میں ثانی بدر کے دن عریش میں ثانی اور وصال کے بعد قبر میں بھی ثانی ہیں۔

آپ کا ارشاد ہے۔ اللہ کی قسم مجھے اپنی قرابت و رشتہ داری سے رسول اللہ ﷺ کی قرابت و رشتہ داری زیادہ محبوب ہے۔ بارگاہ حسن و جمال سے اپنے عاشق دل فگار پر تحسین و آفرین کے جو مہکتے پھول نچھاور کئے گئے ہیں ان کی رنگت و نکہت پر فردوس بریں کی ساری بہاریں نثار۔ اے صدیق کے بخت ارجمند اپنے محبوب کی نگاہ میں یہ پذیرائی مبارک صد مبارک۔ روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کو مرض وصال لاحق ہوا تو آپ نے امامت کے لئے حضرت صدیق اکبر کو حکم فرمایا۔ چنانچہ حسب الامر حضرت صدیق اکبر نے پانچ وقت تک نماز پڑھائی۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال پاک کے بعد آپ خلیفہ چنے گئے۔ فرمایا اے لوگو میں تمہارا والی مقرر ہوا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں تمہارے ساتھ بھلائی کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر برائی کروں تو میری اصلاح کرنا۔ میں نے اپنی گردن پر ایک بوجھ ڈال لیا ہے جس کے اٹھانے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ فرمایا میں اس شخص کو ضرور قتل کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں تفریق کی اور حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیراً کثیراً کے ارشادات گرامی سے روگردانی کی۔ آپ نے تقریباً دو سال سات ماہ خلافت کی۔ آپ نے وصال سے قبل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر دیا۔ 22 جمادی الاخری 3 ھ 63 سال کی عمر میں وصال فرمایا اور گنبد خضریٰ میں دفن ہوئے۔ آپ لوگوں کو بکریوں کا دودھ دیا کرتے تھے بوڑھوں اور اندھوں اور ضعیفوں اور بیواؤں کی ہمدردی اور امداد و اعانت فرماتے تھے۔

اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر　　　　اے تیری ذات باعث تکوین روزگار

1۔ جب آپ ایسا کھانا کھاتے جو مشکوک ہوتا تو قے کر دیتے۔ 2۔ آپ کا ارشاد ہے آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کے لئے زینت ہیں۔ (۱) پرہیز زینت ہے فقر کی (۲) شکر زینت ہے دولتمندی کی (۳) صبر زینت ہے معصیت کی (۴) تواضع زینت ہے شرف و بزرگی کی (۵) حلم زینت ہے عالم کی (۶) فروتنی و عاجزی زینت ہے طالب علموں کی (۷) احسان نہ جتانا زینت ہے احسان کی (۸) خشوع زینت ہے نماز کی (۹) شہوت کے سبب بادشاہ غلام بن جاتے ہیں اور صبر سے غلام بادشاہ ہو جاتے ہیں۔

مبیں اندر کمالات نبوت　　　　زامت بہتر صدیق رضی اللہ عنہ اکبر

آپ سفید رنگ نحیف العارض بلند پیشانی اور غائر العینین تھے۔ ہمیشہ چہرہ مبارک عرقناک رہتا تھا۔ حنا اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے۔

الٰھی بحرمت محبوب امام الانبیاء مقصود خاتم الانبیاء مجمع جمال صوری و معنوی صاحب کمال ظاھری و باطنی الشیخ

حضرت سیدنا سلمان فارسی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام سلمان کنیت ابو عبداللہ آبائی وطن فارس ہونے کی وجہ سے فارسی مشہور ہیں۔ آپ اصل مجوسی تھے۔ طلب حق میں ساعی تھے۔ دس مرتبہ نوبت بہ نوبت فروخت ہوئے آخر طلب آنحضور ﷺ نے آزاد کرا دیا تب سے خدمت اقدس میں رہنے لگے۔

ہجرت کے پہلے ہی سال مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے فرمایا "سلمان منا اھل البیت" آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں کہ بہشت ان کا مشتاق ہے۔ دوران حاکمیت اپنی تنخواہ فقراء میں تقسیم کر دیتے۔ آپ زنبیل بافی کر کے گزر اوقات فرماتے آپ نہایت ہی متحمل مزاج اور عاجزانہ وضع رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے نہایت ہی بے قرار ہو جاتے تھے۔ آپ کی وفات اڑھائی سو سال کی عمر ۱۰ ارجب ۳۶ ہجری میں شہر مدائن میں ہوئی۔

الھی بحرمت مرجع العلماء والفضلہ و سید الحفاظ والعقلاء امام الحافظین والمحدثین الشیخ

حضرت سیدنا امام قاسم بن ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت صدیق اکبر کے پوتے ہیں۔ والد محترم کی شہادت کے بعد آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی علم باطن میں آپ کو حضرت سلمان فارسی سے انتساب ہے حضرت زین العابدین کی صحبت سے بھی نسبت حاصل کی۔ آپ جلیل القدر تابعی اور ان سات فقہاء میں سے ہیں جو مدینہ منورہ میں مرجع علماء وفضلاء تھے آپ افضل زمانہ ہیں ساری عمر تعلیم دین میں اور باطنی فیوض پہنچانے میں صرف فرمائی یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ کہ جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دوں۔ آپ امام زین العابدین کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام قدیم میں ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۷ ہجری میں وصال فرمایا۔

"شجرہ نسب"

حضرت صدیق اکبر

محمد

حضرت قاسم

الھی بحرمت شیخ الطریقة و المعدن السلوک والحقیقة، قطب دائرة المحقیقن، صفوة صدور المقربین الشیخ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق

رضی اللہ تعالی عنہ

آپ کا نام جعفر لقب ابوعبداللہ کنیت صادق والد کا نام محمد باقر آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاجزادہ امام زین العابدین کے پوتے یعنی امام باقر کے صاجزادے ہیں۔ ان کی والدہ ام فردہ حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے امام قاسم کی صاجزادی ہیں۔ اور ام فروہ کی والدہ اسماء حضرت ابوبکر صدیق کے بیٹے عبدالرحمٰن کی صاجزادی ہیں اس واسطے آپ فرمایا کرتے تھے۔ ''ولدنی ابوبکر مرتین'' ابوبکر صدیق کی دوہری اولاد ہونے کا مجھے شرف حاصل ہے۔

آپ کو بوجہ صدق مقال صادق کہا جاتا تھا۔ آپ اللہ تعالی کی نشانیوں سے ایک نشانی تھے آپ کی امامت وسیادت پر سب کو اتفاق ہے۔ آپ سراپا ادب تھے۔ فرمایا چار چیزوں سے شریف آدی کو عار نہیں۔ ا۔ اپنے والد کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا۔ ۲۔ اپنے مہمان کی خدمت کرنا۔ ۳۔ اپنے چوپاؤں کی خبر لینا۔ ۴۔ اپنے استاد کی خدمت کرنا۔

آپ ماہ رمضان ۸ ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ رجب ۱۴۸ ھ میں فوت ہوئے جنت البقیع میں قبہ اہل بیت میں مدفون ہیں۔ طریقت میں آپ کا انتساب اپنے آبائے کرام سے بھی ہے اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی۔

الھی بحرمت سلطان العارفین، حجة الکاملین، قبلہ ارباب معالی، عارف یزدانی

حضرت علامہ مولانا ابویزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی

علیہ الرحمة

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶ ھ کو پیدا ہوئے آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ کنیت

ابو یزید لقب سلطان العارفین ہے۔ آپ کی تربیت روحانی کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمارے درمیان بایزید اس طرح ہیں جیسے فرشتوں میں جبریل علیہ السلام آپ مادرزادولی اللہ تھے۔ مادر محترمہ کا فرمان اقدس ہے کہ ایام حمل میں جب کبھی کوئی مشتبہ لقمہ کھالیتی تو آپ پیٹ میں بے چین ہو جاتے حتیٰ کہ اسے قے کر دیا جاتا تب آپ سکون حاصل کرتے۔ اپنی والدہ محترمہ سے اجازت لے کر ۳۰ سال تک ملک شام کے جنگل میں مصروف ریاضات ومجاہدات رہے بوقت ادیگی نماز آپ کے سینے سے ہیبت حق و تعظیم شریعت سے ایسی زور سے آواز نکلتی تھی کہ لوگوں کو سنائی دیتی تھی۔ آپ کے گھر سے مسجد تک کا فاصلہ بہ قدم تھا مگر تعظیم مسجد راستہ میں کبھی نہ تھوکا۔ آپ نے سفر مکہ شریف کیا اور ہر قدم پر دوگانہ نفل ادا کیا اور بارہ سال مکہ شریف پہنچے فرمایا یکبارگی چلا جانا خلاف ادب ہے۔ اس سال مدینہ شریف نہ گئے کہ مکہ شریف کی تبعیت میں زیارت مدینہ منورہ و روضہ مبارک خلاف ادب ہے واپس ہو کر دوسرے سال مدینہ شریف حاضری دی۔ فرمایا مجھے جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ ایک روز ذوق عبادت نہ پایا معلوم کرنے پر گھر سے ایک خوشہ انگور کا ملا۔ اور کسی کو دے دیا فرمایا میرا گھر میوہ فروش کی دوکان نہیں فوراً عبادت میں لذت پیدا ہوگئی فرمایا سچا عابد اور سچا عامل وہ ہے کہ تیغ جہد سے تمام مرادات کا سر کاٹ دے عارف کو چاہیے ملک ومال سے پرہیز کرے نیکوں کی صحبت کار نیک سے بہتر ہے۔ جس نے اپنی خواہشات ترک کر دیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کو دوست نہ رکھے۔

آپ کی وفات ۱۴ یا ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ کو ہوئی مزار شریف بسطام میں ہے۔

الٰہی بحرمت قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاتقیاء قطب زمن

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی

علیہ الرحمۃ

آپ کا اسم گرامی علی بن احمد اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کے نام، کنیت اور ولادت کی

پیشین گوئی سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی نے آپ کی پیدائش سے پہلے موضع خرقان سے گزرتے ہوئے دی تھی نقل ہے کہ ابتداء بارہ سال تک عشاء کی نماز خرقان میں با جماعت پڑھ کر سلطان العارفین کے مزار پرانوار پر جاتے اور وہاں متوجہ روح پر فتوح ہو کر مراقب ہوتے اور التجا کرتے کہ الٰہی جو خلعت تو نے بایزید کو عطا کی ہے اس میں سے ابوالحسن کو بھی عطا فرما پھر واپس آکر عشاء ہی کے وضو سے نماز فجر با جماعت پڑھتے نقل ہے کہ آپ نے ۴۰ سال تک سر تکیہ پر نہ رکھا اور صبح کی نماز بھی عشاء کے وضو سے باجماعت ادا کی۔ سلطان محمود غزنوی کو فرمایا منہیات سے پرہیز۔ نماز باجماعت اور خلق خدا پر شفقت اور سخاوت کرنا۔ آپ نے فرمایا جس دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور بھی ہو وہ دل مردہ ہے اگرچہ سراپا اطاعت ہو۔ اور حلال لقمہ وہ ہے جو اپنی کوشش سے ہو۔ بہت رونے اور کم ہنسنے کا فرمایا بہت سے آدمی ایسے ہیں زمین پر چلتے ہیں اور وہ مردہ ہیں اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جو زمین کے اندر سوتے ہیں اور وہ زندہ ہیں۔ آپ کا وصال مبارک عاشورا کے دن ۴۲۴ء کو ہوا۔ مزار مبارک خرقان میں ہے۔

الٰہی بحرمت شمس الصلحاء تاج العرفاء مقبول بارگاہ یزدانی الشیخ ابوالقاسم کرگانی۔

علیہ الرحمۃ

اسم گرامی علی بن عبداللہ کنیت ابوالقاسم تھی۔ آپ کو فیض باطنی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملا ہے۔ اپنے وقت میں قطب ربانی اور عارف سبحانی تھے۔ آپ کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے مشکل پیش آئی جس کا حل دشوار ہو گیا۔ آپ کی زیارت کے ارادہ سے گیا۔ مسجد میں تنہا پایا۔ آپ مسجد کے ستون سے مخاطب ہو کر وہ مسئلہ بیان فرما رہے تھے۔ جو میرے لئے باعث پریشانی تھا اور بغیر پوچھے میں نے سوال کا جواب پالیا۔ میں نے عرض کیا یا شیخ آپ یہ گفتگو کس سے کر رہے تھے فرمایا اے لڑکے اس ستون کو اللہ تعالیٰ نے گویائی دی اس نے مجھ سے سوال

کیا۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ آپ نے ۲۳ صفر ۴۵۰ھ میں وصال فرمایا۔

الٰھی بحرمت برھان الواصلین قدام شرفاء الکاملین کاشف سر مکنون مخزن اسرار سرمدی

ابوبکر ابو علی فارمدی طوسی

علیہ الرحمۃ

آپ کا اسم مبارک فضل بن محمد اور کنیت ابو علی ہے آپ فارمد کی طرف منسوب ہیں جو کہ طوس کے دیہات میں ایک گاؤں ہے۔ اس وجہ سے فارمدی طوسی مشہور ہیں۔ فرماتے ہیں ایک دفعہ شیخ ابو سعید ابو الخیر کی صحبت بابرکت میں گیا۔ آپ نے سماع میں حالت وجد میں آ کر کپڑے پھاڑ ڈالے اور ان میں سے تریز اور آستین مجھ کو عطا فرما کر فرمایا اسے اچھی طرح بحفاظت رکھنا جو تعلق آستین اور تریز میں ہے وہی تعلق مجھ میں اور تجھ میں ہے۔ ان کے نیشاپور چلے جانے کے بعد ابو القاسم قشیری کے پاس گیا تین سال تک تحصیل علم میں مشغول رہا۔ اس کے بعد خانقاہ میں گیا اور امام کے استاد کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ مدتوں ان کے پاس مجاہدہ کی اس کے بعد میں شیخ ابو القاسم کرگانی کی خدمت میں پہنچا انہوں نے مدت دراز تک مجھ سے طرح طرح کے مجاہدات اور ریاضتیں کرائیں۔ تصوف میں آپ کی نسبت دو طریقوں سے ہے۔ ایک شیخ ابو القاسم کرگانی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے روحانی پر خواجہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ تھی۔ آپ اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ وعظ و تذکیر میں آپ امام ابو القاسم قشیری کے شاگرد ہیں۔ آپ کی ولادت ۴۰۷ھ اور وفات ۴۷۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر طوس میں ہے۔

الٰھی بحرمت افتخار الاولیاء مرجع العلماء الاصفیا محبوب بارگاہ رحمانی الشیخ

حضرت خواجہ ابو یوسف یعقوب بن ایوب ہمدانی علیہ الرحمۃ

نام مبارک یوسف کنیت ابو یعقوب آپ علوم و معارف میں کامل دستگار رکھتے تھے۔

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ لیکن شرح وصایا کے مطابق آپ بے واسطہ خواجہ عبدالحسن خرقانی کے مرید ہیں۔ اور خرقہ شیخ عبداللہ جوینی سے حاصل کیا شیخ حسن سمنانی کی صحبت میں بھی حاضر رہے۔ ۱۸ سال کی عمر میں بہت سے ممالک بغداد سمرقند بخارا وغیرہ میں استفادہ کیا۔ وعظ فرمایا حدیث شریف پڑھی۔ فتاویٰ واحکام شرعیہ میں دسترس کامل تھی۔ جم غفیر علماء وفقہاء کا آپ کے پاس جمع رہا آپ کی صحبت میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ معین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی حاضر ہوتے رہے۔ آپ کی ولادت شریف ۴۴۰ھ میں ہوئی اور وصال شریف ۵۳۵ھ میں ہوا۔ مزار شریف ''مرو'' مضافات ہراۃ میں ہے۔

الٰھی بحرمت زبدۃ العارفین سراج العاشقین مظھر حسن لایزالی الشیخ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

علیہ الرحمۃ

اسم گرامی عبدالخالق لقب خواجہ جہاں والد عبدالجمیل ہیں۔ آپ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد سے ہیں آپ کی والدہ سلطان روم کی نسل سے تھیں۔ آپ کے والد محترم کبراء، اولیاء، عظماء، اتقیاء سے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد کو آپ کی پیدائش سے متعلق خوش خبری دے کر فرمایا تھا اس کا نام عبدالخالق رکھنا۔ اول حضرت خضر علیہ السلام نے فرزندی میں قبول فرمایا اور پیر سبق وتعلیم بنے اور ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' وظیفہ ذکر فرمایا جو کہ آخر تک قائم ودائم رہا۔ آپ نے سنت نبوی کی متابعت اور بدعات سے پرہیز کرنے کا بہت التزام کر رکھا تھا۔ ایک روز اپنے فرزند خواجہ اولیاء کبیر رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت فرماتے ہوئے فرمایا تقویٰ کو اپنا شعار بنانا۔ وظائف اور عبادت کی ملازمت رکھنا۔ اللہ تعالیٰ ورسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا حق ادا کرنا جاہل صوفیوں سے پرہیز کرنا خلوت اختیار کرنا۔ لوگوں سے حسن خلق کے ساتھ معاملہ کرنا۔ خوف ورجا کے درمیان زندگی گزارنا۔ مشائخ کی مال و

ان سے خدمت کرنا توکل کے بھروسہ پر قدم رکھ۔ فرمایا جب کوئی مرد عالم طلب آخرت سے رہ کر طلب دنیا میں مشغول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں یہ عقوبت دیتا ہے کہ حلاوت و لذت اطاعت اس سے لے لیتا ہے جو شخص تابع ہوائے نفس ہے اس کی جگہ دوزخ ہے۔

ایک دن آپ کے پاس ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی معرفت کی باتیں ہو رہی تھیں اتنے میں ایک نوجوان زاہدوں کی صورت میں بغل میں خرقہ کاندھے پہ مصلی رکھے ایک گوشہ میں آ کر بیٹھ گیا۔ خواجہ نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا نوجوان کہنے لگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھ لیتا ہے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا اس میں بھید یہ ہے کہ تم اپنا زنار توڑ کر ایمان لاؤ وہ بولا معاذ اللہ میرے پاس زنار۔ حضرت خواجہ نے خادم کو اشارہ فرمایا خادم نے اٹھ کر خرقہ اتار لیا تو نیچے زنار۔ نوجوان نے فوراً توڑ ڈالا اور وہ ایمان لے آیا۔

منقول ہے کہ جب وقت آخیر آیا تو آنکھ مبارک کھول کر فرمایا کہ اے عزیزو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوا اور بشارت رضا دی ہے۔ نیز الہام فرمایا کہ جو شخص تادم آخر اس پر استقامت رکھے گا اس پر رحمت کروں گا۔

اس کے ساتھ ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ ہجری میں ہوئی مزار مبارک غجدوان میں ہے

کلمات قدسیہ

وہ کلمات طیبات جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے درج ذیل ہیں اور آپ ہی کے مقرر کردہ ہیں۔

ہوش در دم:۔ یعنی ہوشیار ہونا طالب کا ہر نفس میں کہ ذاکر ہے یا غافل؟

نظر بر قدم:۔ چلنے پھرنے میں نظر نیچی رہے ادھر ادھر نہ کیجئے کیونکہ ایسا کرنے سے خیالات پراگندہ ہوتے ہیں اور توجہ الی اللہ میں خلل پڑتا ہے۔

سفر در وطن:۔ سیر در انفس اس سے مراد صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کی طرف انتقال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اولیاء اللہ نے دو طریقے بیان فرمائے ہیں ایک سیر آفاقی اور دوسرا سیر نفسی! طریقہ نقشبندیہ میں سیر نفسی سے ابتدا ہوتی ہے واضح رہے سیر آفاقی مطلوب کو اپنے سے باہر ڈھونڈتا ہے اور سیر انفسی اپنے اندر تلاش کرنے اور دل کے گرد پھرنا۔

ہم جو نابینا مبر ہر سوئے دست　　　یا تو زیر گلیم است ہر چہ ہست

خلوت در انجمن:۔ لوگوں کے مجمع میں بیٹھے ہوئے بھی اپنے باطن کی طرف متوجہ رہنا اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہنا۔ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا۔ ابتداء میں یہ معاملہ بتکلف ہوتا ہے اور انتہا میں بے تکلف فیضان مرشد سے عطا ہوتا ہے۔

یاد کرد:۔ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے۔ خواہ زبانی ہو یا قلبی

بازگشت:۔ چند بار ذکر اور بتضرع یہ خیال کر کے دعا کرے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اپنی محبت اور معرفت مجھ کو عطا فرما۔ یہ کلمات زبان خیال سے ادا کئے جائیں۔

نگہداشت:۔ نگہداشت سے مراد قلب کو خطرات اور وساوس سے محفوظ رکھنا۔

یادداشت:۔ یادداشت سے مراد ملکہ ذکر حاصل ہو جائے یعنی ذکر کی مشق کرتے ہوئے ذکر بے اختیاری جاری ہو جائے اور دوام آگاہی غالب ہو کر غفلت کسی وقت نہ پائے۔ اس منزل میں پہنچ کر طالب اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے۔

رجال لاتلهيهم تجارة ولابيع عن ذكر الله

ایسے مرد ہیں جن کو خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

الٰهى بحرمت فلک العلماء مجد العرفاء مخزن تقوىٰ و طهارت الشيخ

حضرت خواجہ عارف ریوگری

علیہ الرحمۃ

آپ یکتائے روزگار اور مقبول پروردگار تھے۔ آپ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے تا حیات حضرت خواجہ کے خدمت گزار رہے۔ اور خدمت اقدس میں رہ کر فائدہ باطنی حاصل کیا حضرت خواجہ کی وفات کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھ کر ہدایت خلق میں معروف رہے۔ علم وحلم۔ زہد وتقویٰ وریاضت وعبادت متابعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے آپ کا مولد و مدفن موضع ریوگر ہے۔ جو بخارا سے ۱۸ میل دور ہے آپ کا وصال یکم شوال بروز عید الفطر ۶۱۶ھ کو ہوا۔

الٰهی بحرمت شیخ الطریقت و الحقیقة کنز اعوفتة والکرامة و سیلتنا

الیٰ الله الصمد الشیخ

حضرت خواجہ محمود انجیر ففنوی

علیه الرحمة

آپ حضرت خواجہ عارف کے افضل واکمل خلیفہ ہیں۔ آپ کا مقام ولادت موضع انجیر ففنہ ہے جو شہر بخارا سے ۹ میل دور ہے آپ نے بمقتضائے مصلحت طالبین جہر ذکر خیر تعلیم کیا۔ چنانچہ آپ کے بعد اس سلسلہ میں ذکر جہر کا رواج عام ہوگیا۔ پھر جب سید امیر کلال کا دور آیا اور حضرت خواجہ نقشبند کے مرید ہوئے اس وقت آپ علماء بخارا کو حضرت امیر کی خدمت میں لے گئے۔ علمائے نے ذکر خفی کی فضیلت بیان کی۔ حضرت سید امیر نے فرمایا اچھا اب نہیں کریں گے۔ چنانچہ اس کے بعد بدستور قدیم ذکر خفی کی تعلیم ہونے لگی آپ نے سترہ ربیع الاول ۷۱۷ھ یا ۷۱۵ھ کو وصال فرمایا۔

الٰهی بحرمت بدر الاولیاء علم الاصفیاً معدن انوار ایزدی الشیخ

حضرت خواجہ علی رامیتنی

علیه الرحمة

اسم مبارک علی اور لقب عزیزاں ہے آپ کی جائے پیدائش رامیتن بخارا سے چھ میل دور بہت بڑا قصبہ ہے حضرت علاؤ الدولہ سمنانی آپ کے ہم عصر تھے۔ فرمایا جو اللہ کے عاشق ہوتے ہیں خضر علیہ السلام ان کے عاشق ہوتے ہیں۔ فرمایا

اگر در یمنے و بامنی پیش منی   ور پیش منی و بے منی در یمنی

آپ کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔ آپ قطب وقت تھے۔ جو شخص ایک دن آپ کی محبت میں بیٹھتا حقیقت کو پالیتا۔ آپ کے دو فرزند تھے ایک خواجہ محمد اور دوسرے خواجہ ابراہیم وفات کے قریب ہونے پر چھوٹے صاحبزادہ صاحب کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا میرے بڑے فرزند کو میرے بعد بہت جلد موت آجانی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ آپ کے وصال کے انیس روز بعد وفات پا گئے آپ کا وصال مبارک ایک قول کے مطابق ۲۸ ذی قعدہ ۷۱۵ھ اور دوسرے قول کے مطابق دوشنبہ ۲۸ ذی قعدہ ۷۲۱ھ ایک سوتیس برس کی عمر میں ہوا اور آپ کا مدفن پاک خوارزم میں ہے۔

الٰھی بحرمت سلطان الاسخیاء سراج النلاٗ قطب الاقطاب

آفتاب ولایت الشیخ

حضرت خواجہ بابا سماسی

علیہ الرحمۃ

آپ حضرت عزیزاں کے کامل ترین خلفاء سے ہیں۔ بڑے صاحب کشف تھے۔ آپ پر بے خودی اور استغراق بدرجہ غایت طاری رہتے تھے۔ آپ کا وطن قصبہ سماس ہے ایک دفعہ آپ کا گزر مقام قصر ہندواں سے ہوا۔ تو فرمایا اس جگہ سے ایک مرد کامل کی خوشبو آرہی ہے دوسری بار جب یہاں سے گزر ہوا تو فرمایا معلوم ہوتا ہے شائد وہ مرد پیدا ہو گیا ہے اس وقت شاہ نقشبند کو پیدا ہوئے تین روز گزر چکے تھے۔ آپ کے جد امجد آپ کو حضرت بابا کی خدمت میں لئے گئے آپ نے اپنی فرزندگی میں قبول فرمالیا۔ اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال کو آپ کی تربیت کیلئے نہایت ہی سختی سے تاکید فرمائی آپ کا وصال مبارک ۱۰ جمادی الاخریٰ ۷۵۵ھ کو ہوا۔ اور مزار پاک موضع سماس میں ہے۔

الٰهی بحرمت سید الأولیاء المتأخرین سند العلماء الراسخین
گوهر درج رسالت و نبوت الشیخ
السید شمس الدین امیر کلال
علیہ الرحمۃ

آپ صحیح النسب سید ہیں اور حضرت بابا سماسی کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ آپ کا مولد سوخار ہے جو مضافات بخارا میں سماس کے قریب ہے۔ آپ کوزہ گری کا شغف رکھتے تھے۔ کوزہ گری کو فارسی میں کلال کہتے ہیں ابتداء جوانی میں آپ کو کشتی کا شوق تھا۔ ایک روز آپ کشتی لڑنے میں مشغول تھے حضرت بابا سماسی کا گزر اکھاڑے پر ہوا آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اس میدان میں ایک مرد خدا ہے اس سے بہت سے بندگان خدا کو فیض پہنچے گا میں اس کے شکار کیلئے کھڑا ہوں اسی دوران حضرت سید امیر کلال کی نظر بابا سماسی پر پڑی دیکھتے ہی متاثر ہو گئے آپ کے قدموں پر گر پڑے اسی روز سے حضرت بابا نے ان کو طریقہ کی تلقین کی پھر تیس برس حضرت بابا کے ساتھ رہے آپ سے فیض حاصل کیا۔

آپ کے ایک سو چودہ خلفاء تھے جن میں اکمل ترین حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ہیں مرض موت میں آپ نے مریدین کو حضرت خواجہ کی متابعت کا حکم فرمایا۔ آپ نے فرمایا دنیا میں ایسی مشغولیت نہ ہو جس سے دین جاتا رہے۔ توبہ کرتے رہو توبہ تمام عبادتوں کا سر ہے۔ علماء و صلحاء کی صحبت میں رہو کیونکہ وہ دین کے چراغ ہیں جاہلوں کی صحبت سے دور رہو اور دنیا داروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ ان کی صحبت اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔ آپ نے ۸ جمادی الاول بروز پنج شنبہ بوقت نماز صبح ۷۷۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف سوخار میں ہے۔

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ و الحقیقۃ بدر ملک الکرامۃ

آفتاب مہر عرفاں خواجہ خواجگاں الشیخ

سید حضرت بہاؤالدین محمد نقشبند علیہ الرحمۃ

آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری مشہور بہاء الدین نقشبند۔ آپ کا لقب نقشبند اس طرح ہوا کہ آپ غالیچہ بافی کرتے تھے اور اس میں نقش و نگار بناتے تھے۔ جو کہ اس دور میں نیا کام تھا۔ آپ کا نسب سادات حسینی سے ہے آپ کی ولادت ماہ محرم ۷۰۸ھ میں ہوئی۔ آثار ولایت وانوار سعادت ابتداء ہی سے پیشانی مبارک پر ہویدا تھے آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت بابا سماسی نے بشارت دی تھی اور پیدائش کے تین روز بعد حضرت بابا نے اپنی فرزندی میں قبول فرما کر حضرت سید امیر کلال کو آپ کی تربیت کی ہدایت فرمائی آپ نے بحسب ظاہر سید امیر کلال سے فیض پایا فی الحقیقۃ آپ حضور عبدالخالق غجدوانی سے اویسی طور پر مستفیض ہیں اکثر مزارات مبارکہ پر جا کر فیض حاصل کرتے رہے۔

امام طریقت و مجدد شریعت حضرت خواجہ بہاؤالدین نے جس طرح فیوض و برکات کا اکتساب کیا اور مراتب و مقامات ولایت کو حاصل کیا اس کی مثال کم ہے

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند　　　نوبت آخر بہ بخارا زدند

ایک بار مولانا زین الدین قدس سرہ کی ملاقات کے لئے "ہرات گئے" تین دن وہاں رہے ایک دن مولانا نے عرض کیا۔ "برائے ما ہم اے خواجہ نقشبند" یعنی ہماری طرف توجہ فرمائیں آپ نے ازراہ تواضع فرمایا "آمدیم تا نقش بندیم" فرمایا کہ جب میرا وقت آخیر آئے گا سب کو مرنا سکھاؤں گا چنانچہ جب آپ کا وقت آخر آیا۔ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور مدت تک دعا مانگتے رہے اور جب دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے جان بجاناں تسلیم کی۔ ۳ ربیع الاول دوشنبہ ۷۹۱ھ کو وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے آگے یہ رباعی پڑھی جائے۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　　شیئا للہ از جمال روئے تو

وست بکشا جانب زنبیل ما   آفریں بردست بربازوئے تو

الٰهی بحرمت شمس الاصفیاء فخر الاتقیاء حافظ حدود شریعت

فاتح مغلقات حقیقة الشیخ

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار

علیہ الرحمة

آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری المعروف علاؤالدین عطار ہے آپ کی ایام طفولیت میں طبیعت مبارک مائل بہ فقر تھی۔ والد محترم کی وفات کے بعد طالب مال پدری نہ ہوئے بلکہ مشغول حصول علم ظاہری ہوئے۔ طالب علمی کی زندگی ہی میں آپ کا عقد مبارک حضرت خواجہ نقشبندی کی صاحبزادی سے ہو گیا تھا آپ حضرت خواجہ نقشبند کے خلیفہ اول اور نائب مطلق تھے۔ تکمیل سلوک کے بعد حضرت خواجہ نے اپنے سامنے ہی طالبین حق کی تعلیم آپ کے سپرد کردی تھی اور فرماتے تھے علاؤالدین نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے فرمایا۔ مزارات مشائخ سے اس قدر فیض ہوتا ہے کہ جس قدر کا اعتقاد ہوتا ہے علامہ شریف جرجانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں" واللہ ماعرفت الحق سبحانه کما ینبغی مالم اصل الیٰ خدمة العطار " اللہ کی قسم میں نے اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانا جیسا کہ چاہیئے تھا جب تک میں علاؤالدین کی خدمت میں نہ پہنچا۔ آپ نے آخیر وقت وصیت فرماتے ہوئے فرمایا کہ تمام کاموں میں عزیمت پر عمل کرو اور سنت مؤکدہ پر عمل کرو۔ اسی اثناء میں کلمہ توحید پڑھا اور انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات ۲۰ رجب ۸۰۲ ہجری کو ہوئی۔

الٰهی بحرمت قدوة المحققین فخر المدققین قطب ربانی

فرد حقانی الشیخ

حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی

علیہ الرحمة

غزنی میں چرخ نامی گاؤں میں آپ کی ولادت ہوئی اسی کی طرف آپ کی نسبت ہے

آپ طریقہ نقشبند کے عظیم اکابر سے ہیں۔آپ سے طریقہ کی بڑی اشاعت ہوئی۔آپ کو بیعت واجازت حضرت شاہ نقشبند سے ہوئی چونکہ آپ کی تکمیل وسلوک حضرت خواجہ علاء الدین سے ہوئی اس لئے ان کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔علوم باطنی کے فیوض کے علاوہ آپ سے فیوض علم ظاہری بھی لوگوں کو حاصل ہوئے علم تفسیر اور علم دینیہ میں آپ کی تصانیف بھی ہیں آپ نے ۵ صفر ۸۵۱ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک بلغور میں ہے۔

الٰهی بحرمت شمس العلماء قمر الاتقیاء و سیلتنا الیٰ ذو المنن الشیخ

حضرت خواجہ ناصر بن عبید اللہ احرار

علیه الرحمة

آپ کا اسم گرامی عبید اللہ لقب ناصر الدین واحرار ہے۔احرار جمع حرکی ہے اہل اللہ کے نزدیک حر وہ ہے جو عبودیت میں درجہ کمال پر فائض ہو اور اغیار کی غلامی سے نکل جائے۔آپ رمضان شریف ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔بچپن ہی سے رشد وسعادت کے آثار وقبول وعنایت الٰہی کے آثار پیشانی مبارک پر نمایاں تھے جب آپ کو آپ کے جد امجد شیخ شہاب الدین کی خدمت میں لایا گیا شیخ صاحب تعظیما کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ عالم گیر ہوگا اور اس سے حقیقت وشریعت کو رونق ہوگی حضرت خواجہ احرار مولانا یعقوب چرخی سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی جب آپ خلافت حاصل کر کے واپس ہونے لگے تو حضرت مولانا نے نعمت ہائے کثیرہ سے نوازا اور حضرت خواجگان کے جملہ طریق بیان کئے۔حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چو فقر اندر قبائے شاہی آمد　　　به تدبیر عبید الٰہی آمد

فرمایا پیر وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی مرضی میں فنا ہو گیا ہو۔اس کی تمام آرزوئیں مثل آئینہ کے ہوں۔فرمایا مرید وہ ہے جس کی تمام خواہشات سوخت ہو گئی ہوں اور اپنی تمام توجہ پیر کی جانب رکھے۔

آنرا کہ دوسرائے نگار فارغ است　　　از بوستان وتماشائے لالہ زار

فرمایا جو شخص فقیروں کی صحبت میں آئے اپنے تیئں نہایت مفلس ظاہر کرے۔ فرمایا سونے سے قبل اپنی گذشتہ اوقات کا خیال کرے کہ کس طرح گذرے ہیں۔ آپ کا انتقال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوا۔ منقول ہے کہ آپ کے وصال کے وقت بہت سی شمعیں روشن تھیں کہ دفعتہً آپ کی دونوں ابروؤں کے درمیان سے ایک نور ظاہر ہوا اور تمام شمعوں کی روشنی پر غالب آگیا۔

الٰهی بحرمت فرد الافراد حضرت قطب الاقطاب

قبلۂ ارباب معانی الشیخ

حضرت مولانا محمد زاہد وخشی

علیه الرحمة

آپ حضرت یعقوب چرخی کے نواسے اور حضرت خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ پہلے حضرت خواجہ کے کسی دوسرے خلیفہ سے ذکر وتلقین کی تعلیم حاصل فرمائی پھر جب حضرت خواجہ کی شہرت سنی تو ان کی خدمت میں جانے کا سفر کیا جب حضرت خواجہ احرار کے مسکن سے تین کوس پہنچے تو حضرت خواجہ بذریعہ کشف معلوم کر کے استقبال کیلئے عین دوپہر کو چل پڑے جب مولانا کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار روتے ہوئے دوڑے اور قدموں پر بوسہ دیا۔ پھر خلوت میں اپنے واردات۔ معاملات اور مقامات پیش کر کے بیعت کی خواہش کی۔ حضرت خواجہ احرار نے بیعت کر کے اسی مجلس میں درجہ تکمیل تک پہنچا دیا اور خلافت عطا فرما کر وہیں سے رخصت فرمادیا۔ یہ دیکھ کر حضرت خواجہ کے بعض مریدین کے دل میں آتش غیرت جل اٹھی آپ نے فرمایا مولانا زاہد چراغ، تیل وبتی تیار کر کے ہمارے پاس لائے ہم نے صرف اس کو روشن کر دیا ہے۔ آپ کا وصال شریف یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوا موضع وخش جو نواح بلخ میں ہے دفن ہوئے۔

الٰهی بحرمت خلیل العلماء امام الفقهاء
رھنمائے شریعت و طریقت الشیخ
حضرت مولانا درویش
علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علہ کے بھانجے اور جلیل القدر خلیفہ تھے۔ بیعت سے پہلے ۱۵ سال تک ریاضت وعبادت کثیرہ میں معروف رہتے تھے۔ تجرید وتفرید کی حالت میں بے خوروخواب ویرانوں میں اوقات بسر کرتے تھے ایک روز بھوک کی شدت سے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اسی وقت حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا اگر قناعت اور صبر مطلوب ہے تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت میں جاؤ یہ سن کر آپ مولانا محمد زاہد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ کمال وتکمیل کو پہنچے آپ اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار تھے ورع وتقویٰ میں عظیم شان رکھتے تھے گمنامی اور ستر احوال کیلئے درس قرآن مجید فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو ان کے احوال سے خبر نہ ہو۔ حضرت مولانا محمد زاہد کے وصال شریف کے بعد ان کے نائب ہوئے۔ آپ کا انتقال ۹ محرم ۹۷۰ھ کو ہوا مزار شریف موضع اسفراہ یا اسفرائن میں ہے۔ جو کہ ماوراء النہر کے مضافات میں واقع ہے۔

شہرت کا سبب۔ ایک صوفی شیخ نورالدین خوانی آپ کی بستی میں وارد ہوئے تو مولانا درویش محمد ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ شیخ نے خوب معانقہ کیا اور دوزانو مراقب ہوکر بیٹھ گئے۔ جب مولانا رخصت ہوئے تو شیخ نے پوچھا کہ اس بزرگ سے یہاں کے لوگ استفادہ کرتے ہوں گے اور طالبان خدا کی بہت آمد ورفت ہوگی۔ انہوں نے کہا یہ تو کوئی شیخ نہیں ہیں مسجد میں بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں یہ سن کر شیخ نورالدین نے فرمایا کہ یہاں کے لوگ کیسے اندھے اور مردہ دل ہیں ایسے مرد کامل سے فیض حاصل نہیں کیا جب شیخ کا یہ کلام مشہور ہوا تو ہر طرف سے طالبان طریقت آپ کے پاس آنے لگے۔ مگر آپ گمنامی کی لذت کو ہمیشہ یاد کرتے تھے۔

الٰہی بحرمت غوث الأولیاء شمس الأتقیاء

نور افزائے معرفت و حقیقت الشیخ

حضرت مولانا خواجگی امکنگی

علیہ الرحمۃ

آپ ۹۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔آپ موضع امکنگ جو اطراف بخارا میں سے ہے سے تعلق رکھتے ہیں جس کی وجہ سے امکنگی مشہور ہوئے۔آپ حضرت خواجہ درویش محمد کے فرزندوں اور خلفاء میں سے ہیں۔علوم ظاہری و باطنی والد محترم سے حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔مہمانوں کو خود کھانا لا کر دیتے حتیٰ کہ ان کے خادموں اور سواریوں کی دیکھ بھال بھی خود فرماتے۔علماء و فضلاء ملوک و سلاطین آپ کی خدمت اقدس میں آ کر مستفیض ہوتے تھے۔اور آپ کے آستانہ کی خاک آنکھوں کا سرمہ بناتے۔ذکر جہر سے مکمل اجتناب فرمایا۔اپنے خلیفہ اعظم حضرت باقی باللہ کو ہندوستان بھیجا جن کی وجہ سے یہاں سلسلہ نقشبندیہ کو ترقی و اشاعت نصیب ہوئی۔فرمایا کرامت کا چنداں اعتبار نہیں۔پیر کی خدمت میں خالصۃً للہ آنا چاہئے۔انتقال سے چند روز پیشتر آپ نے خلیفہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا اور اس میں یہ شعر درج فرمائے۔

زماں تا زماں مرگ یاد آیدم — ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم

خدائی مبادا مرا از خدائے — دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

اس خط کے تھوڑے ہی دن گزرنے کے بعد ۱۰۰۸ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک موضع امکنگ میں ہے۔

الٰہی بحرمت حجۃ العاشقین قدوۃ السالکین سید العارفین

حامئ دین و متین الشیخ

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ

آپ کا اسم گرامی محمد باقی اور عرف باقی باللہ تھا۔والد ماجد کا نام قاضی عبد السلام خلجی سمر

قندی قریشی تھا جو صاحب وجد و حال اور ارباب فضل و صفا تھے۔ آپ کابل میں ۹۷۱ھ یا ۹۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے بزرگی کے آثار چہرے مبارک پر ظاہر تھے۔ اکثر اوقات گوشہ تنہائی میں صرف فرماتے۔ ظاہری علوم مولانا صادق حلوائی سے اور کمالات باطنی حضرت خواجہ احرار سے حاصل کیے آپ کو اویسی نسبت حضرت خواجہ نقشبند سے ہے۔ بڑے بڑے مشائخ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ مولانا خواجگی امکنگی سے شرف بیعت حاصل کر کے اجازت و خلافت پائی۔ آپ نے حکم فرمایا اب تم ہندوستان جاؤ تا کہ تمہارے وسیلہ سے یہ سلسلہ عالیہ پوری رونق پائے چنانچہ بحکم شیخ و مرشد ہندوستان تشریف لائے اور ایک سال لاہور میں سکونت فرمائی پھر دہلی تشریف لے گئے اور صرف دو تین سال تک مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے مگر اس عرصہ قلیل میں ہندوستان کا وسیع ملک آپ کی برکتوں سے مالا مال ہو گیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سلاسل سے کمال حاصل کرنے کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت آپ سے حاصل کی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی آپ سے مستفیض ہوئے۔ فرمایا توکل یہ نہیں کہ ظاہری اسباب کو چھوڑ دیں اور بیٹھ رہیں۔ یہ تو بے ادبی ہے بلکہ چاہئے کہ کوئی حلال سبب اختیار کریں اور نظر صرف مسبب پر رکھیں کیونکہ سبب صرف مثل دروازہ کے ہے جو نعمت پہنچنے کیلئے بنایا ہے۔ ہمارے طریقے کا مدار تین باتوں پر ہے اہل سنت و جماعت کے عقیدوں پر ثابت قدم رہنا۔ دوام آگاہی۔ عبادت پر استقامت اگر کسی شخص کو ان باتوں سے کسی ایک میں فرق آ جائے تو وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے۔ اسباب دنیا سے آپ کو اس قدر استغنا تھی کہ کبھی مجلس میں ذکر دنیا نہ ہوتا۔ اپنی وفات سے پہلے اشاروں سے اس کا ذکر اکثر فرماتے رہتے تھے۔ آخر روز پنج شنبہ ۲۵ جمادی الثانی یا جمادی الاول ۱۰۱۲ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے جاں بجاناں تسلیم کی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۴۰ سال تھی۔

الٰهی بحرمت وارث کمالات محمدیه ،حامل نسبت صدیقیه، مهبط علوم حیدریه،قیوم الوقت والموجود خلیفة اللّٰه المعبود مفتاح انوار الحقائق،مصباح رموز الدقائق،قطب ربانی غوث صمدانی کاشف اسرار سبع مثانی عالم علوم مقطعات قرآنی ،امام ربانی عارف حقانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی الشیخ

احمد فاروقی سرہندی

علیه الرحمة

نام مبارک احمد، والد ماجد کا اسم گرامی عبدالاحد، آپ کا نسب شریف ۲۸ واسطوں سے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بروز جمعہ شریف بوقت نصف شب سرہند شریف میں ہوئی۔ آپ کو حضرت محمد باقی باللہ سے انتساب ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر اپنے والد ماجد سے بیشتر علوم معقول و منقول حاصل کئے اور کچھ دیگر علوم مولانا کمال کشمیری وغیرہ سے حاصل کئے۔ سترہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے ۱۰۰۷ھ میں اپنے والد محترم عبدالاحد کی صحبت سے مشرف ہو کر طریقہ چشتیہ میں فیوض حاصل کر کے اجازت سلسلہ عالیہ چشتیہ حاصل کی۔ بعد از وصال والد محترم شوق حج جو کہ کافی عرصہ سے بیتاب کئے ہوا تھا کہ سلسلہ میں سفر شروع کیا۔ دوران سفر حضرت باقی باللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حسب ارشاد ایک ہفتہ رہنا اختیار فرمایا۔ حضرت خواجہ نے داخل طریق فرمایا اور خلوت میں لے جا کر توجہ شروع کی اسی وقت آپ کا دل ذاکر ہو گیا اور عرصہ قلیل صرف دو ماہ چند روز میں تمام نسبت نقشبندیہ بالتفصیل آپ کو حاصل ہو گئی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ نے ۱۰۱۲ھ میں آپ کو بشارت حصول کمال و تکمیل عطا فرما کر سرہند روانہ کیا۔ آپ سرہند شریف پہنچ کر تربیت و تہذیب میں مشغول ہوئے۔ خلقت مور و ملخ کی مانند آپ کے گرد جمع ہو گئی۔ حضرت خواجہ فرمایا کرتے کہ میاں شیخ احمد آفتاب ہیں کہ ہم جیسے

ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔ میاں احمد مکمل مرادوں اور محبوں سے ہیں۔ تیسری مرتبہ جب حضرت امام ربانی سرہند سے دہلی حضرت خواجہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے حضرت خواجہ نے فرمایا ضعف بدن بہت معلوم ہوتا ہے امید حیات کم ہے۔ اپنے دونوں صاحبزادوں خواجہ عبید اللہ اور خواجہ عبداللہ کو جو اس وقت شیر خوار تھے طلب فرما کر اپنے روبرو توجہ کرائی بلکہ ان کی والدہ کو بھی غائبانہ توجہ کرائی۔ حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ بعد نماز ظہر میں مراقب بیٹھا تھا کہ اچانک اپنے اوپر ایک خلعت عالی نورانی پائی۔ اتنے میں حضرت ختم المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پہ دستار مبارک باندھی اور مبارک باد منصب قیومیت دی۔ (مکتوب ص ۸۰۔۷۹ جلد سوم) آپ نے فرمایا جو بھی میرے طریقہ میں بواسطہ یا بے واسطہ مرد وعورت قیامت تک داخل ہوں گے سب کو میرے پیش نظر کیا گیا۔ ان کا نام ونسب اور مولد ومسکن بتلایا گیا اگر چاہوں تمام بیان کردوں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خوارق اور تصرفات بہت ہی زیادہ ہیں۔ "مشتے نمونہ از خروارے" منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک روز میں متوجہ یاراں تھا معلوم ہوا کہ شیخ طاہر لاہوری کا نام دفتر سعداء سے خارج کر کے دفتر اشقیا میں لکھ دیا گیا ہے چنانچہ اسی وقت متوجہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا۔ حالت التجاء وتضرع میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضاء معلق نہیں ہے اور مشروط کسی شرط کا نہیں اس وقت کمال یاس اور ناامیدی ہو گئی معاً قول حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ یاد آیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ قضا مبرم میں کسی کو مجال تبدیل نہیں لیکن مجھ کو ہے اگر میں چاہوں تو وہاں بھی تصرف کر سکتا ہوں۔ پھر از سر نو ملتجی ومتضرع ہوا اور عرض کی بار خدایا تو نے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے۔ تیرے کمال کرم سے بعید نہیں اگر اس عاجز کو بھی ممتاز فرمائے چنانچہ بفضل خدا تعالیٰ شیخ طاہر کو اس بلا سے نجات مل گئی مگر اس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم قضا کی ہے کہ وہ لوح محفوظ میں مبرم ہوتی ہے اور عند اللہ معلق ہوتی ہے اور اس میں اخص خواص کو دست تصرف ہوتا ہے اور یہ معاملہ بھی اسی قسم آخر سے تھا۔

اولیاء را ہست قدرت از اللہ
تیر جستہ باز گرداند زراہ

ارشاد فرمایا جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل جانے وہ دائرہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔ آپ کو اپنے زمانہ کے علماء و اولیاء نے مجدد الف ثانی کا لقب دیا۔ منقول ہے جس رات کی صبح کو آپ کا انتقال ہوا وضو فرما کر نماز پڑھی اور فرمایا یہ آخری تہجد ہے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر داہنے کروٹ لیٹے اور ذکر میں مشغول ہو گئے اتنے میں ضیق نفس شروع ہوا۔ صاحبزادوں نے عرض کیا کہ اب کیا حال ہے فرمایا جو دو رکعت پڑھی ہیں کافی ہیں۔ اسم ذات میں مشغول رہے اور بعد ایک لحہ کے جان بجاناں تسلیم کی

شور برخاست مگر دامن محفل بشکست
گریہ زد جوش مگر آبلہ دل بشکست

آپ کا انتقال ۲۷ صفر ۱۰۳۴ھ بمقام سرہند ہوا۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید نے پڑھائی۔

حلیہ مبارک:۔ قد مبارک میانہ، نازک اندام، گندم گوں مائل بسفیدی، کشادہ پیشانی تھے۔ رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تھا کہ نگاہیں خیرہ ہو جاتیں۔ آپ کی ابرو سیاہ دراز باریک و کشادہ تھیں۔ آنکھیں بڑی تھیں۔ سر مبارک بڑا تھا۔ لب مبارک سرخ، دہن مبارک میانہ۔ دانت متصل چمکتے ہوئے۔ داڑھی مبارک گھنی اور خوبصورت تھی۔ بدن مبارک پر میل نہ بیٹھتا تھا۔ آپ کی شکل مبارک جو دیکھتا بے اختیار سبحان اللہ و ہذا ولی اللہ کہتا تھا۔ عبادت و ریاضت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ اپنے اقوال و افعال کو زیر تابع شریعت مطہرہ رکھا ہوا تھا۔

ارشاد فرمایا کہ اپنے عقیدوں کو علمائے اہل سنت و جماعت کی تحقیق کے موافق درست کریں کیونکہ نجات اخروی ان ہی بزرگوں کی پیروی سے وابستہ ہے اور فرقہ ناجیہ یہی

بزرگ اوران کے پیروکار ہیں اور یہی حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کے طریق پر ہیں۔
ترجمان حقیقت حضرت علامہ اقبال نے آپ کے روضہ مبارکہ کے متعلق یوں لکھا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کے لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

الٰهی بحرمت بقية الصالحين قدوة العارفين كنز الهداية واليقين الشيخ عروة الوثقٰی خواجہ محمد معصوم

عليه الرحمة

آپ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سوم تھے آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ میں ہوئی امام ربانی فرماتے ہیں کہ محمد معصوم کی آمد ہمارے لئے بہت مبارک ہوئی۔ پیدائش کے چند ماہ بعد حضرت خواجہ باقی باللہ کی صحبت سے مشرف ہوا۔

آپ نے ایک ماہ میں قرآن شریف حفظ کیا۔ آپ نے بچپن میں ماہ رمضان المبارک میں دن کو کبھی والدہ کا دودھ نہ پیا۔ آپ نے سولہ سال کی عمر میں تمام علوم اسلامیہ کی تحصیل سے فراغت پائی۔ طریقت میں تکمیل اپنے والد سے فرمائی آپ کے والد صاحب فرماتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اسی وجہ سے ان کو تعظیم و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اورنگزیب عالمگیر کو سلطنت دہلی آپ کی دعا ونصرت سے ملی تھی۔ طریقہ کی اشاعت ایسی فرمائی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ دور دور ممالک سے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت

میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا لقب دیا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں میں صبح حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور سرور عالم ﷺ تشریف لائے اور بغل گیر ہو کر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا لقب دیا ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجالاؤ۔ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ بعد نماز اشراق آپ پر اثرات سکرات شروع ہو گئے سورۃ یٰسین پڑھتے ہوئے جان بجاناں تسلیم کی۔ ارشاد فرمایا کھانا کھانے میں اعتدال ملحوظ رکھو نہ اس قدر کھاؤ کہ طاعت الٰہی میں سستی پیدا ہو۔ نہ اتنا کم کہ طاعت وذکر میں عاجز رہے۔

آپ گندمی رنگ کشادہ ابرو بلند بینی تھے۔ آنکھیں بڑی اور داڑھی مبارک سفید تھی۔ تمام اعضاء نہایت خوبصورت اور خوش شکل تھے۔ سر پر عمامہ باندھتے تھے۔

الٰهی بحرمت ملک العلماء الأعلام سید الأئمة الفخام

منبع فیوض و برکات الشیخ

خواجہ محمد سیف الدین

علیه الرحمة

آپ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ کے پانچویں فرزند ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ کو ہوئی اور دوسرے قول کے مطابق آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۵۵ھ ہے۔ بہت تھوڑی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ایام طفولیت ہی سے کمالات باطنی حاصل کرنے شروع کر دیئے تھے ۱۱ سال کی عمر میں آپ کو والد محترم نے فناء قلب کی بشارت دی۔ غرضیکہ ایام شباب میں واصل جملہ کمالات ہو کر مقبول مولائے ذوالجلال ہوئے۔ سلطان اورنگزیب عالمگیر کی استدعا اور اپنے والد محترم کے حکم پر سلطان کی اصلاح کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کوئی امر بادشاہ کے ہاں خلاف شرع دیکھتے تو ذرہ بھر رعایت نہ فرماتے آپ کی تبلیغ وتربیت پر تمام شاہی ٹھاٹھ کا سامان جو خلاف شرع تھا سلطان نے ختم کرادیا۔ متقی، دیندار اور پرہیزگار ہو گیا۔ بادشاہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی شکرگزاری میں ایک خط لکھا۔ آپ اکثر نصف شب میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ

اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضر ہوتے اور عرض کرتے۔

من کیستم کہ باتو دم دوستی زنم
چندیں سگاں کوئے تو یک کمترین منم

آپ کی خانقاہ میں ہر روز چار سو درویش استفادہ کے لئے حاضر ہوتے تھے اور ان کے حسب خواہش کھانا پکایا جاتا۔ آپ نے ۲۶ جمادی الاولی ۱۰۹۶ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ منقول ہے کہ جب آپ کا جنازہ دفن کرنے لے چلے تو جنازہ ہوا پر جاتا تھا ہر چند لوگ چاہتے کہ کاندھے پر رکھیں ممکن نہ ہوا۔ قبر کے پاس خود بخود جا کر رکھا گیا۔

الٰہی بحرمت صدر المجالس محی المدارس ہادی شریعت
حامی طریقت الشیخ

حضرت حافظ محمد محسن

علیہ الرحمۃ

آپ ایک بزرگ ولی کامل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں حضرت عروۃ الوثقیٰ کے خلیفہ تھے باقی مدارج حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ آپ کے فیوضات سے ہزاروں لوگ مستفیض ہوئے آپ نے ۱۲۱۹ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک کشمیر میں ہے۔

الٰہی بحرمت عمدۃ البلغاء المدققین افتخار العلماء الراسخین
آفتاب سر عرفان الشیخ

حضرت خواجہ سید نور محمد بدایونی

علیہ الرحمۃ

آپ فقیہ کامل، عارف کامل، عالم اجل واتباع سنت میں ممتاز تھے آپ نے کسب سلوک حضرت خواجہ سیف الدین سے کیا اور خلافت پائی اور تکمیل واستفادہ کیلئے کئی سال حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہے اور بڑے عالی درجات و

مقامات پر فائز رہے آپ ہر وقت استغراق میں رہتے تھے۔ پندرہ سال تک نماز کے اوقات کے سوا کسی وقت ہوش نہ آتا تھا۔ آخر عمر میں افاقہ ہو گیا تھا۔ کثرت مراقبہ کی وجہ سے آپ کی پشت مبارک خم ہو گئی تھی۔ اکل حلال کا بڑا خیال رکھتے۔ آپ تقویٰ وطہارت اتباع سنت میں ممتاز درجہ رکھتے تھے کتب کثیر واخلاق نبوی ہمیشہ پیش نظر رکھتے اوران پر عمل کیا کرتے آپ لقمہ میں احتیاط فرماتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۱ ذی قعدہ ۱۱۲۵ھ یا ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مدفن خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کے مزار کے قریب نواب مکرم خان کے باغ میں ہے۔

الٰهی بحرمت فرع الشجرة الزكية خلاصة السلسلة المصطفوية مظهر سر بيمثالي الشيخ

حضرت خواجہ مرزا جان جاناں شہید

عليه الرحمة

آپ سادات علوی میں سے تھے۔ انیس واسطوں سے حضرت محمد بن حنفیہ کی وساطت سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ ماہ رمضان ۱۱۱۱ھ میں ہوئی۔ جب یہ خبر عالمگیر کو ہوئی تو فرمایا بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے باپ کا نام مرزا جان ہے اس لئے ہم نے ان کا نام جان جاں رکھا (کیونکہ آپ کے والد محترم عالمگیر کے یہاں صاحب منصب تھے) لیکن عوام میں جان جاناں مشہور ہوئے آپ کا تخلص مظہر لقب شمس الدین حبیب اللہ تھا تعلیم کی ابتداء والد ماجد سے فرمائی۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل مشہور زمانہ علماء ومحدثین سے فرمائی۔ فن سپاہ گری میں یکتا تھے۔ آپ بہت دلیر اور نہایت ہی شجاعت رکھتے تھے ہر فن میں کمال حاصل تھا جس فن کا آدمی آپ کے پاس آتا آپ کی استادی کا اقرار کرتا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت نور محمد بدایونی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ چار سال تک آپ کی خدمت میں رہے انہوں نے ولایت علیا تک پہنچا کر اجازت طریقہ مع خرقہ عطا فرمائی اس کے بعد چھ سال تک حضرت سید کے مزار

پر جاتے رہے اور مزید ترقیات سے مستفیض ہوتے رہے۔ آپ نے حضرت شاہ گلشن حضرت خواجہ محمد زبیر۔ شیخ محمد عابد سنامی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین سے بہت فوائد حاصل کئے اور درجہ کمال کو پہنچے۔ جب عمر مبارک ۸۰ سال سے اوپر ہوگئی آپ کو رفیق اعلیٰ کا شوق غالب ہوا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایات سے فقیر کے دل میں کوئی آرزو نہیں چھوڑی جو حاصل نہ ہوئی ہو اب سوائے شہادت کے کوئی آرزو باقی نہیں ہے۔ چنانچہ چہار شنبہ ۷ محرم ۱۱۹۵ھ کی رات تین آدمی مکان میں داخل ہوئے ان میں سے ایک بدبخت رافضی نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ اس کے بعد تین روز تک آپ زندہ رہے اسی حالت میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۱۱۹۵ھ دس محرم جسے شب شہادت کہا جاتا ہے تین بار زور سے سانس لے کر روح مبارک عالم جاودانی کو راہی ہوئی۔

ارشاد فرمایا پیر کے سامنے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور کسی طرف التفات نہ کرنا چاہئے۔ خواہ وہ التفات کسی کے خطاب کے جواب میں ہو۔ ارشاد فرمایا اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت سے جمعیت کا فیض طلب کرو اور مشائخ عظام کی ارواح طیبہ کو فاتحہ کے ثواب کا تحفہ پہنچا کر بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بناؤ کیونکہ ظاہر و باطن کی سعادت اس سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر مبتدیوں کیلئے بغیر تصفیہ قلبی کے اولیاء کی قبروں سے فیض حاصل کرنا مشکل ہے۔ آپ کی مزار مبارک پر آپ کا اپنا شعر درج ہے

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے
کہ ایں مقتول را جز بیگناہی نیست تقصیرے

الٰہی بحرمت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین الشیخ

حضرت الشاہ عبداللہ المعروف غلام علی دہلوی

علیہ الرحمۃ

آپ قصبہ بٹالہ مشرقی پنجاب ۱۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے آپ کا نسب شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبداللطیف تھا جنہوں نے آپ کی ولادت سے قبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اپنے لڑکے کا نام علی رکھنا۔ لیکن جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو بپاس ادب اپنا نام غلام علی رکھ لیا آپ کے چچا نے بحکم رسول خدا ﷺ آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ ۱۱۸۰ھ میں بائیس سال کی عمر میں حضرت مرزا جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا جہاں ذوق وشوق ہو وہاں بیعت ہو جاؤ یہاں تو ''سنگ بے نمک بیدن'' یعنی پھیکا پتھر چاٹنا، کا مضمون ہے عرض کیا مجھے یہی منظور ہے۔ فرمایا مبارک ہے اور آپ کو بیعت کر لیا۔ آپ نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر وہ کمالات حاصل کیے کہ اپنے وقت میں بے مثل ہو گئے۔ حضرت مولانا خالد رومی جو اس وقت اعلم العلماء تھے آپ کی خدمت میں رہ کر امام الطریقت بن گئے۔ جناب خالد رومی صاحب ایک قصیدہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے پیر کی تلاش میں ساری دنیا چھان ماری مگر آپ کا مثل نہیں پایا۔ آپ کا عمل اکثر حدیث پر تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاجزادوں سے اور اپنے مرشد کریم سے سند حاصل فرمائی تھی اور تہجد کے وقت لوگوں کو جگا دیا کرتے۔ نماز صبح اول وقت پڑھ کر اشراق تک حلقہ مراقبہ وغیرہ میں مصروف رہتے تھے۔ ارشاد فرمایا دعا کے وقت انوار وارد ہوتے ہیں دعا کے انوار اور دعا کی قبولیت کے اثر کے انوار میں فرق کرنا مشکل ہے بعض لکھتے ہیں کہ اگر دونوں ہاتھ بھاری ہوں تو یہ قبولیت کی نشانی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر انشراح صدر ہو تو یہ قبولیت کی نشانی ہے۔ ارشاد فرمایا دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے اور گناہوں کا سر کفر ہے ارشاد گرامی ہے جو شخص مخدوم ہونا چاہے وہ

اپنے مرشد کی خدمت کرے "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" فرمایا رضائے پیر سبب قبول طلق و خالق ہے اور آزردگی پیر سبب نفرت حق و خلق ہے۔ پیر کی رضا سے وہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ کسی مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا میرے جنازے کے آگے حضرت خواجہ نقشبند کے جنازے کے آگے پڑھے گئے اشعار کے علاوہ یہ اشعار بھی پڑھے جائیں۔

وفدت علی الکریم بغیر زاد   من الحسنات و القلب السلیم

فحمل الزاد اقبح کل شئی   ادا کان الوفود علی الکریم

آپ نے ۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ کو وفات پائی نماز جنازہ شاہ ابو سعید نے پڑھائی۔ آپ کو حضرت شہید کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

الٰہی بحرمت مربی المریدین مرشد السالکین
مخزن تقویٰ و طہارت الشیخ
حضرت خواجہ الشاہ ابو سعید
علیہ الرحمۃ

آپ کی پیدائش دو ذی قعدہ ۱۱۹۶ھ کو مصطفیٰ آباد (سابق ریاست رام پور) میں ہوئی آپ کا نسب انسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سے ملتا ہے۔ ابتداء عمر ہی سے مزاج شریف میں صلاحیت تھی۔ دس سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل مفتی شرف الدین و مولانا رفیع الدین سے فرمائی۔ سند حدیث اپنے مرشد کریم اور حضرت سراج احمد صاحب اور شاہ عبدالعزیز سے حاصل فرمائی۔ سب سے پہلے اپنے والد سے ارادت کی۔ پھر ان کی اجازت سے حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کے حال پر خاص عنایت اور رحم فرمایا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کو اجازت خلافت عطا فرمائی۔ آپ کے بہت سے مرید ہو گئے نسبت مجددیہ کی طلب میں ۷ محرم ۱۲۲۵ھ رام پور سے دہلی آئے اور حضرت غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب نے خاص عنایت فرمائی ماہ صفر ۱۲۳۰ھ میں حضرت

شاہ صاحب نے آپ کو سینہ سے لگالیا اور دیر تک توجہ فرماتے رہے اور اپنی خصوصیت سے مشرف فرمایا۔ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ کو شاہ صاحب نے فرمایا میرے بعد اس مکان میں میاں ابوسعید بیٹھیں اور حلقہ وطریقہ اور درس حدیث وتفسیر میں مشغول ہوں۔ حضرت شاہ صاحب کے وصال کے بعد تقریباً ۹ سال تک مسند آرائے ارشاد رہے اور طالبان خدا نے خوب آپ سے استفادہ کیا۔ آپ ۱۲۴۹ھ میں اپنے فرزند دوم مولانا عبدالغنی کے ساتھ حرمین شریفین کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر ۲۲ رمضان کو ٹانک پہنچے عید کے روز یکم شوال ۱۲۵۰ھ ظہر وعصر کے درمیان بروز ہفتہ وہیں انتقال فرمایا۔ نعش مبارک کو تابوت میں رکھ کر دہلی لایا گیا۔ اور شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ منقول ہے کہ جب لاش کو تابوت سے باہر نکالا گیا تو معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل دیا گیا ہے ذرہ بھی تغیر نہ آیا تھا۔

الٰهی بحرمت روح مجمع اهل الکمال روح اهل المعارف والاحوال جامع شریعت و طریقت الشیخ

حضرت الشاہ احمد سعید

علیه الرحمة

آپ شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں آپ کی ولادت باسعادت ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ رام پور میں ہوئی۔ تاریخ ولادت ''مظہر یزداں'' ہے آپ کا اسم مبارک احمد سعید لقب سراج الاولیاء کنیت ابوالمکارم ہے۔ آپ شاہ غلام علی کے خلیفہ اور متبنیٰ تھے آپ کی عمر شریف دس سال کی تھی تو اپنے والد محترم کے ساتھ حضرت غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بمقام دہلی حاضر ہوئے اور شرف بیعت حاصل کیا۔ شاہ صاحب آپ کے حال پر خصوصی توجہ فرمانے لگے۔ آپ کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کو معاملہ ایسا تھا جیسا کہ والد کا اپنے بیٹے کے ساتھ۔ چنانچہ فرمایا کرتے ہم نے بہت سے اشخاص سے بیٹا مانگا مگر ایسا نہیں ہوا البتہ ابوسعید نے اپنا فرزند ہمارے حوالے کیا اور ہم نے اس کو بمنزلہ

اپنے بیٹے کے کرلیا حضرت شاہ صاحب نے آپ کو ایک ساتھ ہی حال وقال کی تحصیل کا حکم فرمایا اور آپ پوری سعی وکوشش کے ساتھ ان دونوں کی تحصیل میں مشغول ہو گئے خود فرمایا ہے کہ جن ایام میں علم پڑھا کرتا تھا تو اکثر شب مطالعہ میں گزر جاتی تھی آپ نے اکثر کتب تصوف اور بعض کتب حدیث شاہ غلام علی سے پڑھیں اور کتب معقول ومنقول مولانا فضل امام مولانا رشید الدین خان سے استفادہ کیں سند حدیث شاہ عبدالعزیز سے حاصل کی۔ نیز مولوی سراج الدین احمد بن محمد مرشد جو حضرت مجدد صاحب کے صاحبزادے محمد سعید کے پڑپوتے تھے ان سے بھی بعض کتب حدیث پڑھیں اور سند حدیث مسلسل بالاولیہ جو حضرت مجدد تک پہنچتی ہے حاصل کی تھی۔

اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کی مسند ارشاد پر جلوہ گر ہوئے۔ آخر ماہ محرم ۱۲۳۱ھ کو بمعہ اہل وعیال دہلی سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ اقامت گزیں ہوئے اس مبارک شہر میں طریقہ شریفہ کو رواج کیا۔ دو سال قیام کے بعد ۶۰ سال کی عمر میں ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ کو وصال فرمایا جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضہ شریف کے قریب آپ کو دفن کیا گیا آپ نہایت ہی کریم النفس۔ رقیق القلب دائم الذکر والفکر وحلیم وصاحب رحمت وشفقت تھے۔

الٰھی بحرمت ذوالکرامات الظاھرۃ والمقامات الفاخرۃ
حاجی الحرمین مقبول رب المشرقین و المغربین الشیخ
حضرت خواجہ مولانا دوست محمد قندھاروی ثم دامانی
علیہ الرحمۃ

آپ ملا علی صاحب اخوند کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ قندھار کے قبیلہ موسیٰ زئی سے ہیں۔ آپ قندھار کے علاقہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن کے زمانہ ہی سے فیض وکرامات کی علامات آپ کی پیشانی پر جلوہ گر تھیں آپ اپنے ابتدائی حالات خود اپنی زبانی بیان فرماتے ہیں۔ حصول علم کی خاطر میں سفر کے دوران جماعت طلباء کے ساتھ باباولی رحمۃ اللہ علیہ کے

مزار شریف کی زیارت کیلئے جارہا تھا۔ اچانک راستہ میں ایک مرد درویش کی زیارت ہوئی وہ درویش ہر ایک کے بارے میں اشارہ کرتا۔ جب میری باری آئی تو کہنے لگا تمام طلباء کے گروہ میں یہ طالب اولیاء اللہ کے گروہ میں سے ہوگا۔ انشاء اللہ صاحب کمال اور صاحب کرامت ہو کر رہے گا۔ اس کی پیشانی سے اسرار و معرفت جلوہ گر ہیں۔ شب و روز گزرتے رہے میں سوچتا رہا اس مرد درویش کا کلام بے اثر ہرگز ثابت نہ ہوگا ضرور اس میں کوئی راز ہے۔ نتیجہ کا منتظر رہا۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ علوم ظاہری کی خاطر مختلف مقامات سے گزرتا ہوا آخر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی زیارت پر بشارت سے مشرف ہوا۔ دیار شریفہ سے مراجعت کے وقت حضرت شاہ غلام علی کی زیارت کرنے اور ان کی صحبت فیض مرحمت کی برکات و فیوض سے اکتساب کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ پختہ ارادہ کر کے غزنی و کابل کے راستہ پشاور پہنچا وہاں حضرت شاہ صاحب کے وصال پر ملال کی خبر سنی۔ سخت افسوس کا سامنا ہوا۔ رات دن آہ و زاری کی حالت میں شہر کابل کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں ایک مسجد میں تعلیم و تدریس شروع کر دی۔ اچانک ایک رات میرے سینے میں سخت درد اٹھا اور میں بے ہوش ہو گیا لوگوں کا کہنا ہے کہ میں تیرہ روز بے ہوش رہا کسی کو میری بے ہوشی کا سبب معلوم نہ ہوا پھر میں دن رات آہ و فغاں، گریہ زاری میں مبتلا رہنے لگا حضرت سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد ﷺ کی محبت و الفت دل میں اس قدر جاگزیں ہوئی کہ آرام تو کجا میرے ہوش و حواس بجا نہ رہے۔ آخر حضرت شیخ عبداللہ ہراتی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم مقبول بارگاہ حضرت ابو سعید قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں جا کر فیض حاصل کرو۔ جو شاہ غلام علی کے خلیفہ اور جانشین ہیں ہندوستان کے شہر دہلی میں آپ کی بارگاہ معلی ہے آپ کے حسب فرمان دیوانہ وار ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ قریہ بقریہ ہر بزرگ کی زیارت کرتا رہا اور دعائیں کراتا رہا یہاں تک کہ شہر بمبئی پہنچا۔ ایک مسجد میں اسباب رکھا محلہ کے ایک شخص کی زبانی سنا کہ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کیلئے بمبئی تشریف لائے ہیں فرحت بخش خبر سنتے ہی چل پڑا آنجناب کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا بیس روز

تک آپ کی مجلس میں بیٹھا اور توجہ حاصل کی آپ نے بندہ کو ولایت صغریٰ تک پہنچا دیا مگر اضطراب سابقہ میں کمی نہ آئی بلکہ تردد و پریشانی خاطر ظہور پذیر ہوئی ایک روز آں جناب نے ارشاد فرمایا میں اس وقت حج کیلئے جا رہا ہوں اب یا تو میری واپسی تک یہیں رہو یا دہلی میں میرے فرزند میاں احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ جو حضرت شاہ غلام علی کی خانقاہ میں مقیم ہیں چونکہ بمبئی میں سخت گرمی تھی تاب نہ لا سکا۔ دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ دہلی پہنچ کر جب جناب شاہ احمد سعید کے رخ انور پر نظر پڑی فوراً دل بے قرار کو قرار آ گیا۔

بہشت اہل محبت، ریاض حسن، زمین تیرے جمال دل افروز کا جواب نہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ذکر و اذکار میں مشغول ہو گیا۔ ایک دن حضرت شاہ ابو سعید کی حج سے واپسی پر ٹانک میں وصال کر جانے کی خبر سنی سخت ملال ہوا۔ چند روز بعد حضرت احمد سعید کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور آپ کی خصوصی توجہ سے سلوک پایہ تکمیل کو پہنچا ایک سال دو ماہ آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتا رہا اس قلیل مدت میں آپ نے جمیع طریقہ ہائے نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ وغیرہم کی اجازت بندہ کو بخشی اور اپنے دست مبارک سے اجازت نامہ لکھوا کر احقر کو اجازت فرمائی اور خراسان کی طرف روانہ فرمایا حضرت حاجی صاحب قندھاری کو اپنے پیر کے ساتھ اس قدر محبت اور عشق تھا کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اکثر آپ کی نعلین مبارک منہ پر رکھ دیا کرتے اور اپنے ہاتھ سے بیت الخلاء صاف کیا کرتے۔ آپ موسم سرما میں خانقاہ موسیٰ زئی شریف اور موسم گرما میں بمقام غنڈاں خراسان میں تشریف لے جاتے۔

۱۲۷۰ھ میں آپ طریقہ نقشبندیہ احمدیہ سعیدیہ کے مجاز ہوئے اور اس کی ترویج و ترقی میں آفتاب عالمتاب کی مانند شہرۂ آفاق پر پہنچے۔ جب حضرت شاہ احمد سعید نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ۔ خانقاہ شریف و کتب خانہ آپ کی زیر نگرانی میں دے دیا۔ خراسان و ہندوستان کے جمیع مریدین بھی آپ کے حوالے کر دیئے۔ سپردگی نامہ بھی تحریر کر دیا۔ آپ نے شب دو

شنبہ ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ کو وفات پائی مزار شریف موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے۔

الهی بحرمت برکات فیوضات انفاس نفیسه و توجهات لطیفه زائیر المکانین المتبرکین المطهرین مشرف بشرافت الدارین واقف اسرار الهیه کاشف رموز لامتناهیه سیدی و مرشدی شیخی امامی مقبول بارگاه سبحان

حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب علیہ الرحمۃ

ادام الله شموس عرفانه و فیضانه علی روس المریدین و المعتقدین

آپ ابن ملاں موسیٰ جان بن ملا احمد بن ملا عبدالحلیم بن عبدالکریم بن ملا شمس الدین اچکزئی قندھاری ہیں آپ کی ولادت پاک ۱۲۴۴ھ کو موضع لونی تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ موضع لونی خانقاہ موسیٰ زئی شریف سے دس میل کے فاصلہ پر کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے ابتدائی کتب صرف ونحو اور اصول فقہ مختلف اساتذہ سے پڑھیں۔ ایک مرتبہ اپنے ماموں کا پیغام حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں لے کر گئے اس وقت آپ درس وتدریس میں مصروف تھے خط کا جواب دینے کے ساتھ ایک بھرپور نگاہ کے ساتھ توجہ فرمائی جس کے نتیجہ میں حضرت حاجی محمد عثمان صاحب دامانی چندروز کے بعد حاضر ہو کر شرف بیعت سے سرفراز ہوئے۔ علم حدیث اپنے مرشد کی خدمت میں حاصل کیا۔ ظاہری علوم کے حصول کے بعد فیوضات باطنیہ سے مالا مال ہوئے اٹھارہ سال چار ماہ اور تیرہ روز حضرت عالیہ میں حاضر رہے اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے تمام مراتب طے فرمائے۔ حضرت حاجی دوست محمد صاحب کے ہزاروں خلفاء تھے مگر بوقت وفات ان کو اپنا قائمقام اور خلیفہ مطلق بنا کر مسند ارشاد پر بٹھایا آپ کے حالات اور فیوضات باطنی ایک جہاں میں مشہور ہیں انتیس سال دو ماہ مسند ارشاد پر رونق افروز ہونے کے بعد ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ بروز سہ شنبہ بوقت اشراق وفات پائی مرقد

مبارک موسیٰ زئی شریف میں اپنے پیرومرشد کے پہلو میں واقع ہے۔

الٰھی بحرمت فضل الاکابر عارف کامل عین العلم راس العلماء بهجة الفقها سرور المحدثین قدوة النبلا فخر المحققین مظهر جمال الله المعین حضرت سیدنا و مرشدناو امامنا و قبلتنا و مولنا محبوب الله المبین

حضرت خواجہ مولوی محمد سراج الدین دامانی
علیه الرحمة

آپ مادرزادولی اللہ تھے حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندار جمند اور خلیفہ اعظم ہیں ۱۵ محرم ۱۲۹۷ھ کو بوقت اشراق آپ کی ولادت ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی کے حصول اور تکمیل کے بعد ۱۷ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ بروز سوموار بعداز نماز فجر خرقہ خلافت پہنا اور اپنے والد محترم کے سجادہ پر رونق افروز ہوئے اور اپنے والد محترم کی عین حیات میں بحکم حلقہ فرماتے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر سترہ برس تھی آپ باکمال اور نامور ہستی تھے۔ ابتدائی علوم، مولوی محمود شیرازی سے حاصل کئے اس سے آگے دیگر علوم کی تعلیم مولوی حسین علی واں بھچراں والے سے حاصل کئے۔ علم تصوف بکمالہ اپنے والد ماجد حضرت قبلہ خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ جب آپ تحصیل علوم سے فارغ ہوئے تو ۱۴ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ بروز خمیس بوقت صبح رسم دستار بندی کے سلسلہ میں ایک محفل کا انتظام کیا گیا۔ ختم خواجگان۔ ختم قرآن مجید وغیرہم کے بعد حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب نے بہت دیر تک دعا فرمائی جس کے اندر بہت سے آدمی مجذوب ہو گئے۔ اس کے بعد حضور قبلہ حاجی صاحب کھڑے ہو گئے اور حاضرین محفل بھی بہ پاس ادب کھڑے ہو گئے اور آپ نے دستار فضیلت حضرت صاحبزادہ کے سر پر باندھنا شروع فرمائی نصف دستار بندی کے بعد مولوی محمود صاحب شیرازی کو ارشاد فرمایا اس کے بعد مولوی حسین علی کو ارشاد ہوا اور آخر پر تبرکا حضرت لعل شاہ صاحب نے صاحبزادہ صاحب کے سر پر پگڑی لپیٹی۔ پھر چوغہ پہنایا گیا۔ مبارک باد دی گئی۔ پھر ایک دستار استادی اور چوغہ مولانا مولوی محمود شیرازی کو استاد

اول ہونے کے سبب عنایت ہوئے بعدہ ایک دستار اور چوغہ مولانا حسین علی واں بھچراں والے کو استاد دوئم ہونے کے سبب مرحمت ہوئے اور ایک دستار مولوی محمد عیسیٰ صاحب کو باندھی گئی جو کہ صاجزادہ صاحب کے ہم درس تھے۔

آہن بہ پارس آشنا شد　　　آں ہم بصورت طلا شد

اس نامور شخصیت اور باکمال ہستی نے ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ میں انتقال فرمایا مزار شریف موسیٰ زئی شریف میں اپنے والد ماجد کے پہلو بہ پہلو زیارت گاہ عام وخاص ہے۔

الٰهی بحرمت قدوة المحققين فخر المدققين لسان المتكلمين حجة المناظرين فردحقانی قائم مقام قيوم ربانی شيخ الاسلام و المسلمين مبلغ اسلام مشكل كشا پير دستگير

الشیخ حضرت مولانا غلام حسن سواگ

عليه الرحمة

آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۲۸۵ ہجری میں موضع ڈگر سواگ لعل عیسن کروڑ ''لیہ'' میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک لعل سواگ تھا۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے اپنی برادری کی ایک پاکباز عورت نے آپ کی پرورش کی، بعد میں اس سعادت مند پاکباز ماں نے کمال شفقت سے ایک مکان اور کچھ اراضی آپ کے حوالے فرمائی تاکہ آپ آرام و سکون کے ساتھ گزر بسر فرماسکیں۔ مگر باوجود اس کے آپ نے علاقے والوں کے مال مویشی اور بھیڑ بکریاں چرانے شروع فرمائے کچھ مدت یہی شغل رہا۔ ازیں بعد بغرض حصول علم ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے مولانا غلام حسن سے تعلیم کی ابتداء کی جو کہ حضرت خواجہ محمد عثمان کے خلیفہ مجاز تھے۔ علاوہ ازیں دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کیا۔ دوران تعلیم اپنے استاد محترم مولانا نور خان کے ہمراہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضری دی۔ آپ کی خدمت میں درخواست بیعت پیش کی اور بیعت ہونے کے شرف سے شرف یاب ہو کر واپس آ گئے۔ حصول تعلیم اور اس کی تکمیل کے

بعد اکثر اوقات اپنے پیرو مرشد کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتے اور لنگر شریف کی خدمت میں معروف رہتے۔ حضرت دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ خصوصی اور عنایات بے بہا کے نتیجہ میں آپ نے باطنی علوم میں مکمل دسترس حاصل کر لی۔ ایک روز خلیفہ حضرت میراں صاحب قلندر نے آپ کی (حضرت محمد عثمان صاحب) خدمت میں عرض کیا مولوی غلام حسن آپ کا سچا مخلص خادم اور غریب آدمی ہے آپ حضور کی توجہ کریمانہ سے سلوک مکمل کر چکا ہے۔ اگر آپ حضور عین شفقت شاہانہ سے خلافت و اجازت اشاعت طریقت مرحمت فرمائیں تو حضور کی بندہ پروری ہو گی چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز نے مسکراتے ہوئے اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر حضرت حضور خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے زیب سر فرمائی اور خلافت طریقہ نقشبندیہ عطا فرمائی باقی تین سلاسل سہروردیہ، چشتیہ، قادریہ کی اجازت حضرت قیوم زمان حضرت صاحبزادہ خواجہ سراج الدین صاحب نے عطا فرمائی۔

اس کے بعد آپ ہمیشہ نہایت ہی عقیدت و محبت سے پیر طریقت کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور عقیدت و اخلاص اور جانفشانی و جانثاری سے لنگر شریف کی خدمت میں رہے۔ چالیس چالیس اونٹ غلہ کے لے کر بنفس نفیس لنگر موسیٰ زئی شریف پہنچاتے۔ اور جب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب نے دریا خان میں بنگلہ تعمیر فرمایا تو آپ شب و روز خود مزدوروں کی طرح کام کرتے اور ذرہ بھر آرام نہ فرماتے۔ آپ کی اس محنت شاقہ کو دیکھتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز نے فرمایا مولوی صاحب میں دعا کرتا ہوں اور دادی صاحبہ بھی دعا فرماتی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کا بادشاہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ آپ کو قطب وقت اور پیشوائے دوراں بنا دیا۔ آپ بہت خدا رسیدہ بزرگ، مبلغ اسلام، عامل شریعت عابد، زاہد اور شب زندہ دار تھے آپ نے ساری زندگی دین مصطفیٰ کی سر بلندی میں صرف فرمائی اور لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو روشن فرمایا اور سیکڑوں کی تعداد میں کافروں اور سکھوں کو کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمایا اور ان کی ظاہری و باطنی علوم میں پوری پوری تربیت فرمائی۔ ان میں سے کئی

خلعت خلافت اور اشاعت سلسلہ سے سرفراز ہوئے۔ اگر کوئی شخص آنحضور ﷺ کے علم غیب کی گفتگو آپ کے سامنے کرنا چاہتا تو فرماتے تم کو شرم آنی چاہیے۔ اللہ کے محبوب حضور اکرم ﷺ مقام قاب قوسین تک پہنچ گئے اور تم حضور کے علم کے متعلق مشکوک ہو جب آپ کو یہ درجہ مل گیا تو کیا مخفی رہا۔ ارشاد فرمایا بہت غم اور مشکلات لاحق ہوں تو درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ بہت فائدے ہیں۔ ارشاد ہوا دعا مانگنے سے اول اور آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لینے سے دعا بفضلہ تعالیٰ مستجاب ہوتی ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ ہندو کے کنوئیں پر پانی پی لو۔ نماز پڑھ لو مگر شیعہ کے کنوئیں پر نہ تو پانی پیو اور نہ ہی نماز پڑھو کیونکہ شیعہ کا ایمان شیخین پر بکواس کرنے سے جل جاتا ہے۔ البتہ ہندوؤں پر امید ہے کہ شاید وہ ایمان لائیں کیونکہ وہ اس قسم کی گستاخی کے مرتکب نہیں ہوتے، شیعہ پر امید نہیں کہ وہ ایماندار بن جائے۔

آپ نے ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ بمطابق ۱۹۳۹ء شب اتوار بعد نماز عشاء وصال فرمایا آپ کا مزار انور لعل عیسن کروڑ سے ۳ میل کے فاصلہ پر حسن آباد میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

الٰهی بحرمت حضرت صاحبزاده زبدة الكاملين برهان العاشقين
امام العارفين برهان المعرفة شمس الحقيقة فريد العصر وحيد الزمان
مظهر فيض الرحمان بحر معرفت و طريقت الشيخ

حضرت مولانا خواجہ غلام محمد سواگ

علیہ الرحمة

آپ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں آپ نے ظاہری تعلیم کی ابتداء مولانا غلام محی الدین سے فرمائی اور تکمیل مولانا عبدالکریم سے فرمائی۔ سلوک کی تکمیل حضرت خواجہ غلام حسن سواگ سے کی۔ ۱۳۵۴ھ میں جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر حضرت

خواجہ غلام حسن صاحب سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے دستار فضیلت آپ کے سر مبارک پر باندھی اور ۱۳۵۷ھ میں جملہ مریدین کو آپ کے سپرد فرما دیا اور فرمایا میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ مصلیٰ، طریقہ نقشبند کو نہ چھوڑنا فقیر کی روحانیت اور فضل خداوندی تیری دستگیری کریں گے اس فرمان کے بعد آپ نے بیعت اور اشاعت سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع فرمایا اور لوگ جوق در جوق آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے لگے۔ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پاک کے بعد جملہ مریدین اور خلفاء نے آپ سے تجدید بیعت کی۔ آپ نے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین مصطفیٰ ﷺ کی اشاعت اور تبلیغ کیلئے دور دراز کا سفر کیا۔ جس کے نتیجہ میں سیکڑوں لوگ تائب ہو کر آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد انور پر نہایت ہی شاندار۔ وسیع، بلند اور خوبصورت روضہ شریف تعمیر کرایا۔ مسجد شریف کو وسیع کرنے کے علاوہ ایک نہایت ہی عالیشان بنگلہ تعمیر کرایا آپ کا دور ظاہری و باطنی تعمیری دور مشہور ہے۔ آپ نے عجائبات محمدی، صدریات محمدی اور بیاض محمدی وغیرہ کتب تصنیف فرمائیں جو کہ غیر مطبوعہ ہیں۔

آپ کا وصال پاک ۱۳ محرم ۱۳۸۲ھ کو ہوا مزار پاک حسن آباد شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

الٰہی بحرمت منبع صدق و صفا مخزن جود و عطا

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب مدظلہ العالیٰ

سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت سواگ شریف

آپ حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب سواگ کے اکبر فرزند ارجمند ہیں۔ نہایت ہی حسین خدوخال۔ چہرہ پر متانت و سنجیدگی۔ تبسم آمیز گفتار۔ حسن اخلاق کا پیکر۔ خلوت در انجمن سے موصوف۔ دور رس نگاہیں اور گہری سوچ رکھنے والے یہ نوجوان یاد رفتگان بزرگان سلف صالحین کا عملی نمونہ ”مسند آرائے“ دربار عالیہ حضرت پیر سواگ ہیں۔ دین

مصطفی ﷺ کی تبلیغ اور اشاعت سلسلہ نقشبندیہ میں شب و روز مگن اور روز افزوں مصروف عمل ہیں۔

آپ اپنی طبیعت مبارکہ میں جلال اور جمال کا حسین امتزاج رکھتے ہیں تنہائی پسند ہیں۔ گوشہ نشینی نہایت مرغوب اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ کم گفتن۔ کم خفتن۔ کم خوردن کا مظہر اتم ہیں۔ صغرسنی ہی سے شفقت پدری سے محروم ہونا پڑا۔ سن شعور تک پہنچتے ہی برادران خورد جمیع صاحبزادگان کی تعلیم و تربیت کی جانب توجہ مبذول فرمائی۔ اور الحمد للہ جمیع حضرات صاحبزادگان استاذ العلماء حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام محمد تونسوی سے تکمیل حصول علم کے بعد عرس مبارک کے موقع پر دستار فضیلت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ دربار عالیہ پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا نظام روز افزوں ترقی پر ہے۔ تشنگان روحانیت ظاہری و باطنی علوم سے سیراب و فیض یاب ہو رہے ہیں۔ جمیع صاحبزادگان اپنے مشائخ عظام کے طریقہ پر قائم ہیں اور شب و روز مریدین، مخلصین کی نگرانی اور ظاہری و باطنی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ دربار عالیہ حضرت پیر سواگ پر مہمانوں اور علماء و سادات کی مہمان نوازی اور قدر افزائی بذات خود صاحبزادگان فرماتے ہیں۔ حضرت پیر سواگ کے مزار پاک پر عظیم الشان گنبد شریف لاکھوں روپے کے اخراجات سے مزین و خوبصورت کیا گیا ہے مسجد شریف کی تزئین و آرائش از سر نو کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ پیران کبار مریدین کو حظ وافر نصیب فرمائے اور طویل عمر نصیب فرمائے اور بزرگان اکابر نقشبندیہ کے یہ سرچشمے اپنے فیوض و برکات سے تشنگان علم باطنی اور متلاشیان راہ طریقت اور طالبان معرفت کی کھیتی کو سیراب فرماتے رہیں۔ آمین

الٰهی بحرمت زائر المکانین المتبرکین شمس العارفین سلطان العاشقین واقف اسرار الٰهیه کاشف رموز لا متناهیه آفتاب فلک عرفان مقبول خاص یزدان الشیخ

حضرت مولانا و مرشدنا محمد عبداللہ المعروف پیر بارو

علیه الرحمة

آپ کا اسم گرامی محمد عبداللہ مشہور پیر بارو اور والد ماجد کا نام اللہ دتہ بن موسیٰ ہے آپ بمطابق قول مشہور ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں فتح پور کے نزدیک موضع نوشہرہ میں پیدا ہوئے علوم ظاہری کے حصول کے دوران ہی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر منازل سلوک طے کرتے رہے۔ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد اکثر اوقات اپنے پیر و مرشد کے آستانہ پر لنگر شریف کی خدمت میں مصروف رہتے اور باطنی علوم بھی حاصل فرماتے رہے۔ آخر تکمیل مقامات سلوک کے بعد پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور بارو کریم کو خلافت اور اشاعت سلسلہ کی اجازت سے سرفراز فرمایا آپ باقاعدہ لنگر شریف کی خدمت میں مصروف رہے آپ نے تقریباً ۱۳۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا مکمل حالات و کمالات مجموعہ ہذا میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

فخر المشائخ حضرت لاثانی حضرت خواجہ غلام محمد صاحب پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آپ نے بیعت و اشاعت سلسلہ کے خدمت دین متین کا کام بفضلہٖ تعالیٰ روز افزوں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے	رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے
عاصی و خاطی ہوں بخش میرے سب گناہ	حضرت صدیق اکبر مجتبیٰ کے واسطے
نور وحدت سے میرے دل کو منور کر الٰہ	حضرت سلمان پارس کیمیا کے واسطے
ہو زبان پر ذکر ہر دم اور دل میں ہو حضور	حضرت قاسم امام اولیاء کے واسطے
جس طرف دیکھوں نظر آئے مجھے تیرا ہی نور	حضرت جعفر صادق امام دوسرا کے واسطے
الفت دنیا میرے دل سے نکل جائے تمام	بایزید نامور شمس الضحیٰ کے واسطے
آتش عشق نبی میں جان و تن میرا جلا	ابوالحسن خرقانی بدرالدجیٰ کے واسطے
نفس شیطان کے فریبوں سے بچالیجو مجھے	بوعلی فارمیدی نور ہدیٰ کے واسطے
زنگ عصیان سے میرے سینہ کو یارب صاف کر	یوسف ہمدانی اہل صفا کے واسطے
غرق ہوں بحر گناہ میں اے میرے مولا بچا	عبدخالق غجدوانی راہ نما کے واسطے
قول ثابت پر مجھے ثابت قدم رکھ اے خدا	خواجہ عارف ولی بحر سخا کے واسطے
خواب غفلت میں پڑا ہوں روز و شب مجھ کو جگا	خواجہ محمود کامل بے ریا کے واسطے
پردۂ دوئی میرے دل سے سراسر دور ہو	شاہ علی رامیتنی کان حیا کے واسطے
تشنہ دیدار ہوں یارب دکھا نور جمال	حضرت بابا سماسی بادشاہ کے واسطے
راہ سنت پر مجھے چلنے کی طاقت کر عطا	حضرت میر کلال باوفا کے واسطے
نور وحدت سر عرفاں کر دے مجھ پر آشکار	نقشبند بادشاہ پیر ہدیٰ کے واسطے
تیرے ذکر فکر سے خالی نہ گزرے ایک دم	شاہ علاؤ الدین شیخ اتقیاء کے واسطے
ایسی الفت دے کوئی دم نہ ہو تجھ سے جدا	خواجہ یعقوب چرخی پرضیاء کے واسطے
صدق نیت اور ارادت بخش مجھ کو اے خدا	خواجہ احرار تاج اصفیاء کے واسطے

مشکلیں آسان ہوں دنیا و عقبیٰ میں تمام　　خواجہ زاہد محمد با خدا کے واسطے
ظاہری اور باطنی بیماریاں سب دور ہوں　　شیخ درویش محمد باصفا کے واسطے
نیک بندوں کی خدایا ہو مجھے صحبت نصیب　　خواجہ املنکی طالب رضا کے واسطے
اپنے ذوق وشوق میں یارب مجھے کچھ فنا　　شیخ باقی باللہ اس شیخ الوریٰ کے واسطے
دم بدم بڑھتا رہے دل میں میرے شوق لقا　　شیخ سرہندی حبیب کبریا کے واسطے
کھول دے دل پر میرے راز طریقت اے خدا　　خواجہ معصوم شاہ اصفیاء کے واسطے
بخش توفیق عبادت اور بدی سے لے بچا　　شیخ سیف الدین پیر اولیاء کے واسطے
مرتے دم یا رب میرا ایمان پر ہو خاتمہ　　حضرت محسن امام اخیاء کے واسطے
دشمن دین و دنیا سے مجھے محفوظ رکھ　　خواجہ نور محمد پیشوا کے واسطے
اپنے ذوق وشوق میں دیجو عطا مجھ کو کمال　　حضرت جاناں شہید و مقتدا کے واسطے
یاد میں تیری ہو زندہ یہ دل مردہ میرا　　شہ غلام علی شہ جود و سخا کے واسطے
حال میرا قال سے یارب موافق کچھ　　شاہ ابو سعید پیر و رہنما کے واسطے
سرے پاؤں تک پر نور ہر اک بال ہو　　حضرت شاہ احمد سعید پیشوا کے واسطے
لے خبر میرے خدایا بے کس و بے چارہ ہوں　　حضرت دوست محمد پارسا کے واسطے
اپنے در سے مجھ کو ناامید مت چھوڑ اے غنی　　حضرت عثمان شیخ رہنما کے واسطے
خستہ حالی پر میرے یارب نگاہ لطف کر　　حضرت خواجہ سراج الدین قطب اولیاء کے واسطے
دونوں عالم میں الٰہی کر دے مجھ کو بامراد　　حضرت خواجہ غلام حسن شاہ اصفیاؑ کے واسطے
فیض مرشد سے رہوں یارب ہمیشہ بہرہ ور　　حضرت ثانی خواجہ غلام محمد باصفا کے واسطے
یاالٰہی فضل فرما بے کس و بے چارہ ہوں　　حضرت عبداللہ رہنما بارو کے واسطے
حشر میں ہو جائے مجھ پر سایہ رحمت تیرا　　حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ باوفا کے واسطے
روسیاہ شرمندہ نادم کئے اپنے پہ ہوں　　آگرا در پہ تیرے میں دعا کے واسطے
خواجگان نقشبندی کی صحبت کر عطا　　قادری و سہروردی چشتیہ کے واسطے

ان بزرگوں کی شفاعت کر میرے حق میں قبول حشر میں ہوں سب وسیلہ مجھ گدا کے واسطے
آسرا دونوں جہاں میں کچھ نہیں تیرے سوا بندہ مسکین حیات عاجز پر خطا کے واسطے

''از محمد حیات مقیم مسجد جامع سید جمعہ شاہ''

نوٹ:۔ چونکہ حضرت غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ کو چاروں سلسلوں کی اجازت تھی۔ اس لئے باقی سلسلوں کو نثر کی صورت میں ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے مقصود مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے توسل سے اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا مانگنا ہے اس لئے شجرہ جات پڑھنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔

''سلسلہ جات کے پڑھنے کا طریقہ''

جو کہ ''دفع مصائب وقضائے حاجات دینی ودنیاوی کے لئے مجرب ہے'' سلسلہ نقشبندیہ اردو نظم کتاب ہذا میں مرقوم ہے۔ باقی تینوں سلسلہ ترتیب وار ملاحظہ فرمائیے۔

سلسلہ حضرات قادریہ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سبط رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سبط رسول ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالماجد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید پیران عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید گدائی رحمان اول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید گدائی رحمٰن ثانی رحمۃ

اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ شاہ المعروف شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت برہان المعروف شمس الحقیقت فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان حضرت محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت حضرت قطب الاولیا امام الاصفیا حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت قبلہ سید المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فرد الافراد قطب الاقطاب حضور خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سراج السالکین غوث زماں سیدنا وشیخنا ومرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفی ﷺ الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت خیر التابعین قدوۃ المحققین حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شمس الاصفیا فخر الاتقیاء حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ابہار البصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوابراہیم دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواحمد چشتی بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت امام الطریقت خواجہ معین الدین سنجری بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت الشیخ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

حضرت خواجہ حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسلینا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رحمۃ اللہ مقام قیوم ربانی حضور حضرت خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید الاصفیاء حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سراج السالکین غوث زمان سیدنا وشیخنا ومرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ حضرات سہروردیہ رضوان اللہ علیہم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت خیر التابعین حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت وحید الدین عبدالقادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت بہاؤالدین زکریہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت پڈہن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم لودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ

اللہ الٰہی ۔ بحرمت وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی ۔ بحرمت حضرت قطب الاولیا امام الاصفیا حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۃ المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فرد الافراد واقف رموز المتشابہات القرآن قائم مقام قیوم ربانی حضور حضرت خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید الاصفیاء حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی ۔ بحرمت حضرت خواجہ سراج السالکین غوث زمان سیدنا وشیخنا و مرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ۔

تو نقش نقش بنداں راچہ دانی
تو شکل پیکر جاں را چہ دانی

گیاہ سبز داند قدر باراں
تو خشکی قدر باراں راچہ دانی

ہنوز از کفر و ایمانت خبر نیست
حقائق ہائے ایماں راچہ دانی

(حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ)

ختمِ ہائے خواجگان

۱: ختم اول بعد از نماز فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۃ فاتحہ	۷ بار
بعدہٗ درود شریف	۱۰۰ بار
بعدہٗ سورۃ الم نشرح	۱۰۰ بار
بعدہٗ سورۃ اخلاص	۱۰۰ بار
بعدہٗ سورۃ فاتحہ	۷ بار
یا قاضی الحاجات	۱۰۰ بار
یَا کَافِیَ الْمُهِمَّات	۱۰۰ بار
یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات	۱۰۰ بار
یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض	۱۰۰ بار
یَا رَفِیْعَ الدرجات	۱۰۰ بار
یَا مُجِیْبَ الدعوات	۱۰۰ بار
یَا ارحم الراحمین	۱۰۰ بار

پڑھ کر اس کا ثواب جمیع حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو بخشے

ختم خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف	۱۰۰ بار	اول و آخر
بعدہٗ ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه	۵۰۰ بار	

بعدہٗ ______ دعا خیر ______

ختم شریف حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف	۱۰۰ بار	اول و آخر
بعدہٗ رب اغفر وارحم و انت خیر الراحمین	۵۰۰ بار	

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

ختم شریف حضرت غریب نواز خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ سبحانک اللھم و بحمد ک لاالہٗ انت استغفر ک و اتوب الیک

۵۰۰ بار

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

ختم شریف حضرت خواجہ محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرور ھم ۵۰۰ بار

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

۲: ختم شریف دوم بعد نماز ظہر

ختم حضرت خواجہ محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرور ھم ۵۰۰ بار

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

ختم شریف خواجہ غریب نواز محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ سبحانک اللھم و بحمد ک لاالہٗ انت استغفر ک و اتوب الیک

۵۰۰ بار

بعدہٗ ________ دعا خیر ________

ختم شریف حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہ' رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۵۰۰ بار

بعدہٗ ______ دعا خیر ______

ختم شریف حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہ' ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ۵۰۰ بار

بعدہٗ ______ دعا خیر ______

۲: ختم شریف دوم بعد نماز ظہر

ختم حضرت غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہ' حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۵۰۰ بار

بعدہٗ ______ دعا خیر ______

ختم شریف امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

درود شریف اول آخر ۱۰۰ بار

بعدہ' لاحول و لاقوۃ الاباللہ ۵۰۰ بار

یَاقَاضِیَ الْحَاجَات ۱۰۰ بار

یَاکَافِیَ المھمات ۱۰۰ بار

یَادَافِعَ البلیات ۱۰۰ بار

یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض ۱۰۰ بار

یَارَفِیْعَ الدرجات ۱۰۰ بار

يَامُجِيبَ الدعوات ۱۰۰بار

یاارحم الراحمین ۱۰۰بار

بعدہٗ ــــــــــــ دعاخیر ــــــــــــ

۳۔ ختم شریف بعداز نماز عصر

بصورت ختم شریف اول "بعداز نماز فجر" پڑھا جاتا ہے۔

اسمائے گرامی خُلفاء

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ

(۱) حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت الحاج جام محمد ظفر اللہ صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت مولانا کریم بخش صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی رحمۃ اللہ علیہ (تونسہ شریف)

(۵) حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قریشی باروی رحمۃ اللہ علیہ (خان گڑھ)

(۶) حضرت مولانا فتح محمد صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ سلطان)

(۷) حضرت پیر سید سلیمان شاہ صاحب (بلوچستان)

(۸) حضرت مولانا پیر محمد علی شاہ صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت پیر سید محمد رمضان شاہ صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ (تھل)

(۱۰) حضرت مولانا اللہ بخش نیر صاحب باروی (جمن شاہ)

(۱۱) حکیم صوفی غلام نبی صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ سلطان)

(۱۲) حضرت پیر سید طالب حسین شاہ صاحب

(۱۳) مولوی نور محمد صاحب باروی (غازی گھاٹ)

(۱۴) جناب سائیں محمد شریف صاحب باروی (فیصل آباد)

(۱۵) حضرت سید محمد اشرف شاہ صاحب باروی (گجرات)

(۱۶) حضرت صوفی محمد خان صاحب باروی

(۱۷) حضرت حافظ محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بھریڑی)

(۱۸) حضرت الحاج اللہ دتہ صاحب باروی (گڑھ موڑ)

(۱۹) حضرت محمد اشرف صاحب قریشی باروی (منکیرہ)

(۲۰) حضرت قبلہ صوفی گل حسین شاہ صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ (بہاولپور)

(۲۱) حضرت قبلہ قریشی محمد عبد الصمد شاہ صاحب (لاہور)

(۲۲) حضرت قبلہ صوفی سید عبدالرؤف شاہ صاحب (پشاور)

(۲۳) حضرت قبلہ حکیم محمد مشتاق باروی (شرقپور شریف)

وہ حضرات جن کو قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تعویذات کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(۱) حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ (کوٹ سلطان)

(۲) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خادم آستانہ عالیہ بارویہ)

(۳) حضرت صوفی علی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کروڑ)

(۴) حضرت قبلہ ماسٹر امام بخش صاحب (کوٹ ادو)

(۵) حضرت قبلہ حافظ نور محمد صاحب (تونسہ شریف)

(۶) حضرت قبلہ حافظ نور محمد صاحب (کروڑ)

(۷) حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب (روحیلانوالی)

(۸) حضرت قبلہ مولانا محمد عظمت اللہ صاحب (بہاولپور)

(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب باروی (کراچی)

(۱۰) حضرت قبلہ مولانا میاں امام بخش صاحب (بھکر)

(۱۱) حضرت قبلہ صوفی نذر حسین صاحب باروی (بھکر)

(۱۲) حضرت قبلہ ماسٹر محمد اصغر بھٹی صاحب باروی (بھکر)

(۱۳) حضرت قبلہ حاجی غلام رسول صاحب (سخی سرور)

(۱۴) حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب (بھکر)

تعویذات
و
عملیات

طریقہ تلاوت حزب البحر

ہر روز بعد نماز مغرب بلا ناغہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلِفْ بَاتَا جِيْمِ حَاخَا دَال ذَال رَازَا سِيْن شِيْن صَاد ضَاد طَاظَا عَيْن غَيْن فَاقَاف كَاف لَام مِيْم نُوْن وَاوْهَايَا ۔ایک سانس میں پڑھیے۔

رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَاعَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَاعَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّىْ وَ عِلْمُكَ حَسْبِىْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّىْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِىْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ فِى الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنَ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِىَ الْمُوْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِيْداً ۔وَاِذْيَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْراً۔

فَثَبِّتْنَا عَلٰى اُمُوْرِ الشَّرِيْعَةِ ۳بار اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ عَزِيْزاً فِىْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَذَلِيْلاً فِىْ عَيْنِىْ وَانْصُرْنَا عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ ۳بار وَ سَخِّرْلَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَيِّدِنَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَخَّرْتَ النَّارَ لِسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِسَيِّدِنَا دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَخَّرْتَ الرِّيَاحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ لِسَيِّدِنَا سُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَخَّرْتَ الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ وَالْعَوَالِمَ كُلَّهَا لِسَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَ سَخِّرْلَنَا كُلَّ وَ زِيْرٍ وَ اَمِيْرٍ وَرَعِيَّةٍ وَ سَخِّرْلَنَا كُلَّ بِرٍّ وَّفَاسِقٍ وَفَاجِرٍ وَ سَخِّرْلَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَ بَحْرِ الدُّنْيَا وَ بَحْرِ الْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

قَدِیْرٌ وَ سَخِّرْلَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ بالمقابل ہر حرف پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو چھنگلیاں سے بند کرنا شروع کریں فَانْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ہر دو انگوٹھے کھولیں وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو کھولیں وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ دونوں شہادت والی انگلیوں کو کھولیں وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ہر دونوں چھنگلیاں کو کھولیں وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ۔ دونوں ہاتھ منہ اور بدن پر سر سے لے کر پاؤں تک لے آئے۔ وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رِیْحًا طَیِّبَۃً کَمَا ھِیَ فِیْ عِلْمِکَ وَانْشُرْھَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَاحْمِلْنَا بِھَا حَمْلَ الْکَرَامَۃِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلَنَا اُمُوْرَنَا تصور مطلب خود بخود داشتہ مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِیْ دِیْنِنَا وَ دُنْیَانَا وَکُنْ لَّنَا صَاحِبًا فِیْ سَفَرِنَا وَ خَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِنَا وَ حَامِیًا وَ مُعِیْنًا فِیْ حَضَرِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَآئِنَا (سہ بار دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے) وَامْسَخْھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ (سہ بار دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے) فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ۔ یٰسٓ۔ یٰسٓ۔ یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ (سہ بار ۲ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ (سہ بار ہر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں زمین پر مارے اور مخذولی اعداء کا تصور کرے۔

لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ قَدْخَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (سہ بار) دونوں شہادت والی انگلیوں سے دشمنوں کی طرف اشارہ کرے طٰهٰ طٰسٓمّٓ (سابقہ ترتیب کی طرح انگلیوں کی بند کرے) حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ (ترتیب کے ساتھ انگلیوں کو کھول دے۔) مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ۔ حٰمٓ سامنے کہے حٰمٓ پیچھے کہے، حٰمٓ دائیں طرف کہے حٰمٓ اسی طرح بائیں، اوپر، نیچے کہے پھر یہ دعا پڑھے دُفِعَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ تَجِيْئُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتَّةِ نَامن بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ حم الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ۔ حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ چھنگلیاں سے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کرے كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ انگلیوں کو کھول دے۔ حِمَايَتُنَا اٰمِيْنَ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَ عَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا وَ بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَيْنَا وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔اِنَّ وَلِیِّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تین بار) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

در ذکرِ منازل حصن الحصین للجزری

جمعرات کے دن شروع کرے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بعزته و جَلَالِهٖ تتم الصالحات مس سے تک پڑھے اور جمعہ کے دن اَلَّذِیْ یَقُالُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَ مَسَاۃ سے شروع کرکے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرَ ام دس تک پڑھے اور ہفتہ کے دن وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِااللّٰهِ سے یَدْعُوالِاَهْلِ الطَّعَامِ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ م ت س مص تک اور اتوار کے دن اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اَسْقِ مَنْ سَقَانِیْ سے فِیْ کِتَابِهِ الدُّعَاءُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ خ سے وَاِنْ کَانَ مُسِیْنًا فَاغْفِرْلَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُفْتِنَّا بعده حب تک اور منگل کے دن وَاِذَا وَضَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ سے عود لسائک بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا یَرُدُّفِیْهِنَّ سَائِلًا تک اور بدھ کے دن فضل القرآن العظیم و سورة منه و آیات آخر تک پڑھے۔

طریقہ خواندن دلائل الخیرات

منگل کے دن پہلے اللہ کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ لفظ جل جلالہ، پڑھے، اس کے بعد نبی کریم کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ ﷺ پڑھے پھر دلائل کے شروع سے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْکَ فِیْ عِیَاذٍ مُنِیْعٍ وَ حِرْزٍ حَصِیْنٍ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ حَتّٰی تُبَلِّغَنِیْ اَجَلِیْ معافی تک پڑھے اور بدھ کے دن اَللّٰهُمَّ صَلِّ سے شروع کرے اور وَلَاتَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلِوَ الِدَیْنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تک پڑھے جمعرات کے دن اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْهَاشِمِیِّ سے شروع کرے اور وَاغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ تک پڑھے اور جمعہ کے دن اَللّٰهُمَّ صَلِّ سے شروع کرے اور وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْ اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ اَئِمَّةِ الْهُدٰی وَ مَصَابِیْحِ الدُّنْیَا وَ عَنِ التَّابِعِیْنَ وَ تَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تک پڑھے اور ہفتہ کے دن
اللھم رَبُّ الْاَرْوَاحِ وَالْاَجْسَادِ سے شروع کرے اور وَلَاتَجْعَلْہُ غَاضِباً عَلَیْنَا
وَاغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْمَیِّتِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تک پڑھے اتوار کے دن فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
سے شروع کرے اور وَاَنْ تَرْحَمْنَا وَاَنْ تَعْفُوْعَنَا وَتَغْفِرْلَنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الاحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَ مْوَاتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ تک پڑھے اور پیر کے دن اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے شروع کرے
اورتا خاتمہ بمعہ دعائے خاتمہ۔

دوسرا عمل سورۃ یٰسین

طریقہ:۔ اول اور آخر گیارہ گیارہ بار درود وسلام اس کے بعد سورۃ شروع کریں۔ لفظ یٰسین کو سو بار پڑھیں اس کے بعد آگے پڑھیں اور ہر مبین پر لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین، سات بار پڑھیں اور جب آیت ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ پر پہنچیں تو اس آیت کو بارہ مرتبہ پڑھیں اور آیت سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ اٹھارہ دفعہ پڑھیں اور آیت وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ پڑھ کر یا عزیز سو بار پڑھیں اور سورۃ ختم کریں خود پڑھیں اگر بیمار ہو تو اس پر دم کریں۔

فوائد:۔ برائے حل مشکلات اور ہ مصیبت، بیماری، مرگی وام الصبیان کے دفع کے لئے مفید ہے۔

عمل سورۃ مزمل

پڑھنے کا طریقہ: پہلے سنتالیس بار درود وسلام پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ پڑھ کر یَا اَللّٰہُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا سَمُوْ طَیْشَاء بِحَقِّ یَا اَللّٰہُ
یَابُدُّوْحُ یَا جِبْرَائِیْلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِصْفَهٗ پڑھتا ہوا جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۞ پر پہنچے تو اس آیت کو گیارہ بار پڑھیں اور جب فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۞ پر پہنچے تو یا عَزِیْزُ یَا وَھَابُ پانچ صد بار پڑھے پھر سورۃ ختم کرے پھر سنتالیس بار درود وسلام پڑھے اسی طریقہ سے چالیس دن پڑھے۔

دوسرا طریقہ سورۃ مزمل

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۞ پڑھ کر یہ پڑھے زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِقُدْرَةِ الْخَفِيِّ وَاَدْرِكْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ يَا اَحْمَدُ اول و آخر درود وسلام پڑھے۔ اسی طرح اکتالیس بار بعد نماز فجر یا درمیان عصر و مغرب یا عشاء کے پڑھے۔

فوائد:۔ جس مشکل اور نیک مقصد کے لئے پڑھے گا اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا۔

تعویذات ودم برائے دفع امراض سر

(۱) دم برائے دردسر

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اِسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَشِفَاءٌ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ۔

طریقہ دم:۔ بیمار کے سر پر ہاتھ رکھ کر تین بار یا سات بار پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔

(۲) دم برائے دفع دردسر طلوعی

اٹھ تجھ ابھارا میں جیتا تو ہارا یا تینڈے سر تے پھلیندا کہارا
اگوں ملیا نبی سوھانڑا پڑھ کلمہ تھیوں چھٹکارا

طریقہ دم:۔ طلوع شمس سے قبل نو بار تین دن تک پڑھ کر دم کریں۔

(۳) عمل برائے دفع دردسر

یَا بَاسِطُ مریض کی پیشانی پر لکھیں۔ انشاء اللہ درد دفع ہوگا۔

(۴) عمل برائے دفع دردِ سر المعروف نادِ علی

نادِ علی یہ ہے:۔ نَادِ عَلِیاً مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْناً لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلِّ هَمٍ وَغَمٍ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ محمدٍوَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

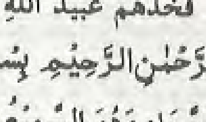
طریقہ دم:۔ سات دھاگے سیاہ اون کے اس بھیڑ کے ہوں جسکی اون پہلی بار اتاری گئی ہو (یعنی جب سے بھیڑ کے جسم پر اون آئی ہو اسے پہلی بار کترا ہو) دھاگے پر سات گرہیں اس طریقہ سے دیں کہ سب سے پہلے درمیان میں گانٹھ دیں۔ پھر دائیں طرف تین گانٹھیں دیں اور پھر بائیں طرف تین گانٹھیں دیں۔ اور ہر ایک گانٹھ پر ایک بار نادِ علی پڑھ کر پھونکیں۔ اس کے بعد ایک شیشی میں تیل ڈال کر اسمیں اس دھاگے کو ڈال دیں۔ جتنے احباب جمع ہوسکیں سب چوبیس بار الحمد شریف، چوبیس بار الم نشرح اور چوبیس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تیل پر دم کریں۔

طریقہ استعمال:۔ بوقت درد دھاگے کو ماتھے پر باندھیں اور ہر نماز کے بعد شیشی میں سے تیل لے کر ماتھے والے دھاگے پر ملیں۔

فوائد:۔ دفع دردِ سر و دردِ شقیقہ، سر کے کچھ حصہ میں درد کے لئے مفید ہے۔

(۵) تعویز برائے دفع دردِ سر

تعویذ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ فَخُذْهُمْ عُبَیْدَ اللّٰهِ عُرْوَةَ قَاسِمِ اَبِیْ بَکْرٍ سَعِیْدٍ سُلَیْمَانَ خَارِجَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣ اَللّٰهُمَّ اِدْفَعْ وَجْعَ الرَّاْسِ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ اَوِ الرَّجُلَ بِحَقِّ یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ۔



طریقہ استعمال:۔ تعویز لکھ کر موم جامہ کر کے ماتھے پر باندھیں۔ نوٹ: آخر میں اللھم ادفع وجع الراس سے آگے اگر مرد کو دیں الرجل لکھیں اگر عورت کو دیں تو المرء ۃ لکھیں۔

۶) نقش برائے دفع درد سر

۷۸۶
۹۲

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے پیشانی پر باندھیں۔ انشاء اللہ سر درد دفع ہوگا۔

تعویذات ودم برائے دفع بخار ہر قسم

۱) تعویذ برائے بخار لرزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بَرَاءَ ةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمِ الَّتِیْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَ تَشْرَبُ الدَّمَ وَ تَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمِ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ اِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَةً فَبِحَقِّ مُوْسٰى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِنْ لَا اَكَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَمَشْتِ لَهٗ عَظْمًا وَ تَحَوَّلِیْ عِنْدَ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَکِیْمُ۔ وَالاَّ فَانْتَ بَرِیْئَةٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْکِ حَسْبُنَا
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

طریقہ استعمال: یہ تعویز لکھ کر پانی میں دھو کر مریض کو پلائیں

ایضاً:

یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ لکھ کر تپ والے کو پلائیں۔

طریقہ استعمال:۔ اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ایک تعویذ پینے کے لئے دیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(۳) تعویذ برائے دفع بخار سہ روزہ



طریقہ استعمال:۔ چار تعویذ لکھیں۔ ایک تعویذ گلے میں ڈالیں اور جس دن تعویذ گلے میں ڈالیں اور تعویذ استعمال نہ کریں۔ باری کے دن ایک تعویذ پانی سے دھو کر پییں اگر پہلی دفعہ بخار ختم ہو جائے تب بھی پورے تعویذ استعمال کریں

فائدہ:۔ انشاء اللہ العزیز بخار دفع ہوگا۔

(۴) ایضاً عمل برائے دفع بخار سہ روزہ

باری کی نوبت سے پہلے اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سوۃ رعد (پارہ ۱۳ رکوع ۷ میں ہے) پڑھ کر دم کریں اسی طرح تین نوبتوں تک پڑھیں اگر چہ بخار پہلی باری ختم ہو جائے تا کہ مزید اندیشہ نہ رہے۔

(۵) عمل برائے دفع بخار ہر قسم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کٓهٰیٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا ﴿۲﴾ اِذْ

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

یہ تعویز لکھ کر گلے میں ڈالیں اور تین کاغذوں پر لکھ کر تین دن تک ایک ایک دھو کر مریض کو پلائیں۔

	اللہ	اللہ
یا محیط		
		اللہ

فائدہ: انشاء اللہ اس عمل سے ہر قسم کا بخار دفع ہوگا۔

(۶) عمل برائے دفع بخار

یَامُشِیخَا وَ یَاشَعُوْثَا وَیَاشُعَیْشَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ بخار ہونے سے دو گھنٹے قبل پیپل کے سات پتوں پر لکھیں اور مریض کو چٹائیں۔ انشاء اللہ بخار دفع ہوگا۔

(۷) عمل باری والے بخار کے دفع کیلئے

سفید دھاگے کی سات تاروں پر سورۃ الرحمٰن پڑھیں (جو ستائیس پارہ میں ہے) اور آیت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پر گانٹھ دیں اور دم کریں اور مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

عمل وتعویذ برائے دفع درد دنداں

(۱) عمل برائے دفع درد دنداں

پاک تختی پر ریت بچھا کر اس پر ا، ب، ج، د، ھ، و، ز، ح، ط، ی، لکھیں جس شخص کو درد ہو اسے کہیں کہ وہ مقام درد کو اپنے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے زور سے پکڑے دم کرنے والا میخ یا چھری، چاقو، لوہے کی نوکدار چیز سے پہلے الف پر زور دے اور ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض سے پوچھیں کہ آرام ہوا ہے یا نہیں اگر آرام ہو گیا تو بہتر ورنہ اس کو کہیں مقام درد کو زور کے ساتھ پکڑے اور ب پر نوک سے زور دیکر دو بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر پوچھیں اگر آرام آ گیا ہے تو فبہا ورنہ تیسرے حرف ج پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ تین بار

پڑھیں۔اسی طرح ایک ایک حرف پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ حروف کی تعداد پر ایک ایک مرتبہ زیادہ پڑھتے جائیں۔انشاء اللہ آخری حرف پر نہ پہنچیں ہوں گے کہ آرام ہو جائے گا۔

نوٹ:۔یہ عمل مذکورہ بالا طریقہ سے دردسر کے لئے بھی مفید ہے۔

(۲) عمل برائے دفع درد دنداں لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

یہ تعویذ لکھ کر درد والا دانت پر رکھ کر دبائے

تعویذ ودم برائے دفع اثر نظر

(۱) تعویذ دفع نظر انسان وحیوان

تعویذ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

نوٹ: اگر خطرہ نظر ہو تو بغیر دونوں قل کے بمع تعویذ حضرت علی والا لکھیں

طریقہ استعمال:۔تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں

(۲) دم برائے دفع نظر بد

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ ہلدی کی چند گٹھیوں پر تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر پھونکیں۔

طریقہ استعمال:۔ہلدی کی چند گٹھیوں کو آگ میں ڈال کر مریض کو دھواں دیں۔انشاء اللہ نظر بد کا اثر دفع ہوگا۔

برائے دفع آسیب وجن

اگر گھر میں خون کے چھینٹے، سنگباری، گندگی، کپڑوں وغیرہ کا کٹ جانا پایا جائے تو ہر مکان کے چاروں کونوں میں پہلے صبح کی اذان پھر اقامت اسی ترتیب سے ہر کونے میں چار اذانیں اور تین اقامتیں پڑھے۔ اور گھر کے صحن میں با آواز بلند سورۃ یٰسین پڑھیں اور یہ عمل ۴۱ دن کریں نیز تمام اہل خانہ صلوٰۃ، صوم اور تلاوت قرآن پاک پابندی سے کریں اور استغفار بھی کثرت سے کریں۔ اگر خدانخواستہ اس عمل سے فائدہ نہ ہو تو پھر ہر مکان کے لئے چار کیل اور ہر کیل پر اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَ اَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ۔ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا۔ ۲۵ مرتبہ دم کریں اور نظر بد والا تعویذ ہر کیل کے ساتھ مکان کے کونے میں ٹھونکیں۔

(۲) برائے دفع جن

دفع جنات کے لئے لکھ کر گلے میں باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ھٰذَا کِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی طُرَّقِ الدَّارِ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِیًا حَقًّا مُبْطِلًا ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ھٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَدْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَهٗ لَهُ الْحُکْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تَقْلِبُوْنَ حٰمٓ لَا تَنْصُرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَ بَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(۳) برائے دفع تمام امراض وآلام ودفع جن وآسیب ودفع نظر بد

سورۃ فاتحہ، قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا

سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ۔ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اَللّٰهُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ هٰذَا لْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَ جَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اس مجموعہ کو تین مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور پلائیں

تعویزات ودم برائے دفع امراض جانوراں

(۱) تعویذ دفع مرض گل گھوٹو جانوراں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَاءُ هُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ چار عدد تعویز لکھیں۔ایک تعویز بمع وما انفقتم والا تعویز گلے میں ٹلی سے باندھیں۔ تین عدد تعویز پانی میں بھگو کر جانور کے منہ پر چھینٹے ماریں۔ فائدہ:۔ انشاء اللہ اس موذی مرض سے چھٹکارا ہوگا۔

عمل برائے گائے بھینس وغیرہ جو حاملہ نہ ہوتی ہو

طریقہ عمل:۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واقعہ تین بار (جو پارہ ستائیس میں ہے) پڑھ کر مسور پر دم کریں اور تین دن جانور کو کھلائیں انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

تعویذ برائے دفع جمیع امراض جانوراں

سطر اول ۱۶ ق

ققققققققققققققق

سطر دوم ۱۵ ق

قققققققققققققق

سطر سوم ۱۵ ق

قققققققققققققق

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے جانور کے گلے میں ڈالیں

فائدہ:۔ یہ تعویذ تمام امراض کے لئے مفید ہے

عمل برائے دفع امراض جانوراں

اگر جانوروں میں مرض اسقدر بڑھ جائے کہ حیوان مرنے لگ جائیں تو درج ذیل عمل کریں۔

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف، سورۃ یٰسین ایک مرتبہ، سورۃ فتح ایک مرتبہ، سورۃ الرحمٰن ایک مرتبہ، سورۃ واقعہ ایک مرتبہ، سورۃ تغابن ایک مرتبہ، سورۃ ملک ایک مرتبہ، سورۃ جن ایک مرتبہ، سورۃ مزمل ایک مرتبہ، سورۃ مدثر ایک مرتبہ، سورۃ دھر ایک مرتبہ، یہ تمام سورتیں پڑھ کر پانی میں دم کر کے تمام جانوروں پر چھینٹیں ماریں لیکن یہ عمل کرتے وقت تمام جانوروں کو پاکیزہ جگہ پر جمع کر کے پڑھنے والا آس پاس گھومتا رہے۔اور با آواز بلند پڑھتا رہے اور پڑھنے والے کیلئے شرط ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو

تعویزات برائے دفع مرگی

(ا) تانبے کی تختی بنائیں بروز اتوار بعد نماز فجر باوضو مندرجہ ذیل عبارت تختی کی دونوں طرف ترتیب سے کندہ کرین

پہلی طرف یہ عبارت تحریر کندہ کریں — دوسری طرف یہ کندہ کریں

يا قهار	يا مذل
ذو البطش الشديد	كل جبار عنيد بقهر
انت الذى لا يطاق انتقامه	عزيز سلطانه
يا قهار	يا مذل

طریقہ استعمال:۔ یہ تختی مریض کے گلے میں لٹکائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(۲) عمل برائے دفع مرگی

سورۃ الاعلیٰ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي الخ یہ سورۃ تیس پارہ میں ہے۔ پوری سورۃ لکھ کر تانبے کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرگی سے آرام ہوگا۔

(۳) تعویذ دافع مرگی وغیرہ

بسم الله الرحمن الرحيم ر ه ی ء ص ح م ء س ق

بحق یا جبرائیل — بحق یا میکائیل

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن
الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له
لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا
يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفو	احد

بحق یا عزرائیل — بحق یا اسرافیل

تعویذ لکھنے کا طریقہ:۔ نوچندی جمعہ کی رات کو غسل کر کے مٹھائی پر فاتحہ موکلاں اخلاص کا دے۔ اور خوشبو جلائے۔ چودہ بار درود شریف اور سورۃ اخلاص چار سو بار پڑھ کر (دعا

مانگے) پھر تعویذ لکھے۔

غائب شدہ کو حاضر کرنے کے عملیات

(۱) عمل

ایک قفل (تالہ) پر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کے نام پر قفل کو بند کر کے اس کو کوری ہانڈی میں ڈال کر پانی بھر دیں اور چولہے پر رکھ کر گرم کریں۔ سارا دن آگ نیچے جلتی رہے

فائدہ:۔ انشاءاللہ غائب شدہ حاضر ہوگا۔

(۲) عمل

لفظ والضحیٰ ایک لاکھ بار پڑھیں۔ اگر ایک لاکھ بار پڑھنے پر حاضر نہ ہو تو دو لاکھ بار پڑھیں اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو تین لاکھ بار پڑھیں پھر بھی حاضر نہ ہو تو اسے مردہ سمجھیں۔

نوٹ۔ ہر لاکھ کے بعد چند دن وقفہ کریں اور تلاش جاری رکھیں۔

(۳) عمل

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو ایک سو انیس بار بلا کم وبیش یَاحَفِیظُ پڑھیں اور اسی قدر یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْفِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ

اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ العزیز گمشدہ چیز مل جائے گی۔

(۴) عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَ اذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (بکثرت) پڑھتا رہے انشاءاللہ مال مل جائے گا۔

(۵) عمل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ رَدِّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بکثرت پڑھے اول وآخر درود وسلام پڑھے انشاءاللہ پریشانی دور ہوگی گم شدہ چیز مل جائے گی۔

(۶) عمل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، یَا سَیِّدِیۡ اَحۡمَدبۡنِ عَلۡوَ ان رَدِّ عَلَیَّ ضَالَّتِیۡ وَالَّا نَزۡنَک مِنۡ دِیۡوَانِ الۡاَولیاء۔

طریقہ استعمال یمن کی سمت بلند مقام پر کھڑے ہو کر تین بار کہے اور یہ نقش لکھ کر بھی دے اس کو دو کوری ٹھیکریوں کے درمیان رکھ کر وزن کے نیچے رکھیں انشاء اللہ گمشدہ چیز مل جائے نقش یہ ہے

خواجہ عبدالکریم مغربی بستم راہ مغرب درو

خواجہ عبدالرحمٰن شمالی بستم راہ شمال درو

۳۸۵ ۸	۳۸۸ ۱۱	۳۹۲ ۱۲	۳۷۸ ۱
۳۹۱ ۱۳	۳۷۹ ۲	۳۸۴ ۷	۳۸۹ ۱۲
۳۸۰ ۳	۳۹۳ ۱۶	۳۸۶ ۹	۳۸۳ ۶
۳۸۷ ۱۰	۳۸۲ ۵	۳۸۱ ۴	۳۹۳ ۱۵

خواجہ عبدالعزیز جنوبی بستم راہ جنوب درو

خواجہ عبدالرحیم مشرقی بستم راہ مشرق درو

تعویذات برائے ناف کا ٹل جانا و درد وغیرہ

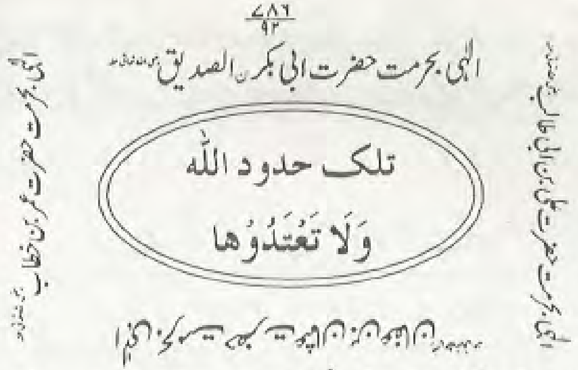
(۱) تعویذ

۷۸۶
۹۲

امرہ	علی	غالب	واللہ
ولکن	امرہ	علی	غالب
اکثرالناس	ولکن	امرہ	علی
لایعلمون	اکثرالناس	ولکن	امرہ

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے ناف کے اوپر باندھیں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

(۲) تعویذ



طریقہ استعمال: یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کمر پر باندھیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا

(۱) طریقہ نماز قضائے حاجات وہر مشکل

چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ سو بار پڑھے دوسری رکعت میں رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ۔سو بار تیسری رکعت میں وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ سو بار چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ سو بار سلام پھیرنے کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاءاللہ ہر مشکل حل ہوگی۔

(۲) عمل ختم غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

طریقہ ختم: پہلے سو بار درود شریف پڑھیں۔ پھر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانچ سو بار پھر درود شریف ایک سو بار پڑھ کر اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کو بخشیں اللہ تعالیٰ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے حاجت طلب کریں جب تک مقصد حاصل نہ ہو یا مشکل آسان نہ ہو پڑھتے رہیں۔

فائدہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصود سرانجام ہوگا۔ اور یہ ختم تمام جائز مقاصد اور حل مشکلات کے لئے مجرب ہے۔

(۳) عمل حصول مطالب دینی و دنیاوی

طریقہ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ سو بار پڑھیں۔ جب سو پورا ہو جائے تو ایک مرتبہ استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه۔

دینی و دنیاوی حصول کے لئے مفید ہے جتنا ہو سکے کثرت سے پڑھیں اتنا ہی فائدہ زیادہ ہوگا۔

(۴) عمل قضائے حاجات

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی حاجت پوری فرمائے گا۔

(۵) فتح یابی مقدمات و ہر مشکل حل ہونے کا عمل

نماز عشاء کے فرض پڑھ کر وتروں سے پہلے آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تین سو تیرہ بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

فوائد: مطالب دنیاوی و دینی اور مقدمات میں مشکلات حل کرنے کیلئے مجرب ہے۔

نوٹ: وتر تہجد کے ساتھ پڑھنے والا وتر عشاء کے ساتھ پڑھے

(۶) عمل

قصیدہ غوثیہ بعد نماز مغرب گیارہ بار پڑھیں۔ حل مشکلات کے علاوہ ترقی دارین کے لئے بھی مفید ہے۔

(۷)عمل فوائد عثمانیہ

فوائد عثمانیہ میں ہے یہ شعر قصیدہ غوثیہ کا ہر مہم کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے

شعر یہ ہے:

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ۔

(۸)عمل رباعی والا

رباعی یہ ہے

اے زلف سیاہ تو بلائے دل من　　دے لعل بہت گرہ کشائی من

من دل ندہم بکس برائے دل تو　　تو دل ندھی بکس برائے دل من

پڑھنے کا طریقہ و فائدہ:۔ اس رباعی کو ہر نام کے بعد ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ہر حاجت روا و مشکل حل ہوگی۔

(۹)عمل یارب

نماز تہجد کے بعد ہزار یارب یارب پڑھیں (اول و آخر درود شریف پڑھیں)

فائدہ:۔ یہ عمل برائے حل ہر مشکل و حاجات قلبی و ضروریات کے لئے مفید ہے۔

(۱۰)عمل ہر مشکل کا حل

حسبی ربی کلی نور یا محمد یا رسول۔ میں ھکلا منزل دور میں فریادی تیرا تو سن فریاد یارسول اللہ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ بعد نماز عشاء سو بار، اکتالیس رات تک پڑھیں، ۔ انشاء اللہ مشکل آسان ہوگی۔

عملیات برائے ادائے قرض

(۱) وظیفہ برائے ادائے قرض

حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ الباری سے منقول ہے یہ وظیفہ ادائے قرض وکشادگی رزق کے لئے مفید ہے۔ وظیفہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰه بَلٰى وَاللّٰه اَنْتَ اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰه وَاللّٰه اِنَّه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اقْضِ مِنَ الدَّيْنِ وَارْزُقْنِىْ بَعْدَ الدَّيْنِ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ اول وآخر درود شریف جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

(۲) وظیفہ:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعجزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ ہر روز بعد نماز جو سو بار پڑھے اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ ادائیگی قرض کیلئے یہ عمل بے نظیر وزود اثر ہے۔

(۳) وظیفہ:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

پڑھنے کا طریقہ:۔ بعد نماز فجر سو بار پڑھے اول وآخر درود شریف فائدہ مذکورہ بالا ہوگا۔

(۴) عمل:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔يَاقَاضِىَ الدُّيُوْنَ وَمَنْ كَانَ خَزَائِنُهٗ مِنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ اِقْضِ دَيْنِىْ وَكُلَّ مَدْيُوْنٍ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ فجر کی سنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستر بار پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں انشاءاللہ قرضہ ختم ہوگا۔

(۵) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ واعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ اول وآخر درود شریف پڑھ کر کثرت کیساتھ پڑھیں انشاءاللہ ادائیگی

سے نجات ہوگی۔

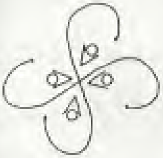
عملیات وتعویزات برائے دفع مرض طحال (تلی)

۱) تعویذ دافع مرض طحال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَزُوْ لَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا یَاطِحَالُ اِرْجِعْ اِلٰی مَکَانِکَ بِحَقِّ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

طریقہ استعمال وفائدہ:۔ یہ تعویذ لکھ کر طحال یعنی تلی کے مقام پر لٹکائیں بطفیل خلیفہ اول حضرت سیدنا عبداللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تلی اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

(۲) عمل دافع مرض طحال



نیلے کپڑے کی سات تہیں پانی سے تر (گیلا) کرکے تلی کے مقام پر رکھیں۔ اس کپڑے پر کوری ٹھیکری رکھیں اس پر یہ تعویذ رکھ کر اوپر انگارہ رکھ دیں طحال کے مقام پر داغ پڑ جائے گا جس سے مواد خارج ہوگا۔

(۳) عمل:۔ بروز اتوار مٹی کی ایک ٹکیہ طحال کے برابر بنا کر طحال پر رکھیں دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورۃ الم نشرح پڑھ کر چاقو سے اس مٹی کی ٹکیہ کو کاٹیں یہ عمل سات بار کریں۔ اور تین اتوار کرتے رہیں۔ اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

عملیات وتعویذات

برائے دفع سخت امراض وامراض لاعلاج

(۱) عمل آیات شفاء۔ آیات شفاء چھ مندرجہ ذیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱، وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ، ۲، وَشِفَآءٌ لِّمَا

فِی الصُّدُوْرِ، ۳، یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ، ۴، وَ
نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ، ۵، وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ،
۶، قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ۔

طریقہ استعمال:۔ آیات شفا چینی یا شیشہ کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ تین روز یا سات روز کے عمل سے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

فائدہ: آیات شفا کا عمل ہر مرض کے لئے مفید ہے۔

(۲) عمل دافع امراض لاعلاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَ بَقَائِهٖ یَا حَیُّ۔

نوٹ۔ اس پر سورۃ فاتحہ کا اضافہ کرلیں تو بہتر ہوگا

طریقہ استعمال:۔ سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں۔

فائدہ:۔ جس بیماری سے ڈاکٹر و حکیم عاجز ہوں۔ اس عمل سے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

(۳) عمل دافع سخت وباء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ قُطْبِ الْعَالَم حَضْرَتِ خَواجَهْ مُحَمَّدِ صَادِقِ مُجَدِّدِ سرهندی رحمة الله علیه و باد فع شود

طریقہ استعمال و فائدہ:۔ یہ لکھ کر دروازے پر چسپاں کریں۔ انشاء اللہ سخت وباء دفع ہوگی

طریقہ استخارہ

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔

سوتے وقت تین بار سورۃ یٰسین پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمہما اللہ کو بخشیں، بصورت اسم محمد دایاں ہاتھ دائیں کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں (انشاء اللہ خواب میں مقصد کی طرف اشارہ ہوگا یا صحیح مقصد کی طرف دل مائل ہوگا۔)

عمل برائے دفع زہر مار گزیدہ

یعنی سانپ کے کاٹنے کا عمل

اول و آخر درود شریف، سورۃ فاتحہ سات بار آیت الکرسی تین بار سورۃ کافرون دو بار سورۃ اخلاص بارہ بار سورۃ فلق دو بار سورۃ ناس دو بار۔

طریقہ دم:۔ یہ آیات نمک پر دم کر کے مار گزیدہ کو کھلائیں اور زخم پر لگائیں۔ روغن زرد اور پیاز سے پرہیز کریں۔

نوٹ:۔ یہی مذکورہ دم اگر دیوانہ کتے کے کاٹے پر کریں تو بغیر آیت الکرسی کے دم کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دم برائے دفع درد بچھو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

طریقہ دم:۔ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مذکورہ آیات تین بار پڑھ کر دم کریں (انشاء اللہ بچھو کے ڈنگ کا درد ختم ہوگا)

عمل برائے دفع مرض خناز یر

(۱) عمل:۔ پختہ چمڑے کا تسمہ مریض کے قد کے برابر لے کر تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر گرہ لگائیں اور دم کریں تین تین انگل کے فاصلہ پر گرہیں دیتے جائیں اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کرتے جائیں یہاں تک کہ تسمہ ختم ہو جائے۔

طریقہ استعمال و پرہیز:۔ دم شدہ تسمہ مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تسمہ پانی سے نہ بھیگے۔ بوقت غسل اتار دیں۔ انشاء اللہ یہ موذی مرض دفع ہوگا۔

(۲) عمل:۔ مریض کے قد کے برابر تسمہ لیکر اسمیں اکتالیس گرہیں لگائیں ہر گرہ پر یہ عزیمت پڑھیں عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ

وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظْمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ۔

طریقہ استعمال:۔ دم شدہ تسمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نوٹ:۔ اگر مریض بچہ ہو اور گرہیں پوری نہ آئیں تو یہ عزیمت اکتالیس بار بڑھ کر ایک گرہ لگا کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ یہ موذی مرض دفع ہوگا۔

عمل اسمائے اصحاب کہف

اسمائے اصحاب کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ يَمْلِيْخَا۔ مَكْسَلْمِيْنَا۔ كَشْفُوْطَطْ۔ تَبْيُوْنَسْ۔ اَذْرَفَطْيُوْنَسْ۔ كَشَافَطْيُوْنَسْ۔ يُوَانَسْ بُوْسْ۔ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ۔

طریقہ استعمال:۔ لکھ کر ان اسماء کو اپنے پاس رکھے یا گھر میں لگائے یا اسباب میں رکھے۔

فوائد:۔ امان از آفات دنیاوی و دینی، غرق ہونے، آگ لگنے، چوری ہونے، ڈاکہ، دیگر امراض کے لئے مفید ہیں۔

عمل برائے دفع دیوانہ کتے کا کاٹا

(۱) عمل۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا۔ فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

طریقہ استعمال و دم:۔ روٹی کے چالیس ٹکڑے لیکر ہر روز ایک ٹکڑے پر یہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

(۲) عمل۔ سورۃ فاتحہ سات بار اور قل ہو اللہ آخر تک بارہ بار سورۃ فلق و ناس اور قل یاایھا الکفرون۔

طریقہ دم:۔ تین تین بار پڑھ کر نمک پر دم کریں اکتالیس دم کر کے کھلائیں اور زخم پر بھی

ملیں۔

پرہیز:۔ نمک کھلانے کے بعد دم، تعویذات ودوا کی ممانعت ہے اور اکتالیس دن زخم پر پانی نہ ڈالیں، پیاز اور گھی سے پرہیز کریں۔ بلکہ سالن میں بھی گھی اور پیاز استعمال نہ کریں۔

عمل برائے دفع خوف حاکم وبادشاہ وغیرہ

طریقہ عمل:۔ جب حاکم وبادشاہ کے سامنے جائے تو کھیعص پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس طریقہ پر بند کرے کاف پڑھ کر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کرے اور ھا پر شہادت کی انگلی بند کرے۔ اسی ترتیب میں باقی حروف کے مقابلہ میں باقی انگلیاں بند کرلیں۔ اور حمعسق پہلے طریقہ کے مطابق بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں۔ جب حاکم کے سامنے پہنچے تو کفیت پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولے اور حاکم کی طرف دم کرے اور حمیت پڑھ کر بائیں ہاتھ کو کھول کر حاکم کی طرف پھونکے۔ نوٹ۔ اس عمل کا حاکم کو پتہ نہ چلے۔

دوسرا عمل برائے دفع خوف حاکم

عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ: نیز دفع زنا کے لئے بھی یہی عمل مجرب ہے زانی کثرت سے یہ کلمات پڑھتا رہے انشاء اللہ زنا سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر یہی کلمات علیہم الشقہ اور اسکے ساتھ یہ بھی پڑھے کتے کا منہ سکا تو انشاء اللہ کتے کچھ ایذا نہ دیں گے۔

تیسرا عمل برائے محافظت ایذارسانی حیوانات وانسانات

سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ۔ جب خوف لاحق ہو تو ان کلمات کو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

عملیات وتعویذات برائے زیادتی مکھن ودودھ

(۱) تعویذ۔

۷۸۶
۹۲

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یامحمد	یامحمد	یامحمد	یامحمد	یامحمد
یاعلی	یاعلی	یاعلی	یاعلی	یاعلی
یاابکر	یاعمر	یاعثمان	یا حسن	یاحسین
اللھم بارک	فی ھذا	اللبن	بحق	یاباسط

طریقہ استعمال:۔ مدھانی میں سوراخ کر کے بند کریں یا باندھیں۔ انشاء اللہ دودھ و مکھن میں زیادتی ہوگی۔

(۲) تعویذ۔ اول و آخر چودہ بار درود شریف پڑھیں۔ سورۃ قدر اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ چودہ بار پڑھ کر مٹوری پر دم کریں اور مندھانی پر یہ تعویذ باندھیں۔ تعویذ یہ ہے

انا اعطینا	ک الکوثر	ان شانئک	ھوالابتر
فصل	لربک	وانحر	بحق
برین	حافظ بکو	وایلامین	ناامین

فائدہ:۔ اس عمل اور تعویذ سے مکھن اور دودھ زیادہ ہوگا۔ انشاء اللہ

(۳) تعویذ:۔ پہلے سوا روپیہ کی مٹھائی لے کر تقسیم کریں اور تعویذ لکھیں اور تعویذ مندھانی میں باندھیں۔ تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

اللّٰھم بارک و زد مسکۃ و زبیب ھذہ المرءۃ
بحضرت سلیمان بن داؤد علیھما السلام
یا وھاب یا حافظ یا وھاب

الٰہی بحرمت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

یہ تینوں عمل زیادتی مکھن اور دودھ کے لئے مفید ہیں۔

عمل برائے دفع چیچک

(۱) عمل:۔ سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر سات بار سورۃ کوثر پڑھیں۔ اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں۔ یہ چاول چیچک والے کو کھلائیں۔

(۲) عمل:۔ نیلگوں دھاگے کی اکتیس تاریں لیں اور سورۃ رحمٰن پڑھنا شروع کریں جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچیں۔ دھاگے پر دم کریں اور گانٹھ دیں اکتیس گانٹھیں آئیں گی۔

طریقہ استعمال:۔ یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈالیں اور دھاگہ کو بھیگنے سے محفوظ رکھیں۔

عمل برائے دفع ہمسایہ بد

عمل یہ ہے:۔ سات پرانی قبروں کی مٹی لے کر ہر ایک پر علیحدہ سات سات بار سورۃ کوثر پڑھیں۔ کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ایسے مقام پر ڈالیں جہاں جھاڑو نہ دیں یا نہ دی جاتی ہو۔ نوٹ:۔ یہ عمل منگل کو کریں۔

عمل ناراض آدمی کو راضی کرنا

طریقہ عمل :۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ یاوددود پڑھ کر تین چھٹانک چینی پر دم کریں اور کھلائیں یہ عمل ایک ہفتہ کریں۔ انشاء اللہ ناراض آدمی راضی ہوگا۔

عمل برائے دفع درد ہر قسم

(۱) عمل :۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۞ ۔ يَاشَافِي ،يَاشَافِي

طریقہ استعمال :۔ یہ آیت کریمہ تین دن متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں اور وہ پانی مریض کو پلائیں اور درد کے مقام پر مالش کریں انشاء اللہ العزیز درد رفع ہوگا

(۲) عمل :۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ،اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمن يَدع الْمَبْعُوْث اِلا البَاعِث يَارَبِّ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال :۔ فوائد۔ درد باد اور جوڑوں کے درد کے دفع کے لئے اکسیر ہے۔

تعویذ برائے نفع تجارت و کاروبار وغیرہ

تعویذ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ،فَاسْتَبْشِرُ وابِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال :۔ یہ تعویذ لکھ کر دکاندار گلہ میں رکھے۔ اگر تاجر ہو تو دائیں بازو میں باندھے انشاء اللہ برکت ہوگی۔

عمل برائے تیزی ذہن

طریقہ عمل: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِکَ وَ اشْرَحْ صَدْرِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِکَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔
اول وآخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں سینے پر ہاتھوں کو پھیرے۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو لکھ کر دے۔ گلے یا بازو پر باندھے انشاء اللہ تیزی ذہن کے لئے مفید ہے۔
(۲) ایضاً تعویذ:۔

يسطرون	وما	والقلم	ن
ن	يسطرون	وما	والقلم
والقلم	ن	يسطرون	وما
وما	والقلم	ن	يسطرون
يسطرون	وما	والقلم	ن

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے چاندی کے تعویذ میں ڈال کر گلے میں لٹکائیں۔ زیادتی ذہن کے لئے مفید ہیں۔

عمل برائے دفع یرقان

طریقہ عمل:۔ بروز اتوار سبز گھاس کے لمبے پتے لیکر ان کو مریض کے دائیں ہاتھ میں دیں اور دوسری طرف بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ القریش پڑھ کر گھاس کو چاقو سے کاٹیں اسی طرح سات بار کریں اول وآخر درود شریف پڑھیں۔
نوٹ۔ یہ عمل تین اتوار کریں۔ انشاء اللہ یرقان ختم ہوگا۔

عمل برائے کیڑے مکوڑے دفع ہوں

سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر بل (سوراخ) میں ڈال دیں مکوڑے جگہ چھوڑ دیں گے۔

عمل برائے دفع نامردی

طریقہ عمل:۔ مرغی کے چار انڈے لیکر ابال لیں دو کو چھیل کر ان پر یہ لکھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ۝ یہ مرد کے لئے ہے دو انڈے عورت کے لئے ہیں ان پر یہ لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ۝۔

طریقہ استعمال: مرد اور عورت ایک ایک انڈا پہلی رات کھائیں اور ہم بستری بھی کریں۔ اسی طرح دوسرا انڈا دوسری رات کھائیں۔ یہ عمل بندش قوۃ باہ اور نامردی کے لئے مفید ہے۔

تعویذ برائے محبت

۷۸۶
۹۲

عسی	الله	ان	یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم
الله	ان	یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منهم
ان	یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منهم	مودة
یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منهم	مودة	والله
بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منهم	مودة	والله	قدیر
وبین	الذین	عادیتم	منهم	مودة	والله	قدیر	والله
الذین	عادیتم	منهم	مودة	والله	قدیر	والله	غفور
عادیتم	منهم	مودة	والله	قدیر	والله	غفور	الرحیم

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلانة بنت فلانة

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کریں اور خوشبو لگا کر بند کر کے دائیں بازو پر باندھیں۔عورت کے لئے گلے میں ڈالیں۔

(۲) ایضاً تعویذ۔

یحبونهم کحب الله یاغفار ۱	والذین اٰمنوا اشد حبا لله یاکریم ۱۴	والقیت علیک محبة منی یا کریم ۱۱	انه لحب الخیر لشدید یاودود ۸
انه لحب الخیر لشدید یاودود ۱۲	والقیت علیک محبة منی یا کریم ۷	والذین اٰمنوا اشد حبا لله یارحیم ۲	یحبونهم کحب الله یالطیف ۱۳
والذین اٰمنوا اشد حبا لله یا لطیف ۶	یحبونهم کحب الله یارحمٰن ۹	انه لحب الخیر لشدید یارحیم ۱۶	والقیت علیک محبة منی یا رحمٰن ۳
والقیت علیک محبة منی یارحمٰن ۱۵	انه لحب الخیر لشدید یاودود ۴	یحبونهم کحب الله یا کریم ۵	والذین اٰمنوا اشد حبالله یا رحیم ۱۰

الحب فلان بن فلان علی حب فلانة بنت فلانة

دائیں بازو پر خوشبو لگا کر باندھیں۔

عمل برائے دفع اثر جادو

عمل یہ ہے:۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الْهَامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ مِنْ شَرِّعِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنَ بِسْمِ اللهِ الَّذِى لَايَضُرُّمَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَاشَافِىْ يَاشَافِىْ يَاشَافِىْ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر بازو یا گلے میں باندھیں اگر آدمی کے تمام بدن پر جادو کیا گیا ہو تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں۔ یہ پانی اکثر پی لیں۔اور تھوڑا سا پانی کڑوے

تیل میں ڈال کر مقام درد پر لیس بفضلہٖ تعالیٰ اس سخت مرض سے فائدہ ہوگا۔

عمل برائے حفاظت کھیتی باڑی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . يَارَزَّاقَ الْعِبَادِ يَاخَلَّاقَ الْخَلَائِقِ يَافَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَامُنْبِتَ الزَّرْعِ فِى الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَيَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَاوَةِ وَالْخَنَازِيْرِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر کوری ڈولی ڈھکن والی یا دو کوری ٹھیکریوں میں بند کر کے کھیت میں دفن کر دیں انشاء اللہ کھیت آفات سماوی سے محفوظ رہے گا۔

عمل برائے شادی و دوسرا نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ هٰذِهٖ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِنْهَا اول و آخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ:۔ اس دعا کو بکثرت پڑھے

فوائد۔ جس کی بیوی مر جائے اور دوسری جگہ مشکل درپیش ہو تو یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

عمل برائے سلامتی واپسی سفر

طریقہ عمل:۔ اگر کوئی شخص سفر پر جائے تو روانگی سے پہلے تین بار آیت الکرسی پڑھے اور سفر پر جاتے وقت مسجد میں ہلکی آواز میں سات بار اذانیں کہے اور سفر پر روانہ ہو جائے اور دوران سفر نمازوں کے اوقات میں سات سات بار ہلکی آواز میں اذانیں کہتا رہے انشاء اللہ سفر سے سلامت اور کامیاب ہو کر واپس آئے گا۔

عمل دشمنوں پر فتح پانا

طریقہ عمل:۔ سورۃ القریش ایک سو ایک بار نماز فجر کی سنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے پڑھے

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ دشمنوں پر کامیابی حاصل ہوگی۔

عمل برائے دفع خطرہ ونقصان بارش

طریقہ عمل:۔ جب بارش زیادہ ہو جائے نقصان کا خطرہ ہو تو مسجد کے چاروں کونوں میں درمیانی آواز سے اذانیں بکثرت دلوائیں انشاء اللہ خطرہ رفع ہوگا

عمل برائے اصلاح الزوجین

طریقہ عمل:۔ تین چھٹانک سفید چینی پر یاودود ایک ہزار بار پڑھ کر دم کریں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں، طالب و مطلوب کو اس طریقہ سے کھلائیں کہ ان کو معلوم نہ ہو۔

عمل برائے دفع شر آندھی

طریقہ:۔ شہادت کی انگلی سے ہوا میں ابتداء سے انتہا تک بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے سے آندھی رک جاتی ہے (یا ایسے ہی بسم اللہ پڑھتے رہیں اور آندھی کی طرف دم کرتے رہیں)

تعویذ برائے ددری ہر قسم

تعویذ:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ
یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی ددری ختم ہوگی۔

عمل برائے زیادت محبت اللہ تعالیٰ

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو محبت ذوق شوق ذات خود دہ۔ بحرمت پیران کبار۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ نفی و اثبات کے ذکر سے پہلے یہ دعا بکثرت پڑھیں۔ اور پھر ذکر میں مشغول ہوں، محبت زیادہ ہوگی۔

عملیات و تعویذات برائے دفع امراض النساء

(۱) عمل حفظ جنین در شکم مادر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ

فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ۞ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ پونڈے دھاگے کی اکتالیس تاریں لیکر عورت کے قد کے برابر یعنی عورت کی مانگ سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن تک ناپیں اس پر یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد سات بار سورۃ کافرون پڑھ کردم کر کے دیں اور گانٹھ دیں ہر گانٹھ کے درمیان تین انگل کا فاصلہ ہو۔

طریقہ استعمال:۔ عورت اس دھاگے کو کمر میں باندھے۔

(۲) عمل برائے عورت عقیمہ یعنی جسے بچہ نہ ہوتا ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا۔

طریقہ استعمال:۔ یہ آیت ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے ملا کر لکھیں عورت اس کو اپنی کمر میں باندھے انشاءاللہ حاملہ ہوگی۔

(۳) عمل:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یا مبدی۔ کے نو تعویذ بنائے یعنی سفید کاغذ کے نو پرچوں پر لکھے اور جب عورت ماہواری سے فارغ ہو تو تین دن متواتر ایک ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پئے اور اس دوران خاوند سے ہمبستر بھی ہو یہ عمل تین ماہ جاری رکھے یعنی ہر ماہ تین تعویذ پئے جائیں اور یہ آیات لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

نوٹ:۔ ان آیات کا تعویذ گلے میں اس طریقہ سے لٹکائیں کہ تعویذ ناف سے دو انگل نیچے رہے۔

فوائد:۔ انشاءاللہ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد نرینہ جنے گی

(۴) عمل

طریقہ عمل :۔ چالیس عدد لونگ لیکر ہر لونگ پر یہ آیت کریمہ سات بار پڑھیں، آیت کریمہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

طریقہ استعمال :۔ ماہواری کے ختم ہونے پر غسل کر کے اسی دن یہ عمل شروع کرلے رات کے وقت ایک ایک لونگ کھائے اور کھانے کے بعد پانی نہ پیے اور خاوند سے ہم بستر بھی ہو۔ انشاء اللہ اولاد ہوگی۔

(۵) تعویذ برائے اولاد نرینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ، عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ، بِحَقِّ مَرْيَمَ وَ عِيْسٰى هَبْ لَنَا اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال :۔ حمل کے تین ماہ گزرنے پر یہ تعویذ ہرن کے چمڑے پر زعفران وگلاب سے لکھیں اور عورت اس تعویذ کو کمر میں باندھے۔

فوائد: اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں لڑکا نہ ہوتا ہو اس تعویذ کے استعمال سے انشاء اللہ نیک لڑکا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

(۶) عمل جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو

اجوائن دس تولہ مرچ سیاہ دس تولہ لے کر سوموار کے دن ظہر کے وقت سورۃ والشمس اکتالیس بار ہر مرتبہ سورۃ کے اول وآخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ استعمال: ابتدائے حمل سے روزانہ ایک دانہ یا تین مرچ یا پانچ یا سات دانے اجوائن کھائے۔ نیز ابتدائے حمل سے لیکر بچے کے دودھ پینے کے دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں۔

فائدہ: انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا۔

(۷) تعویذ برائے دفع خشک شدہ حمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ سفید چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھوکر چالیس روز بلا ناغہ عورت کو پلائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خشک شدہ بچہ تازہ ہو کر اپنے وقت پر پیدا ہوگا۔

نوٹ۔ جس وقت بچہ ماں کے پیٹ میں خشک ہو جائے۔ خشک ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ عورت کو خون آتا ہوگا پہلے اس کا خون بند کریں بعد میں چند دن تک یہ آیت کاغذ پر لکھ کر پلائیں۔ اس کے بعد جب خون بند ہو جائے یہی تعویذ کاغذ پر لکھ کر پندرہ دن تک پلائیں پھر یہ عمل مذکورہ چینی کے برتن میں لکھنے والا پورا کریں۔

(۸) تعویذ برائے دفع دردزہ

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پاک کپڑے میں سی کر یا باندھ کر عورت کی بائیں ران سے باندھیں انشاء اللہ بچہ بآسانی پیدا ہوگا۔

نوٹ:۔ جب بچہ کچھ ظاہر ہو تو تعویذ فوراً کھول دیں۔

(۹) تعویذ بقائے حمل

۷۸۶

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ حمل باقی رہے گا۔

تعویذات وعملیات برائے دفع امراض اطفال

(۱) بچے کا ہر بلا و بیماری سے محفوظ رکھنے کا تعویذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَّةٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ استعمال:۔ اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ بچہ تمام آفات اور بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

(۲) تعویذ برائے دفع ڈر بچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ بِحَقٍّ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ

وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَا لسَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ ڈرنے اور ہر خطرہ سے محفوظ رہے گا۔

نوٹ:۔ یہ تعویذ چھوٹے بچے اور بڑے آدمی کے ڈر کے لئے مفید ہے۔

(۳) تعویذ برائے دفع بدخوئی بچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَہٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ بدخوئی سے محفوظ رہے گا۔

(۴) تعویذ برائے دفع گریہ طفلاں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط ط ط ط ط ط ط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

طریقہ استعمال مع فائدہ:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ بچہ رونے کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

(۵) عمل بچے کی عادت مٹی کھانا ختم ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِحَقِّ یٰسٓ وَ بحق کھیعص و بحق بالف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

طریقہ استعمال:۔ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کو کھلائیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ یہ عادت ختم ہو جائے گی۔ یہ عمل حسب ضرورت کرتے رہیں۔

(۶) عمل برائے دفع اثرام الصبیان برائے بچہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاغَوْثُ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِهَیًا اِشْرَاهِیًا یَا غَفُوْرُ اجْعَلْ فِیْ اَسْعَرِ خَالِدٍ خَالِدٌ اَوْ مُخَلَّدٍ یَا حَافِظُ اَدْرِکْ بِعَوْنِ اللّٰهِ یَا اللّٰهُ یَااللّٰهُ یَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ۔ یہ تعویذ لکھ کر کپاس اور کپڑے میں بند کر کے لڑکے کے لئے چمڑے یا نکی میں بند کریں اور لڑکی کے لئے چاندی میں بند کر کے استعمال کرائیں۔ اور بوقت دورہ گلے میں ڈالیں۔ اور یہ تعویذ دھونی کے لئے دیں۔



طریقہ دھونی: دھونی کے لئے یہ تعویذ استعمال کریں اور دھونی خوشبو دار تیل میں دیں تعویذ یہ ہے۔

اگر خوشبودار تیل نہ ہو تو شلغم کے تیل میں اس کو بھگو کر رکھیں اور جب بچے کو دورہ پڑے تو اس بھگوئے ہوئے تعویذ کو برتن میں رکھ کر بچے کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ بچہ دورہ سے محفوظ رہے گا۔

عمل برائے فراخی رزق

عمل یہ ہے:۔ ہر روز بعد نماز عشاء ایک بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا باعث فراخی رزق ہے (اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں)

تعویذ برائے دفع درد کان یا کان بند ہو

۷۸۶

۹۲

۸	۲	۲۲	۲۳
۲۵	۲۰	۷	۳
۱	۹	۳۳	۳۲
۳۱	۳۴	۶	۴

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کان پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

تعویذ برائے دفع بندش بول و براز و پتھری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔

فوائد: یہ تعویذ بندش بول و براز اور پتھری انسان وحیوان کے لئے مفید ہے۔ نیز یہ تعویذ ایام ماہواری کی بندش کے لئے فائدہ مند ہے۔

(۲) تعویذ ایضاً:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں مذکورہ بالا امراض کے لئے مفید ہوگا

(۳) تعویذ ایضاً:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ مذکورہ امراض کے لئے مفید ہے۔

(۴) تعویذ ایضاً:۔ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ ۔ مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لئے مفید ہے

(۵) تعویذ ایضاً:۔ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ ۔ مذکورہ طریقہ امراض کے لئے مفید ہے

(۶) تعویذ برائے دفع سلسل بول وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۔

طریقہ استعمال: یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔

فوائد: برائے دفع سلسل بول انسان وحیوان، دفع جریان، خون، کثرت حیض ونکسیر کے لئے مفید ہے

عمل قضائے حاجات وغیرہ

نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف بھی پڑھیں انشاء اللہ یہ عمل تمام قضائے حاجات شفاء مریض وغائب کے حاضر کرنے کے لئے مفید ہے۔نوٹ۔اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو اس کو پانی پر دم کر کے پلائیں۔

دودھ بڑھانے کا تعویذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ ۔

چند تعویذ حسب ضرورت کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ یہ تعویذ عورتوں اور جانوروں، گائے، بھینس، بکری، سب کے دودھ بڑھانے کیلئے مفید ہے۔

تعویذ برائے صبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں ۔یہ تعویذ برائے صبر انسان وجمیع حیوان خصوصاً جس عورت کا بچہ مرجائے اس کے لئے مفید ومجرب ہے۔

دم برائے دفع تمام امراض وغیرہ

طریقہ دم:۔ سورۃ فاتحہ سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق سورۃ ناس یہ سب سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ پڑھیں وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ

بِالْحَقِّ نَزَلَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. الٰهی بحرمت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہ العزیز. اللھم اشف لصاحب ھذا لمرض بحولک و قدرتک و جبرو تک برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ دم: اس مجموعہ کو تین بار پڑھ کر اول وآخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

فوائد:۔ تمام امراض وآلام کے لئے۔ جن آسیب کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اور نظر بد کے لئے مفید ہے۔

تعویذ برائے ہر مطلب وغیرہ



حم حم حم حم حم حم حم وجاء الله النصر فعلینا لاینصرون

الله

وصلی الله تعالی علیٰ خیر خلقه محمد الله وآله واصحابه اجمعین

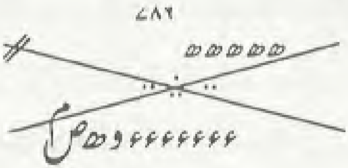
طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فوائد:۔ یہ تعویذ ہر نیک مطلوب خصوصاً ام الصبیان وجمیع آفات کے دفع کے لئے مفید ہے اور بچوں کی حفاظت کے لئے مجرب ہے۔

تعویذ المعروف عطیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

عربی میں پر کرنے کا طریقہ و فوائد!

خمس ھاء ات وخط فوق خط — وصلیب حوله سبع نقط
ثم همزات اذا اعدد تها — فهی سبع لایریٰ فیها الغلط
ثم واوثم هاء بعده — ثم صادثم میم فی الوسط
و بهایدفع عن حاملها — کل سحر و بلاء سخط
یشفی الاسقام والداء الذی — عجزت عنه الاطباء النبط



طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں۔ حسب ضرورت لکھ کر مریض کو پانی میں حل کر کے پلائیں۔ فوائد۔ اس تعویذ کا حامل ہر جادو بلا و مصیبت کے اثر سے محفوظ رہے گا اور جس بیماری سے ڈاکٹر و حکیم عاجز ہو گئے ہوں اس تعویذ کے استعمال سے انشاء اللہ شفا ہو گی۔

عمل برائے شفائے امراض وغیرہ

آستانہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور ایسے ہی آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کی خاکستر شفائے امراض و آفات اور دافع مکڑی کے لئے مفید ہے۔

دم برائے دفع شب کوری وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ یہ دم مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے، ہر بیماری کا دم علیحدہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔ شب کوری کے لئے سات مرتبہ پڑھ کر سرمہ پر دم کریں انشاء اللہ سرمہ کے استعمال کرنے سے بینائی صحیح ہوگی۔ اور وجع المفاصل کے درد کو دور کرنے کے لئے سرسوں کے تیل میں سات بار پڑھ کر دم کریں اور درد والا مالش کرے انشاء اللہ آرام ہوگا اور ایسے ہی ریح کے درد کیلئے کریں اور مقام درد پر مالش کریں اور چنبل باد کے لئے تلوں کے تیل پر مذکورہ بالا طریقہ سے دم کریں اور تیل حسب ضرورت استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا

عمل دافع ہر درد

۷۸۶
۹۲

درد دندان درد سر

یاسمعلونی والمطانی

حلق درد کان تپ

شعر برائے فوائد و تفصیل

ا۔ درد۔ دریا۔ بزن دندان بہ س۔ میم را بحلق بزن اے ہم نشین

ترجمہ: درد کے لئے حرف یاء میں میخ گاڑ دے اور دانتوں کے درد کے لئے صرف سین میں اور حلق کے لئے میم میں میخ گاڑ دے اے ساتھی

۲۔ نیم سر در ع زن درد او گوش، بہر تپ در ط حزن فارغ نشیں

ترجمہ: آدھے سر دفع کے لئے حرف عین میں میخ گاڑ کر تو فارغ بیٹھ اور ابتداء میں تین بار درود شریف پڑھ کر آہنی میخ پر دم کر کے درخت پر مطلوبہ حرف میں گاڑ دے اور گاڑنے وقت مدت پوچھیں کہ کتنے سال درد نہ ہو 1/4 حصہ ٹھونک کر پھر پوچھیں 1/2 اور پھر پوچھیں اور تمام گاڑ دیں۔

وظیفہ برائے ازیاد محبت اللہ تعالیٰ وغیرہ

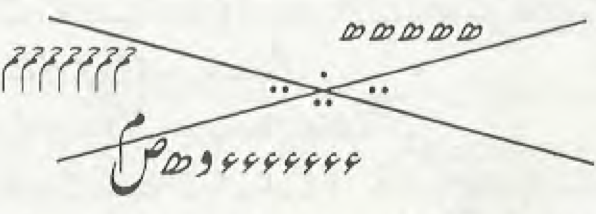
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللھم لی علیٰ سیدنا محمد افضل صلو اتک بعد دمعلوماتک و بارک وسلم علیہ۔ یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔اس کے فوائد حسب ذیل ہیں۔زیادتی محبت اللہ تعالیٰ ومحبت مشائخ عظام، گناہوں کی مغفرت، خیر و برکت در امورات دین و ترقی وسعت رزق ومعاش و ادائے قرض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

عمل دافع جمیع آفات وغیرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَ بِقَاءِہ یَاحَیُّ

۷۸۶

نصر	من	اللہ	فتح قریب
جبرائیل	میکائیل	اسرافیل	عزرائیل
توراۃ	انجیل	زبور	فرقان
بحق ایاک	نعبدُ	و ایاک	نستعین



لامرجاء اللہ النصر فعلینا لاینصرون الھٰی بحرمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ والہ و دوست محمد صاحب قندھاری و حضرت مولوی محمد عثمان دامانی و حضرت مولوی سراج الدین دامانی۔ازآفات و بلیات وامراض سحر و جادو و چشم بد در خود بدار و صحت کاملہ وشفاء عاجلہ نصیب گرداں۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تمام لکھ کر استعمال کرے یہ تمام آفات و بلیات و سحر و جادو و نظر بد کے لئے مفید ہے

فال نامہ اصلی

فیہ ۱	یوصل ۲	ولاتعجل ۳	اولی ۴	الصدق ۵	لیس ۶	یخرج ۷	فیہ ۸	لیس ۹
خیرات ۱	الی ۲	فی ھذا ۳	ھذاالامر ۴	اولی ۵	فی ھذاالامر ۶	عن ۷	حصول ۸	فی ھذا ۹
وبشارات ۱	مراد ۲	الامر ۳	عیسی ۴	حسن ۵	صواب ۶	الظلمات ۷	المراد ۸	الالی ۹
ووصول ۱	ومطلوب ۲	بصبیر ۳	وعاقبۃ ۴	بحصل ۵	وترکہ ۶	والخسران ۷	والواۃ ۸	منفعات ۹
سرور ۱	عنقریب ۲	خبیر ۳	بسر ۴	مراد ۵	احسن ۶	الی سرور ۷	والادلہ ۸	ولاحضرۃ ۹

طریقہ فال:۔ اول تین بار درود شریف سبحان اللّٰہ لا الہ الاھو اللّٰہ اکبر ایک بار قل ھو اللّٰہ احد ایک بار پوری آیت وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الخ پھر درود شریف تین بار پڑھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی دم کر کے کسی خانے میں رکھے اس نمبر کے سارے خانوں کو ملا کر جواب حاصل کریں۔

دفع بواسیر

یارحیم کل صریخ و مکروب وغیاثہ و معازہ یارحیم وصلی اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ لکھ کر کمر میں باندھیں۔ اور اگر صبح وشام سورۃ فاتحہ باتسمیہ سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے اپنے آگے پیچھے زانو تک پھیر لیں۔ ناف سے زانو تک اگر صرف تسمیہ سات بار پڑھ کر دم کر لیں تو بواسیر دفع ہو جائے گی۔

تعویزات ودم ہمہ قسمی ''دورہ''

عمل برائے مرگی۔ ام الصبیان و دیگر ہمہ اقسام دورے

سورۃ یٰسین بصورت ذیل با آواز بلند پڑھ کر پانچ نماز کے وقت دم کرے۔

اول وآخر درود شریف ------------------- 11 مرتبہ

ازیں بعد لفظ ''یٰسین'' ------------------ 100 مرتبہ

ہر مبین پر لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ---------- 7 مرتبہ

ذالک تقدیر العزیز العلیم ---------------- 12 مرتبہ

سلام قولاً من رب الرحیم ---------------- 18 مرتبہ

او لیس الذی ------ الخلٰق العلیم - پر یا عزیز --------- 100 مرتبہ

طریقہ:۔ مریض پر دم کیا جائے اور پانی پر بھی دم کر کے دیا جائے انشاء اللہ آرام ہوگا۔

عمل از آیات قرآنیہ برائے امان الٰہی

۳۳ آیات قرآنیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورہ بقرۃ پارہ تیسرا رکوع)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ اللّٰهُ عَلٰى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۖ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ
وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(آخری آیتیں سورۃ بقرہ پارہ نمبر ۳ تیسرا رکوع)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۗ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۗ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾

(آٹھواں پارہ رکوع نمبر ۱۴)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۗ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ
تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ط پندرھواں پارہ رکوع نمبر ۱۲ سورہ بنی اسرائیل ۔ ختم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ﴿٧﴾ علیکما شوا ظ یُخرِ جُہم من نارو نحاس فلاتنتصرٰن ط

(ستائیسواں پارہ سورہ رحمٰن رکوع نمبر ۱۲)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (اٹھائیسواں پارہ رکوع نمبر ۳)

پڑھنے کا طریقہ

اول و آخر درود شریف وسلام گیارہ گیارہ مرتبہ ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ شام کو پڑھے جس پر جادو کیا گیا ہو ان کو لکھ کر دھو کر پلائے یا پڑھ کر ان پر دم کرے یا اس کو خود پڑھتے رہنے کا حکم کریں۔

فوائد:۔ ان آیات کا پڑھنے والا سحر (جادو) شیطان۔ چور۔ درندوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی امان میں آجاتا ہے۔

نوٹ: جمیع تعویذات وعملیات بغیر اجازت کے استعمال میں ہرگز نہ لائیں۔

حضرت غریب نواز علیہ الرحمۃ کے
حضور
عُلما و مشائخ کا خراجِ تحسین

قطب العصر صاحبِ ارشاد بزرگ تھے!

نَحْمَدُہٗ، وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

شیخ طریقت خواجہ محمد عبداللہ صاحب نقشبندی المعروف پیر بارو نوراللہ مرقدہ اپنے وقت کے عظیم المرتبت درویش۔ مردخدا قطب العصر صاحب ارشاد بزرگ تھے آپ نے اپنے وقت میں بے شمار تشنگان عرفان کو اپنے چشمہ صافی سے سیراب فرمایا آپ جہاں بیک وقت تصوف کے مرد میدان تھے وہاں اس کے ساتھ شاہ سوار سیاست بھی تھے۔ ایک طرف مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے مسند ارشاد سے جدوجہد فرما رہے تھے دوسری جانب نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے جمعیت علماء پاکستان کے پروگرام کی سرپرستی فرما رہے تھے دین و دنیا کو جمع فرما کر حضرت نے بڑا حسین امتزاج پیدا فرمایا۔ اور لاکھوں متوسلین کے لئے لائحہ عمل طے فرما کر عملی طور پر اس کا مظاہرہ فرمایا۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی سنت نبوی کا پیکر تھی، فقر، سادگی۔ قناعت۔ صبر وتقویٰ کا مظہر تھے اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے سلسلہ عالیہ کے فیوض و برکات صاحبزادۂ گرامی قدر حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے توسط سے تا ابد جاری وساری رکھے اور وہ چراغ جو حضرت موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں روشن تھا اس سے ہمیشہ چراغ روشن ہوتے رہیں۔

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ

۲۳ محرم ۱۴۰۶ھ نزیل ملتان

شریعت وطریقت کے آفتاب تھے

غزالی زماں رازی دَوراں، امام اہل سنت حضرت سیدی خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ شریعت وطریقت کے آفتاب تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وعمل کا مجسمہ بنایا آپ نے دین کی بڑی خدمت کی مسلک اہل سنت کی آپ نے اس قدر خدمات سرانجام دیں کہ رہتی دنیا تک سینوں کے دلوں سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے تبرکات اور فیوض وبرکات کو ہمیشہ باقی وجاری رکھے۔

والسلام

فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۳۰/رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

آپ سالکوں کی تربیت میں یدطولیٰ رکھتے تھے

غوث زمان عاشقِ رسول فنافی اللہ حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقر وتصوف یونیورسٹی کھولی ہوئی تھی۔ کامل کی نظر کتاب تھی، یہی نگاہ کیمیا اثر پروفیسر تھی اور یہی سامان تربیت تھی۔ اس خانقاہ معلی سے تربیت پاکر جو صاحب کمال نکلے ان میں ۔۔ عالی قدر سالکین کے راہبر، باطن کی توجہات کے مرکز، حضرت قطب عالم مولانا محمد عبداللہ عرف پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ آپکی نسبت بہت بلند تھی۔ سالکوں کی تربیت میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ فقر کے ساتھ شریعت مطہرہ سے ایک انچ ادھر ادھر نہ تھے۔

حضرت پیر طریقت حاجی فضل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(ماہنامہ سلسبیل لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

با کمال اور صاحبِ حال ولی تھے

حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو شریف رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے با کمال اور صاحب حال ولی تھے راقم الحروف حضرت کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکا لیکن ان کا ذکر خیر متعدد حضرات سے بکثرت سنتا رہا حضرت استاذ العلماء مولانا غلام محمد صاحب (لیہ) نے بیان کیا کہ حضرت پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو حلقہ ارادت میں داخل فرماتے تو اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ اسم ذات کی ضرب لگاتے تو اس کا قلب جاری ہو جاتا اور وہ بے ساختہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ان کا بیان تھا کہ خود میرا قلب بھی جاری ہو گیا تھا۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۴ ر جمادی الآخر ۱۴۰۵ھ، ۷ مارچ ۱۹۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت وطریقت کے جامع اور

"مسلک حق اہل سنت وجماعت کے سچے پاسبان تھے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت قبلہ پیر محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ العزیز المعروف پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ ان اولیاء کاملین میں سے تھے۔ جن کا وجود دنیا کے لیے رحمت اور باعث بقا ہوتا ہے۔ وہ علم وعمل کا حسین امتزاج تھے شریعت وطریقت کے جامع اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کے سچے پاسبان تھے اگرچہ وہ پیدا تو ضلع لیہ کے علاقہ فتح پور میں ہوئے۔ مگر ان کا فیض دور دور تک پہنچا۔ ان کی زیارت کرتے ہی خدا یاد آجاتا اور یہی ان کی ولایت کی دلیل ہے۔ متوسلین ومریدین کو ہمیشہ شریعت مطہرہ کی پابندی اور مسلک اہل سنت پر پختگی سے رہنے کا حکم فرماتے۔ بدمذہبوں سے دور رہنے اور ان سے میل جول نہ رکھنے کا سختی سے حکم فرماتے۔ سادگی قناعت صبر اور سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے آپ کثیر الکرامات بزرگ تھے اپنے شیخ قطب دوراں سید اولیاء عصر خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور بات بات کے ساتھ ان کا ذکر خیر فرماتے علماء اہل سنت پر بے حد شفقت فرماتے۔ کسی کی پرواہ کیے بغیر حق کہتے اور ہمیشہ حق کی تائید وحمایت فرماتے آپ فرماتے کہ میرا جو مرید کسی بدعقیدہ دیوبندی وہابی شیعہ رافضی وغیرہ سے تعلق رکھے وہ میرے پاس نہ آئے "وہ میرا مرید نہیں بابو! جب محبت بھری زبان سے گفتگو فرماتے تو دل چاہتا کہ یہ گفتگو فرماتے رہیں۔ آپ کی باتیں دلوں میں اتر جاتیں اور مٹھاس ایک عرصہ تک محسوس ہوتی رہتی۔ گفتگو کیا ہوتی اللہ جل جلالہ اور رسول مقبول ﷺ کا ذکر اولیاء کرام کا تذکرہ اور شریعت مطہرہ کے مسائل ایسی سادگی پیار اور محبت سے بیان فرماتے کہ ہر سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس نے ان کی زیارت کی اور کچھ وقت آپ کی صحبت میں گزارا آج بھی ان کا ذکر کرتے وقت اس کی

آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ راقم الحروف ناچیز کے لیے یہ بہت بڑا فخر ہے کہ ان کے لاکھوں مریدین اور سیکڑوں علماء وصوفیاء کی موجودگی میں آپ کی نماز جنازہ میں نے پڑھائی اس عمل کو میں اپنے لیے باعث بخشش اور ذریعہ نجات سمجھتا ہوں آپکے بعد ان کے صحیح جانشین شریعت وطریقت کے جامع حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی ان کے کامل مظہر اور شیخ پوری پوری پیروی کرتے ہوئے شریعت وطریقت کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت میں دن رات مصروف ہیں اور حضرت قدس سرہ کی جانشینی کا حق ادا فرمارہے ہیں میری دعا ہے کہ قیام قیامت تک آپ کا فیض جاری رہے۔

فقیر محمد شریف غفرلہ، خادم جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر ومظہر العلوم ملتان۔

فقیر محمد شریف غفرلہ

خادم جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر ومظہر العلوم، ملتان

اکابرین علماء اہلسنت ان سے فیض حاصل کرتے تھے

حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات جامع الصفات تھی آپ مرجع خلائق تھے اکابرین علماء اہل سنت ان سے فیض حاصل کرتے تھے آپ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمان اور حق و صداقت کی شمع فروزاں تھے اور علم و فضل دیانت خدمت خلق خدا ترسی میں ایک ممتاز مقام پر فائز تھے۔

نیاز مند مشتاق احمد چشتی گولڑوی

۱۹ محرم ۱۴۰۷ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۶ء

آپ روحانیت کے شہسوار اور دُنیائے تصوف میں نمایاں مقام کے حامل تھے

آپ بلا شک وشبہ روحانیت کے شہسوار اور دنیائے تصوف میں نمایاں مقام کے حامل تھے اور ان نفوس قدسیہ میں سے تھے جنہوں نے ریاضت ومجاہدات اور اپنے شیخ کامل کی پختہ نسبت وتعلق اور صحبت وخدمت کے ذریعے بہت بلند مقام پایا۔آپ کی سب سے منفرد خوبی عشق واتباع رسول ﷺ میں فنائیت تھی حضور ﷺ سے تعلق عشق کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی کو اہانت رسول ﷺ کا معمولی حد تک بھی مرتکب پاتے تو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے مظہر اتم ہونے کے ناطے اس شخص کو کبھی معاف نہ کرتے اور اس کے رد بلیغ کے لئے مقدور بھر جہاد فرماتے آپ نے عقائد اہلسنت بالخصوص محبت وتعظیم رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو اطراف واکناف میں فروغ دینے کے لیے عمر بھر مساعی فرمائی آپ ہمیشہ اپنے مریدین ومتوسلین کو کتاب وسنت کے تمسک اور شریعت مطہرہ کی دائمی ملازمت کی تلقین فرمائی اور خود بھی سختی سے اس پر عامل رہتے آپ کی ذات مردان حق میں سے ایک ایسی ہستی تھی جس نے پوری ایک صدی تک حضرت خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرزمین پر عشق و معرفت الٰہی اور ربط ونسبت رسالت ﷺ کے چراغ روشن کیے۔آپ اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے میخانہ معرفت کے ساقی تھے۔

یہ بھی انہیں کا فیض تربیت ہے کہ ان کے سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ العالی پابندی شریعت تبلیغ دین اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے مشن کو اسی طرح آگے بڑھا رہے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خانوادے اور خانقاہ کو ہمیشہ سلامت اور آباد رکھے اور اس مبارک خانوادے کے صاحبزادگان بھی اپنے سلسلہ عالیہ کا نام روشن کرتے رہیں آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

(پروفیسر ڈاکٹر) محمد طاہر القادری

آسمان ذکر اللہ کے نیر اعظم تھے

قیوم زمان قطب دوران غریق بحور ذکر اللہ تعالٰی، عاشق مصطفیٰ ﷺ غیور مذہب سر پرست اہلسنت سراپا نیاز وسخاوت حضرت قبلہ پیر محمد عبداللہ صاحب بارو رحمۃ اللہ علیہ آسمان ذکر اللہ کے نیر اعظم تھے معرفت خداوندی والے عرش کے مہر تابناک تھے، سالکین کیلئے سید الموصلین تھے، ہزاروں افراد ان کی توجہ سے ظلمت کفر سے نور ایمان کی طرف آئے اور نفس وشیطان کے پنجے سے نجات پاکر شمع رسالت مصطفیٰ ﷺ کے پروانے بنے اور حسن الوہیت کے دیوانے بنے، بداعمالی کی تاریکی سے نکل کر اعمال صالح کی ضوفشانی سے معمور ومنور ہوئے ،نگاہ بارو رحمہ اللہ نے انقلاب پیدا کیا۔ گم گشتگان بادیہ ضلالت کو ہدایت کا مینار بنایا۔ مردہ دلوں کو زندگی بخشی، صحبت پر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے دلوں کے زنگ دور ہوئے حسن محمدی کی یاد میں ہزاروں آنکھیں اشک بار ہونے لگیں۔

محتاج کرم اولیاء!

فقیر محمد منظور احمد فیضی عفی عنہ

سگ آستانہ شاہ جمالی قدس سرہ العالی

آپ امام ربانی مجدد الف ثانی کی تعلیمات کے ترجمان اور نقیب تھے

آفتاب ولایت مہتاب قطبیت گل سرسبد نقشبندیت شیخ المشائخ حضرت قبلہ خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کا شمار بھی ان قابل فخر ہستیوں میں ہے جنہیں قطب العصر اور سر گروہ اولیاء تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ اکابر اسلاف کے سچے جانشین اور عظمت دین متین کے صحیح امین تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی صحبت اور زیارت سے قرون اولیٰ کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی بلاشبہ آپ اس آخری زمانہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کے ترجمان اور نقیب تھے آپ کی محفل پاک میں ہر وقت شریعت مطہرہ کی گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا آپ قلندرانہ اداؤں اور سکندرانہ جلال کے مالک تھے۔ علماء، امراء، شعراء، امیر، فقیر، تاجر، معلم، سادات اور مختلف آستانوں کے سجادہ نشین بے پناہ عقیدت سے آپکی محفل میں حاضری دیتے اور سب اپنے دامان دل کو گوہر مراد سے مالا مال کر کے لوٹتے۔ غریب پروری، مسافر نوازی اور مسکین پرستی آپ کا شعار تھا ہر ایک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے علماء باعمل اور صوفیاء کرام کا احترام فرماتے۔

آپ ایک نقشبندی خانوادے کے چشم و چراغ تھے مگر تمام ارباب سلاسل کی عزت کرتے تھے۔ بلا مبالغہ آپ سخاوت کا دریا ایثار و ہمدردی کا پیکر جمیل، لطف و عطا کا مرقع اور اخلاق نبوی کا خوبصورت نمونہ تھے۔ انتہائی مستجاب الدعوات، صاحب کرامات، مجمع الصفات اور منبع کمالات ہونے کے باوجود حد درجہ انکساری اور تواضع رکھتے تھے نہ دعوی پیری نہ اظہار راہبری تھا کہنے والے آپ کو غوث قطب ابدال کہتے تے مگر وہ اپنے آپ کو حضرت خواجہ خواجگان غوث زمان حضرت پیر سواگ کا ادنیٰ غلام تصور کرتے تھے انداز تبلیغ من موہنا اور طرز تقریر عام فہم سادہ اور مثبت تھا سنت رسول کے مطابق شرعی چہرے کی تاکید کرتے تھے۔ اور اتقوا فرسته المؤمن فانه ينظر بنور الله کے مصداق۔ دلوں کی

گہرائیوں اور خیالات کی پہنائیوں تک نظر رکھتے تھے طبیعت جوش پر ہوتی تو آنے والوں کے سوالوں کا جواب اشارے کنائے سے اور بعض اوقات صراحت سے بیان فرمادیتے واقفان حال جانتے ہیں کتنے بگڑے ہوئے مقدر سنوارے، کتنے اجڑے ہوئے گھروں کو آباد کیا، کتنے ٹوٹے ہوئے دل جوڑے، کتنے پھرے ہوئے رخ موڑے زمانے کے ٹھکرائے ہوؤں کو سینے سے لگایا غم کے مارے ہوؤں کو اپنا بنایا اور قعر مذلت میں گرے ہوؤں کو باوقار کردیا۔ الحمدللہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے آج سے سالہا سال پہلے تھل کے اس علاقہ میں رشد و ہدایت کے جس چراغ کو روشن کیا تھا وہ آج فخر المشائخ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں پوری آب و تاب کے ساتھ ظلمتوں کے پردے چاک کر کے پورے ماحول کو منور کر رہا ہے رب کعبہ کے حضور دعا ہے کہ یہ مرکز ہدایت ہمیشہ ہمیشہ آباد رہے اور تشنگان ہدایت تا ابد سیراب ہوتے رہیں۔ آمین

الراقم: فقیر محمد اسماعیل الحسنی
آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف ضلع خوشاب

میرے آقا روحانیت کے تاجدار تھے

میرے آقا قبلہ غریب نواز حضرت محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کے تاجدار اور اہل سنت کے پیشوا، عصر حاضر کے وہ مقتدر بزرگ تھے جن کی نازنین صورت میں تمام مشتاقان دید نے بلاشبہ اسی پرتو حسن کی نورانی جھلکیاں دیکھیں آپ علم وعرفان کا ایک ایسا چشمہ تھے جس سے ہزاروں طالبان دینیہ اور طالبان معرفت الٰہ سیراب ہو کر علم و فضل کے آفتاب ومہتاب بن کر چمکے، آپ کی زندگی کا مقصد وحید احیائے سنت کا نفاذ اور مقام مصطفیٰ کا تحفظ تھا آپکو حق سبحانہ وتعالیٰ نے بے شمار ظاہری وباطنی نعمتوں سے نوازا تھا۔

واسبغ علیکم نعمه، ظاهرةً و باطنه

اور آپ بذات خود ایک جہاں تھے

لیس علی الله بمستنکرٍ ان یجمع العالم فی واحد

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بعید نہیں کہ وہ سارے عالم کی خوبیاں ایک ذات میں جمع کر دے۔ قرب الٰہی ولایت، علم وعرفان، زہد وتقویٰ، جہاد ومجاہدات، تبلیغ دین واصلاح مسلمین ان سارے فضائل وکمالات میں اگر اولیاء اللہ ومقربین وواصلین، علماء، عرفاء، زاہدین ومتقین، مجاہدین ومبلغین ومصلحین کو بنظر تحقیق دیکھیں گے تو سیدی مرشدی حضرت قبلہ غریب نواز قدس سرہ العزیز ہر طبقہ میں افضل واعلیٰ وارفع نظر آئیں گے اور نہ صرف یہ بلکہ ہر صنف کمال میں اکمل ہونے کے ساتھ آپ بیک وقت ساری خوبیوں کے جامع تھے، حضرت قبلہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کا وجود گرامی خاک وطن کے لیے مایہ ناز وافتخار ہے ایسے پر آشوب وپرفتن دور کے اندر اعلائے کلمۃ الحق کیلئے آپ نے شاندار خدمات نہایت بے باکی کے ساتھ سرانجام دیں، مخلوق خدا کے سامنے صراط مستقیم کے صحیح نقوش اجاگر کر کے رکھ دیئے عوام کو حلاوت ایمان کے ساتھ اسوۃ الرسول ﷺ پر چلنے کا عادی بنایا، اتباع نبوی خود کر کے دکھائی اور دوسروں کو گرویدہ بنانے کی خاطر مدت العمر پوری پوری کوشش کی،

ضلالت و بطالت کا قلع قمع کیا۔ آپ کی مفارقت دائمی کے بعد آج بھی آپ کے نقوش حیات لاتعداد زندگیوں کو اپنی تابندہ روحانی شعاعوں کے ساتھ ضیائے حقیقی بخش رہے ہیں آپ کے مظہر کامل عمدہ عرفائے واصل، زبدۂ کملائے عالی، کاشف شریعت و طریقت، واقف دقائق معرفت و حقیقت سیدی مرشدی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد الباروی الحسنی دامت برکاتہم العالیہ حضرت غریب نواز علیہ الرحمۃ کے روحانی و عرفانی چمنستان کی نگہبانی فرما رہے ہیں۔

محمد شریف باروی نقشبندی عفی عنہ (ملتان)

۲۲۔ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

۲۸۔ ستمبر ۱۹۸۷ء

علم وتقویٰ اور اخلاق کا پیکر تھے

سراج السالکین برہان الواصلین وغواص دریائے یقین محبوب رب العالمین منظور رحمۃ للعالمین رہبر دین پیر طریقت حضرت خواجہ محمد عبداللہ بارو کریم کا جب میں تصور کرتا ہوں۔ کہ کیا لکھوں؟ نہ دماغ وادراک کی اتنی بساط۔ نہ قلم میں اتنا زور! حقیقت یہ ہے کہ آپ اخلاقی زوال اور پستی وادبار کے اس دور میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ تھے۔ سید الاولیاء المتاخرین سند العلماء الراسخین شیخ السلام حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہ کیمیا اثر نے حصرت بارو کریم کو ایک آفتاب عالم تاب بنا دیا تھا حصرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات مبارکہ بھی کمال رابطہ کی عملی تفسیر اور محبت مرشد کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ اس محب صادق کی رگ وپے میں اپنے مرشد کامل کی محبت ایسی رچ بس گئی تھی کہ آپ کی ہر ہر ادا میں اسی محبوب کی جلوہ گری تھی۔

فقیر اللہ بخش نیر

آستانہ عالیہ ہوت والہ شریف جمن شاہ

آپ نے لاکھوں گمرہ آدمیوں کو دیندار بنا دیا

سراج العارفین، قدوۃ السالکین، حضرت قبلہ، پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت کے مجدد تھے۔آپ نے تجدید احیاء دین وسنت کے لئے رات دن، بے انتہا کوشش کی ہے۔اور لاکھوں گمراہ آدمیوں کو آپ نے دین دار بنا دیا۔آپ نے کبھی رد رافضیت، خارجیت و نجدیت کیلئے تیغ بے نیام تھے۔میدان حق گوئی میں آپ نے مداہنیت نہیں کی اور نہ کسی ظالم سے آپ کبھی خوف زدہ ہوئے۔

''خاکپائے آستانہ عالیہ''

فقیر محمد ہاشم قریشی باروی، نقشبندی، مجددی

مہتمم مدرسہ، رضویہ بارویہ بحرالعلوم علاقہ، خان گڑھ

شریعت وطریقت کے مینارہ نور تھے

حضرت قبلہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ اولیاء کاملین میں ماضی قریب کے قطب دوراں پیکر زہد وتقویٰ، شریعت وطریقت کے مینارۂ نور اور عنایت الٰہیہ کا چشمہ رحمت تھے حضرت مولانا محمد عبداللہ المعروف پیر بارو شریف رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے بالواسطہ اور بلاواسطہ لاکھوں فرزند آدم میں روحانی انقلاب برپا ہوا۔ آپ کی باطنی توجہ اور فیضان نظر سے لاکھوں انسانوں کو ایمان وسلامتی۔ معرفت خداوندی اور عشق رسول ﷺ کے انمول موتی نصیب ہوئے۔ آپ کا فیضان آج بھی جاری ہے تا ابد جاری رہے گا۔ عالم رنگ و بو میں باروی روایت کے امین پیکر شریعت وطریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ، زیب سجادہ آستانہ عالیہ بارویہ بارو شریف، اس باروی مئے خانہ معرفت کے ساقی اور قاسم بنے ہوئے ہیں۔ عشق ومحبت کے لاثانی انوار کو تقسیم فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کو عام فرمائے۔ آمین ثم آمین، بحرمت طٰہٰ ویٰسین۔

مفتی ہدایت اللہ پسروری

اپنے وقت کے عظیم مبلغ اسلام تھے

پیر طریقت، داعی شریعت، خواجہ مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ المعروف پیر باروشریف اپنے وقت کے عظیم مبلغ اسلام، داعی مسلک حق، اہل سنت و جماعت اور حضور سیدنا عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت کا مینارہ نور تھے جہاں آپ سجدہ ہائے نیم شبی کے سوز وگداز سے معمور تھے وہاں آپ عظمت اسلام اور ناموس رسالت علی صاحب الصلوٰۃ والتسلیمات کے تحفظ کے لیے سر بکف مرد میدان بھی تھے۔ اپنی حیات ظاہری میں وقت کے ہر جابر حاکم کے سامنے خم ٹھونک کر آبروئے دین اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کا تحفظ فرمایا۔ دیو استبداد کبھی بھی آپ کے پائے استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ الولد سر لابیہ کے مطابق آپ کی معنوی اولاد اپنے شیخ کامل کی جلائی ہوئی عزم وہمت کی شمع روشنی میں کامیابی سے ہر نشیب وفراز سے گزر کر اپنی ایمانی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے بلکہ ان کے وابستگان عقیدت میں سے ہر فرد مسلک حق کا بے باک نقیب ہے۔ مولائے کریم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سب کو استقامت کا شرف بخشے اور فیض وبرکت کے اس عظیم مرکز سے ایک جہان بہرہ ور ہوتا رہے۔ آمین

صاحبزادہ سید محفوظ الحق شاہ

بوریوالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو قدس سرہ سلسلہ نقشبندیہ کے مہر درخشاں تھے۔آپ کی ساری زندگی عشق رسول ﷺ کا پیکر تھی۔اس بارے میں آپ کا رویہ اور آنکھوں دیکھا ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ایک مرتبہ ایک جلسہ کے موقع پر آپ تشریف فرما تھے ایک سید صاحب تشریف لائے تو حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کھڑے ہو گئے سید صاحب کافی دیر تک کھڑے رہے سید صاحب کے کھڑے ہونے تک آپ بھی کھڑے رہے۔

محمد فتح الدین چشتی مہروی گولڑوی

۲۰ محرم ۱۴۰۷ھ ستمبر ۱۹۸۶ء

ذکر خفی کے شہباز تھے

حضور پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو گوہر بار کے دربار پر یہ ناچیز حاضر ہوا۔ آستانہ عالیہ کو دیکھ کر میری طبیعت وجدانی ہوگئی کہ ایک مرد کامل کا دربار ہے۔ جس نے فرش محمدی پر بیٹھ کر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کی اصلاح فرمائی۔ جو آپ کے دربار میں بدکار آیا وہ نیکوکار بن گیا۔ جو راہزن آیا وہ امت مصطفی ﷺ کا پاسبان بن گیا۔ جو اپنے گناہوں میں ملوث تھے انکو آپ کی نظر کیمیا اثر نے انسان کامل بنا دیا۔ آج بھی دربار پر آپ کی روحانیت باطنی آنکھ سے نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آستانہ عالیہ کو قیامت تک آباد رکھے اور پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کا سایہ سنیوں کے سر پر تادیر قائم ودائم رکھے اور آپ کے فیوض وبرکات کو عام فرمائے آمین، یارب العالمین۔

الفقیر محمد بشیر احمد رضوی

الخطیب مدینہ مسجد

ساہیوال ۸۵۔۲۔۲۴

ضمیمہ (۱)

فیوضات حسنیہ کی تقدیم پر مشتمل جامع مضمون ملک المدرسین حضرت علامہ مولانا عطا محمد چشتی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے رقم فرمایا تھا اس کا وہ حصہ جو اولیاء کاملین کی شان اور اس سے منسلک دیگر مسائل پر مشتمل ہے افادۂ عام کے لئے فیوضات بارویہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ، وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی
مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

بندہ ابتداءً اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند مستند فضائل ذکر کرتا ہے:

حدیث قدسی ہے:

"عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنته بالحرب و ما تقرب الّی عبدی بشیء احب الیّ مما افترضت علیه و لا یزال"
عبدی یتقرب الی بالنوافل حتیٰ احببته فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یدهٗ التی یبطش بها و رجله الذی یمشی بها .وان سألنی لاُعطینّه، ولئن استعاذنی لا عیذنه وماترددت عن شیء انا فاعله ترددی عن نفس المئومن یکره الموت و انا اکره مسائته ولا بدمنه (بخاری شریف)

"خلاصہ حدیث شریف یہ ہے کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ جو انسان میرے ولی کے ساتھ عداوت اور دشمنی رکھتا ہے (وہ میرا دشمن ہے) اور میں نے اُس سے اِعلانِ جنگ

کیا ہے۔ اور میرا بندہ فرض کی ادائیگی سے جتنا میرا قُرب حاصل کرتا ہے، دُوسرے کسی عمل سے اتنا قرب حاصل نہیں کرتا (فرض کی ادائیگی کے بعد) وہ نفلی عبادت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ اور درجہ محبوبیت کے بعد میں اُس کے کان بن جاتا ہو جن سے وہ سُنتا ہے۔ اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں ضرور اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر کسی شے سے پناہ مانگتا ہے تو میں یقیناً اس کو پناہ دیتا ہو۔ اور کسی کام میں مجھے تردّد نہیں ہُوا (کہ یہ کام کروں یا نہ؟) البتہ ایک مقام پر مجھے تردّد ہوتا ہے کہ میری تقدیر میں میرے بندے کی موت کا وقت آجاتا ہے اور وہ اس کو مکروہ جانتا ہے (ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ تاکہ اپنے رب کی مزید عبادت کرے) اور میں اپنے بندے کی اس ناراضگی کو"۔

مکروہ جانتا ہوں (یعنی جس چیز کو میرا بندہ پسند نہیں کرتا میں اس کو مکروہ جانتا ہوں۔ لیکن چونکہ تقدیر میں موت کا وقت آچکا ہے لہٰذا) اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس حدیثِ پاک سے چند فوائد حاصل ہوئے۔

فائدہ اوّل:

یہ کہ تجسّس اور تتبع کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ جلّ شانہ نے صرف دو آدمیوں سے اعلانِ جنگ کیا ہے:

۱۔ سود خور سے۔ اور اس کا ذکر قرآنِ پاک میں اس انداز سے فرمایا: فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی اے سُود کھانے والو خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی اور جنگ کا یقین کرلو۔ اور جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

۲۔ اُس آدمی سے اعلان جنگ کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کے ساتھ دُشمنی رکھتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث پاک سے معلوم ہوا ہے۔ یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ جس طرح محبت کا تعلق دِل سے ہوتا ہے، اِسی طرح عداوت اور دُشمنی کا تعلق بھی دل سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس وعید سے بچنے کے لیے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اپنے دِل میں جھانکے۔ کیا کسی

ولی اللہ کی عداوت تو اس میں موجود نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اُن نام نہاد مُسلمانوں کے شر سے بچائے جو اولیاء اللہ کے احترام اوران کی تعظیم کو شرک سے تعبیر کر کے رات دن اولیاء اللہ سے تنفر کرنے کی تبلیغ میں معروف ہیں۔ (آمین)

تتبع کے باوجود کسی تیسرے آدمی کا علم نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے اعلانِ جنگ کیا ہو۔

فائدہ دوم

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں فرائض ونوافل کو پابندی سے ادا کرنے والوں کے متعلق اللہ جل شانہٗ کا اِرشاد ہے کہ میں اُن کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں بن جاتا ہوں۔ اس کے متعلق علماء مفسرین ومحدثین نے دو قول کتب مذہب میں نقل کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلا قول: یہ ہے کہ اس بندے کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بندان تمام اعضاء کو اُسی جگہ اِستعمال کرتا ہے جس جگہ استعمال کرنے کا اسے حکم دیا گیا اور جہاں استعمال کرنے سے اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

دُوسرا قول: اس کا ذکر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر کبیر میں کیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

"وکذالک العبد اذ اواظب علی الطاعات بلغ المقام الذی یقول اللہ جلّ وعلا کنت لہ' سمعا و بصرا فاذاصار نور جلال اللہ سمعالہ سمع القریب والبعید و اذاصار ذالک النور بصرالہ' رأی القریب و البعید و اذ اصار ذالک النور یدالہ قدر علی التصرف فی السعب و السھل و البعید و القریب۔"

"خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ جب طاعات وعبادات پر مداومت ومواظبت اختیار کرتا ہے تو ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں"۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے کانوں میں آجاتا ہے اور وہ اس نور کے

ذریعے قریب اور بعید سے سنتا ہے اور جب یہ نور اس کے ہاتھوں میں آجاتا ہے تو وہ اللہ کا ولی مشکل اور آسان اُمور میں تصرف کرتا ہے۔ اور بعید اور قریب میں ہاتھ بڑھا کر مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔

حدیث شریف کے متعلق علماء مفسرین ومحدثین نے جو دو قول بیان کیے ہیں اہل سنت وجماعت ہر دو کو حق جانتے اور مانتے ہیں۔ ہر دو قول میں کوئی تخالف اور تضاد نہیں۔ یعنی ولی کے مذکورہ اعضاء اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع بھی ہیں اور ولی قریب و بعید سے سنتا اور دیکھتا بھی ہے اور قریب و بعید کی مشکلات کو حل بھی کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشکل اور تنگی کے وقت میں اولیاء اللہ کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا از رُوئے حدیث پاک ثابت وجائز ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے تصرف کے ذریعے مشکلات حل فرماتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے نور کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس کا انکار درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طاقت کا انکار ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ سے بغض وعداوت موجود ہے وہ اس قول دوم کا انکار کرتے ہیں۔ جسے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ اور قول اول کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں علماء نے حدیث پاک کا یہ معنی بیان کیا ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ قول اوّل سے قول دوم کی نفی لازم نہیں آتی۔

فائدہ سوم

مذکورہ بالا حدیث پاک میں جس ''تردد'' کا ذکر کیا گیا ہے اُس کا حقیقی معنی اللہ رب العزت کی ذات میں محال ہے۔ اس کا ذکر صرف بندوں کو سمجھانے کے لیے کیا گیا کہ جب تمہیں کسی کام میں تردد ہو جائے تو عجیب قسم کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہو کہ یہ کام کریں یا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے ولی کے ساتھ جو محبت ہے اس کو اپنے تردد پر قیاس کر لو۔ حدیث پاک میں تردد سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ کا ولی موت کو مکروہ جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو پورا کرنے کیلیے اس ولی پر ایسی نظر کرم فرماتا ہے کہ اس سے موت کی کراہت دُور ہو جاتی ہے۔ اور موت پر خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو برضا ورغبت قبول کرتا ہے۔ اور اس کی مساءۃ وناراضگی جسے اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے خوشی میں بدل جاتی ہے۔

فائدہ چہارم

قرآنِ کریم میں اللہ جل شانہٗ کو ''رب العالمین'' فرمایا گیا۔ اور ''العالمین'' عالم کی جمع ہے۔ اور عالم ''آلہ'' کا صیغہ ہے۔ جس چیز سے کسی شئے کا علم آئے اور جو چیز کسی کے وجود پر دلیل ہو اس کو عالم کہا جاتا ہے۔ چونکہ عالم کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل ہے، اس لئے اس کو عالم کہا جاتا ہے۔ اور عالم موجود ماسوی اللہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور معدومات پر عالم کا اطلاق نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی توحید یہ ہے کہ اس کو دلیل سے حاصل کیا جائے کیونکہ عالم کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور توحید کی دلیل ہے۔ لہٰذا اس عالم کا جتنا زیادہ کسی کو علم ہوگا۔ اتنی ہی اس کی توحید کامل ہوگی اور جس کو عالم کا تھوڑا علم ہوگا۔ اس کی توحید ناقص ہوگی۔ اس لیے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو عالم کی ہر چیز کا علم ہے۔ لہٰذا آپ کی توحید کامل اور مکمل ہے۔ اور اگر کسی نام نہاد مسلمان کا یہ عقیدہ ہو کہ عالم کی فلاں چیز کا علم حضور ﷺ کو عطا نہیں ہوا۔ یا آپ فلاں فلاں چیز کو نہیں جانتے تو گویا وہ شخص حضورِ اکرم ﷺ کی توحید کو (العیاذ باللہ) ناقص اور غیر مکمل خیال کرتا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ عالم کی تمام اشیاء متناہی اور محدود ہیں اور عارف باللہ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اس کو عالم کی تمام اشیاء کا علم آجاتا ہے اور اس کی توحید مکمل ہو جاتی ہے۔ اس کو ''سیر الی اللہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ سیر متناہی اور محدود ہے۔ عارف باللہ اس کو ختم کر لیتا ہے۔ اس کے بعد ''سیر فی اللہ'' شروع ہوتی ہے۔ یعنی عارف باللہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سیر غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ عارف اس میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ سیر کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا حدیث پاک میں جو فرمایا گیا کہ لایزال عبدی یتقرب الیّ (الحدیث) اس میں ''سیر فی اللہ'' کا ذکر ہے۔ اور ''سیر الی اللہ'' کا ذکر قرآن پاک کی اس آیتِ مبارکہ میں ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہم میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم انہیں راستوں تک پہنچاتے ہیں۔ یا اپنے راستے دکھاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے اس کے وجود اور توحید کے دلائل ہیں اور وہ دلائل عالم کی ہر چیز ہے۔ یہاں تک ''سیر'' کی دو قسموں کا ذکر ہے۔ ''سیر الی اللہ''

اور ''سیر بی اللہ'' سیر کی یہ دو قسمیں اُن اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں جو نبی نہیں ہیں پھر انبیاء علیہم السلام کو عموماً اور خاتم الانبیاء ﷺ کو خصوصاً ہر دو قسم سیر بطریق اولیٰ حاصل ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے ''سیر الیٰ اللہ'' اور ''سیر بی اللہ'' کا تو کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک میں اِرشادِ ربانی ہے: وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اس آیت شریف میں ''اُولیٰ'' اور ''آخرۃ'' سے مُراد صرف دُنیا اور قیامت ہی نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی ہر آنے والی ساعت اور ہر آخری گھڑی پہلی ساعت سے بہتر ہے۔ حدیث پاک میں وارد ہے: اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ آپ کا اِرشاد ہے کہ میرے دِل پر پردے چڑھائے جاتے اور میں دِن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اشعۃ اللمعات) کہ اس حدیث پاک کا معنیٰ سمجھنے میں علماء محدثین حیران ہیں کہ قلب مصطفیٰ ﷺ جو کہ ازکیٰ اور اطہر ہے اس پر ''پردہ'' کا کیا معنیٰ؟ تو اِس حدیث پاک میں ''سیر فی اللہ'' کی طرف اِشارہ ہے کہ ساعت اول میں حضور سرکار دو عالم ﷺ ''سیر فی اللہ'' کے ایک مرتبہ پر سرفراز ہوتے ہیں پھر دُوسری ساعت میں ''سیر فی اللہ'' میں ترقی ہوتی ہے اور وہ ترقی اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس کے مقابلہ میں ساعتِ اوّل کی ترقی گناہ معلوم ہوتی ہے اور اسی سے۔

استغفار فرماتے ہیں۔ اور سیر فی اللہ میں یہ ترقی ابدالآباد تک ہے۔ مطلب یہ ہُوا کہ آپ اس ظاہری حیاتِ دُنیوی میں بھی سیر فی اللہ میں ترقی کرتے رہے اور اب عالمِ برزخ میں بھی ترقی فرما رہے ہیں، اور قیامت اور جنت میں بھی یہ ترقی کرتے رہیں گے اور چونکہ ''سیر فی اللہ'' غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ لہٰذا نہ تو ''سیر فی اللہ'' ختم ہوگی۔ اور نہ اس میں ترقی ختم ہوگی۔ اور پہلی ساعت و دُوسری ساعت ہر دو کی ترقی میں اِتنا فرق ہے کہ پہلی ساعت کی ترقی دُوسری ساعت کی ترقی کے مقابلہ میں گناہ معلوم ہوتی ہے اور اسی سے اِستغفار کرتے ہیں۔ اور یہ معاملہ ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ تو ثابت ہوا کہ آنحضرت

ﷺ جو سیر فی اللہ میں ترقی فرمارہے ہیں اور ابدالآباد تک ترقی کرتے رہیں گے اس کا تصور اور احاطہ مشکل تر ہے۔ اب ہم یہاں شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ کی وہ عبارت نقل کرتے ہیں جو انہوں نے اِسی حدیث کے سلسلہ میں سپردِ قلم کی ہے

"كان يكشف علىٰ قلبه الشريف في كل ساعة من انوار صفات الحق و كان يترقى في كل اٰن في هذه التجليات و يعد بعد الترقي ال درجةالفوق ما تحتها بمشابهة ذنبٍ يستغفر منه و هكذاحال قلبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دائما بل الى ابدالآباد (اشعۃ اللمعات)

خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے قلب اطہر پر ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے انوار کی تجلی پڑتی ہے اور آپ ان تجلیات میں ہر آن و ہر لحظہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔

اور جب اُوپر کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں تو فوقانی اور تحتانی ہر دو درجہ میں اتنا فرقِ عظیم ہوتا ہے کہ نچلے درجہ کو بمنزلہ گناہ کے خیال فرما کر اس سے توبہ فرماتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے قلب اطہر کا دائما بلکہ ابدالآباد یہی حال ہے۔ قرآن پاک میں جو وارد ہے کہ "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" اس آیت مبارکہ کا یہی مطلب ہے جو اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور یہی حالت اولیاء اللہ کی ہے۔

فائدہ چہارم کا خلاصہ یہ ہوا کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی ظاہری اور دنیوی زندگی میں "سیر الی اللہ" ختم کر چکے ہیں۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ آپ کو عالم کے ہر ذرّہ کا علم ہو اور آپ اپنی ظاہری زندگی میں "سیر فی اللہ" میں شروع ہو چکے ہیں لیکن چونکہ سیر لامحدود ہے لہٰذا کبھی ختم نہ ہوگی۔ یہاں ایک دُوسرا عقیدہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو عالم کی ہر چیز کا علم نہیں، اب ان کے نزدیک آپ ﷺ کو پوری "سیر الی اللہ" ہی حاصل نہیں۔ لہٰذا آپ "سیر فی اللہ" میں شروع ہی نہیں ہوئے۔ اور جب آپ "سیر فی اللہ" میں شروع نہیں ہوئے اور "سیر الی اللہ" ختم نہیں کی تو ان عقیدہ والوں کے نزدیک کسی ولی کی "سیر الی اللہ" ختم نہیں ہوتی اور کوئی ولی اللہ "سیر فی اللہ" میں داخل

نہیں ہوا تو گویا ان کے نزدیک سیر کی ایک ہی قسم ہوتی ہے سیر الی اللہ۔ حالانکہ مستند تفاسیر میں ''سیر'' کے دو قسم مذکور ہیں۔ اس انکار کی وجہ بغور یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مکتبہ فکر کے دل میں اولیاء اللہ اور حضور اکرم ﷺ کا بغض بھرا ہوا ہے۔ ورنہ وہ ایسی غیر معقول بات ہرگز نہ کرتے۔

فائدہ پنجم: حدیث بالا میں مذکور ہے کہ اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ سے اگر کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو مسئولہ چیز اسے عطا کر دی جاتی ہے اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے دی جاتی ہے۔ حدیث پاک میں اس امر کا ذکر نہیں کہ اللہ کا ولی اپنے لئے اس چیز کا سوال کرتا ہے اور اپنے لئے پناہ مانگتا ہے، یا اس کا سوال اور پناہ دُوسرے لوگوں کے لیے ہوتے ہیں تو چونکہ حدیثِ پاک میں یہ تعیّن نہیں ہے تو معلوم ہُوا کہ یہاں عموم مراد ہے۔ اللہ کا ولی اپنے لیے سوال کرے، یا غیر کے لیے، اپنے لئے پناہ مانگے یا دُوسروں کے لیے۔ حدیثِ پاک دونوں کو شامل ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملا نکہ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوماً یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الیٰ حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی سماء الدنیا فیسئلھم ربھم و ھواعلم بھم مایقول عبدی (الی ان قال) قال فیقول فاء شھد کم انی قد غفرت لھم قال یقول ملک من الملائکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم الجلساء لایشقی جلیسھم (رواہ البخاری)

ان اللہ ملائکۃ سیارۃ فضلاً یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکرٌ قعدوا معھم وحف بعضھم بعضاًباجنحتھم حتیٰ یملئو اما بینھم وبین السماء الدنیا (الی ان قال) قال فیقول قد غفرتُ لھم فعطیتھم

ماسئلوا واجرتهم مما استجاروا قال يقولون رب فيهم فلان خطاء وانما مرّ فجلس معهم قال فيقول و لهٗ غفرت هم القوم لا يشقى جليسهم (رواہ مسلم)

ہر دو حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کی ہے، جن کا کام یہ ہے کہ وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مجلسِ ذکر پالیتا ہے تو دُوسروں کو آواز دیتا ہے۔: "اِدھر آؤ! تمہاری حاجت یہاں ہے"۔ پھر وہ مجلس ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ آسمانِ دُنیا تک سب خلا اور خلا کو بھر لیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتے ہیں تو باوجود علم کے اللہ تعالیٰ اُن سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ میں نے سب کو بخش دیا۔ اور جس چیز کا سوال کرتے ہیں وہ چیز اُن کو عطا کر دی ہے اور جس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں اُن کو اُس چیز سے پناہ دے دی۔ اے فرشتو! تُم گواہ بن جاؤ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب ہمارے! ان ذاکرین میں ایک بدکار آدمی تھا۔ جس کا مقصد ذکر کرنا نہیں تھا، بلکہ اسے کوئی اپنا کام تھا۔ یا اِتفاقاً وہاں سے گزرا اور بیٹھ گیا۔ اس کے جواب میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ ذاکرین ایسی قوم ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ ہر دو حدیث پاک سے معلوم ہُوا کہ وہ بدکار آدمی جس کا مقصد ذاکرین کی صحبت و زیارت نہ تھا، بلکہ وہ اپنے کام کے لیے جا رہا تھا، اور اتفاقاً اس مجلس میں بیٹھ گیا اور ذاکرین کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف کر دیے۔ تو اب جو شخص قصداً ذاکرین کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں۔ حدیث پاک کی وضاحت کے لئے بندہ یہاں ایک حکایت ذکر کرتا ہے: مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو غیر مقلدین (اہلِ حدیث) کے اکابر علماء سے ہیں۔ اُنھوں نے ایک مرتبہ سیّدی وسندی سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز سے سوال کیا کہ: عوام جو پاکپتن شریف میں بہشتی دروازہ سے گزرتے ہیں یہ چونکہ کتاب وسنت سے واقف نہیں، لہٰذا ان پر تو حیرت نہیں

ہے۔ لیکن آپ جو علم شرع سے پوری طرح باخبر ہیں آپ بھی اس دروازہ سے گزرتے ہیں، اس پر ہمیں بڑی حیرت ہوتی ہے۔ حضرت السید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہٗ العزیز نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو فرمایا کہ اگر کوئی عام آدمی مجھ پر یہ سوال کرتا تو مجھے حیرت نہ ہوتی۔۔ آپ جو اہل حدیث کے جید عالم ہیں اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلواتے ہیں (جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو حدیث پر بڑا عبور ہے) آپ کے سوال سے مجھے حیرت ہُوئی ہے۔ کیا آپ نے یہ حدیثِ پاک نہیں پڑھی: "هم القوم لايشقى جليسهم "وفى رواية" هم الجلساء لايشقى جليسهم " آپ کو دروازہ کے بہشتی ہونے میں تردد ہے، مگر میرے نزدیک تو پاکپتن شریف کا پورا اٹیلا (ٹبہ) بہشتی ہے۔ حضرت اعلیٰ گولڑوی قدس سرہٗ العزیز کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بدکار آدمی بلاقصد ذاکرین کی مجلس میں بیٹھ جاتا ہے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ تو پاکپتن کے بہشتی دروازہ سے گزرنے والے تو قصداً گزرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے۔ لہٰذا اُن کو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ امید ہونی چاہیے۔ بندہ عرض کرتا ہے کہ مشہور مقولہ ہے: ''رحمتِ خُدا بہانہ مے جوید بہانہ مے جوید'' اللہ کی رحمت بہانہ مانگتی ہے۔ اس رحمت کی قیمت کوئی بھی ادا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ایک بہانہ سے گناہ گاروں کے گناہ معاف کرنا چاہتا ہے۔ مگر برکاتِ اولیاء کے منکرین خُدا کی رحمت کے آگے دیوار حائل کرنا چاہتے ہیں۔ واضح ہو کہ پاکپتن شریف کے بہشتی دروازہ سے سلاسل اربعہ کے مشائخ کرام گزرے ہیں۔ لہٰذا اس دروازہ کے بہشتی ہونے پر سلاسل اربعہ کا اجماع ہے۔ یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ اہل سُنت و جماعت جو تیسرا، ساتواں اور چالیسواں کرتے ہیں اور سال کے بعد بزرگانِ دین کا عُرس اور میلاد شریف مناتے ہیں یہ بھی مجالسِ ذکر ہیں۔ جن کی تلاش کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کررکھی ہے۔ اور ان مجالس میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کی رپورٹ اللہ تعالیٰ کو پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حاضرین کی مغفرت پر فرشتوں کو گواہ بناتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا آدمی اس محفل میں شریک ہو جائے جس کا مقصد عرس کی حاضری نہ تھا، مزید برآں بدکار بھی ہے تو ان ذاکرین کے طفیل اس کو بھی بخش دیا جاتا ہے۔

کیونکہ ذاکرین ایسی قوم ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ فضائل اولیا کے سلسلہ میں چوتھی حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیں۔

وعنه قال كسرت الربيع و هى عمة انس بن مالك ثنية جارية من الا نصار فاتوا النبى ﷺ فامر بالقصاص فقال انس بن النضر عم انس بن مالك لا والله لا تكسر ثنيتها يا رسول الله، فقال رسول الله ﷺ يا انس كتاب الله القصاص، فرضى القوم و قبلوا الارش، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابرّه' ۔متفق عليه

خلاصہ حدیث پاک یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ تو حضرت انسؓ کے چچا نے کہا کہ خُدا کی قسم میری ہمشیرہ کا اگلا دانت نہیں توڑا جائے گا یا رسول اللہ: تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قصاص ہے۔ اس کے بعد قوم انصار روپیہ لینے پر راضی ہو گئی۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کے دانت نہ توڑے گئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے وہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھائیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم کو پورا کرتا ہے۔ اور انھیں حانث ہونے سے بچالیتا ہے۔ اس حدیث پاک میں اولیاء اللہ کی ایک خاص فضیلت کا ذکر ہے۔ وہ یہ کہ حدیث پاک میں جو یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اگر کسی امر پر قسم اُٹھائے کہ یہ کام ہوگا۔ یا نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرماتا ہے اور اپنے مقبول کو حانث نہیں کرتا۔ اب دیکھنا ہے کہ مثلاً اللہ کا مقبول قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام ضرور ہوگا۔ اب اگر وہ کام نہ ہو تو اللہ کا مقبول بندہ اس قسم میں حانث ہوگا اور کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول کو کفارہ سے بچانے کے لئے وہ کام پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا ولی قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام نہیں ہوگا (جیسا کہ حدیث

پاک میں ہے) اب اگر وہ کام ہو جائے تو اللہ کا مقبول قسم میں حانث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو حنث سے بچانے کے لیے وہ کام پیدا نہیں فرماتا۔ اب اگر پہلی صورت (جس میں اللہ کا ولی قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام ہوگا) تقدیر میں بھی اس کام کا ہونا لکھا ہوا ہو تو اب جو یہ کام ہوگا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اس کام کا ہونا لکھا تھا۔ نہ اس لئے کہ اللہ کے مقبول نے اس کام کی قسم اُٹھائی ہے ظاہر یہ ہے کہ پہلی صُورت میں تقدیر میں کام کا نہ ہونا لکھا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ کے مقبول نے قسم اُٹھائی ہے کہ یہ کام ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول کو حنث سے بچانے کے لئے اس کی قسم کو پورا کرتا ہے اور وہ کام پیدا فرما دیتے ہیں حالانکہ تقدیر میں اس کے خلاف تھا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ کے ولی کی قسم خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ اب دُوسری صورت ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں اللہ کے ولی نے قسم اُٹھائی کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ اگر تقدیر میں بھی یہی لکھا ہو کہ یہ کام نہ ہوگا۔ اب یہ کام اگر نہیں ہوا تو اُس کی وجہ یہ کہ تقدیر میں اس کا نہ ہونا لکھا ہوا ہے۔ نہ اس لیے کہ اللہ کے ولی نے اس کام کے نہ ہونے کی قسم اُٹھا رکھی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس صُورت میں تقدیر میں کام کا ہونا لکھا ہے، اب یہ کام جو نہیں ہوگا، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے ولی نے اس کام کے نہ ہونے کی قسم اٹھائی ہے خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ کے ولی کی قسم تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

عن انس ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ۔ (رواہ مسلم)

خلاصۂ حدیث پاک یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی، جب اللہ اللہ کا ذکر کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حدیث شریف میں جو لفظ اللہ تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اس سے کثرتِ ذکر مُراد ہے اور ظاہر ہے کہ کثرتِ ذکر صالحین کا طریقہ ہے کہ خود بھی کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور اپنے مُتوسلین کو بھی ذکر کی تلقین کرتے ہیں۔ اس حدیث کے ماتحت حاشیہ مشکوٰۃ شریف میں ہے: **ومن ھذا یعرف ان بقاء العالم ببر کتعباد الصالحین** ۔یعنی اس سے معلوم ہُوا کہ اس عالم کی بقاء اللہ تعالیٰ کے صالحین بندوں کی برکت سے ہے۔ یعنی جب

صالحین ختم ہو جائیں گے تو عالم بھی ختم ہو جائے گا۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ اولیاء اللہ کے منکرین اور صالحین وذاکرین سے عناد رکھنے والے، کس قدر ناشاکر ہیں جن کی برکت سے ان کی بقاء ہے، ان سے ہی وہ عناد رکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ هل تنصرون ترزقون الابضعفاء کم۔ (بخاری شریف)
عن النبی ﷺ قال ابتغونی فی ضعفاء کم فانما ترزقون او تنصرون بضعفاء کم۔ (ابوداؤد شریف)

خلاصۂ ہر دو حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو تمہاری مدد فرماتا ہے۔ دشمنوں پر فتح عطا کرتا ہے۔ تمہیں رزق عطا فرماتا ہے تو یہ تمہارے ضعیف اور کمزور بندوں کی برکت سے ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی مجھے تلاش کرنا چاہے تو وہ اللہ کے ضعیف بندوں میں تلاش کرے قابل غور بات یہ ہے کہ ہر دو حدیث میں جن ضعفاء کا ذکر ہے ان سے کون لوگ مُراد ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس سے مطلق کمزور آدمی مُراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مُراد وہ اولیاء اللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس دوران غذا کا استعمال بہت کم کرتے ہیں۔ جس سے وہ ضعیف اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دشمن پر فتح عطا کرتا ہے اور ان کی برکت سے لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ منکرین اولیاء پر افسوس ہے کہ جن نفوس قدسیہ کی برکت سے انھیں رزق ملتا ہے۔ ان کا بغض اپنے دِل میں رکھتے ہیں۔ فضائل اولیاء کے متعلق ساتویں حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن بریدة قال قال رسول اللہ ﷺ اهل الجنه عشرون و مأته صفِ ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم۔ رواه الترمذی والدارمی، والبیهقی

یعنی قیامت میں جنتیوں کی ایک سوبیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اسی صفیں اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰة والتحیہ کی ہوں گی۔ اور چالیس صفیں دُوسری اُمتوں سے ہوں گی۔ یعنی دو تہائی جنتی اس اُمت سے ہوں گے اور ایک تہائی دُوسری اُمتوں سے ہوں گے۔ اور یہ صفیں زمین کے ایک سرے سے لے کر دُوسرے سرے تک ہوں گی۔ دیکھنا یہ

ہے کہ وہ دو تہائی اس اُمت کے کون لوگ ہیں؟ تو گزارش ہے کہ اس اُمت میں کئی مکاتب فکر ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے سوا کوئی مکتبہ فکر ایسا نہیں دو تہائی صفوف پوری کر سکے۔ اہل سنت کے سوا تمام مکاتب فکر اکٹھے کیے جائیں تو ان سے ایک صف بھی پوری نہیں ہو سکتی۔ تو ان دو تہائی صفوف کو اہل سنت و جماعت ہی پورا کریں گے۔ اور اہل سُنّت یا تو سلاسل اربعہ کے مشائخ ہیں یا ان کے متوسلین بغداد شریف سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ اُٹھیں گے اور ان کے ہمراہ اربوں قادری ہوں گے۔ اسی طرح اجمیر شریف سے حضرت خواجہ والیء ہند رحمۃ اللہ علیہ اُٹھیں گے۔ ان کے ہمراہ اربوں چشتی ہوں گے۔ اسی طرح دہلی شریف سے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ اور سرہند شریف سے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ قدس سرہما اٹھیں گے۔ ان کے ہمراہ اربوں نقش بندی ہوں گے۔ اس طرح حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ العزیز بغداد شریف سے اٹھیں گے۔ ان کے ساتھ اربوں سہروردی ہوں گے ان سلاسل اربعہ کے مشائخ اور متوسلین سے دو تہائی صفوف قیامت میں پوری ہوں گی۔ گویا عالم کی بقاء بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی برکت سے ہے۔ اور قیامت میں جنت کی آبادی اور رونق بھی عباد اللہ الصالحین سے ہوگی یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ دین حق کی خدمت کرنے والے عام طور پر دو گروہ ہیں۔ گروہ اول مشائخ کرام اور اولیاء عظام ہیں۔ جو عام مسلمانوں کو طریقت اور حقیقت اور معرفت کی تربیت دیتے ہیں۔ گروہ دوم علماء کرام ہیں۔ جو کہ ظاہر شرع اور کتاب وسنت کی تدریس و تبلیغ کرتے ہیں علماء کرام کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ مشائخ کرام اور اولیاء اللہ ابتداء میں ظاہری علم اور کتاب وسنت کی تعلیم علماء کرام سے حاصل کرتے ہیں لیکن مشائخ کرام اور اولیاء اللہ کو علماء کرام پر چند وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔

۱۔ علماء کرام کندن اس وقت بنتے ہیں جبکہ ان کی بیعت کسی شیخ کامل کے ساتھ ہو۔ ورنہ ان کو شیطان اپنے مکر میں پھنسا لیتا ہے اور وہ اہل سنت کے عقائد سے انحراف کر کے نئے مذہب کی بنیاد ڈالتے ہیں اور مُسلمانوں میں افتراق وتشتت کا باعث بن جاتے ہیں۔ برخلاف مشائخ کرام کے کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں اتفاق واتحاد پیدا ہوتا ہے اور ہر

شیخ دُوسرے سلاسل کے مشائخ کا احترام کرتا ہے۔

۲۔ شاید ہی کوئی عالم ہوگا جس کے ہاتھ پر ایک ہزار آدمی مسلمان ہوا ہو۔ برخلاف مشائخ کرام کے کہ ان کے ہاتھوں پر لاکھوں اِنسانوں نے اسلام قبول کیا۔ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت غریب نواز خواجہ اجمیری قدس سرہ العزیز کے ہاتھ پر نوے لاکھ اِنسانوں نے اِسلام قبول کیا۔ اِسی طرح دُوسرے مشائخ کے توسل سے لاتعداد اِنسان مُشرّف بہ اسلام ہُوئے۔ چنگیز اور ہلاکو خان جو کہ تاتاری کافر تھے۔ انھوں نے تمام عالم اِسلام کو تہ و بالا کیا اور بغداد شریف کی خلافت کو ختم کیا۔ ان تاتاریوں کی اولاد سے شاہِ غازان مسلمان ہُوا۔ اور اس کی متابعت میں اس کے لشکر اور لاکھوں آدمیوں نے اِسلام قبول کیا۔ شاہ غازان کو حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے ایک خلیفہ نے مُسلمان کیا۔ ہندوستان میں جو مغلیہ خاندان حکمران رہا ہے۔ اس خاندان سے اکبر بادشاہ نے ایک نیا دین ایجاد کیا۔ اس کا مقابلہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ اس خدمت دین کے سلسلہ میں مشائخ کرام کا کوئی عالم مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۳۔ مسلمانوں میں جتنے مکاتب فکر ہیں ان میں شدید اختلاف ہے ہر مکتبہ فکر اپنے سوا دُوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا۔ یہ سب اِختلاف علماء کا پیدا کردہ ہے۔ مشائخ کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا۔

۴۔ اس وقت تمام عالمِ اسلام میں جو مسلمان بھی مذہب حقہ اہل سنت و جماعت پر مضبوطی سے قائم ہیں یہ مشائخ کی برکت ہے۔ کیونکہ کوئی عالم خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اس کے مقتدی اور تابعین زیادہ سے زیادہ ہزار یا دو ہزار ہوں گے۔ برخلاف مشائخ کے، کہ ہر شیخ کے متوسلین لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اور اُن کے اسلام کی پختگی مشائخ کی برکت سے ہے۔ مشائخ نے اپنے متوسلین کو کبھی ایسے عقیدہ کی تلقین نہیں کی جو اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہو اور وہ عقیدہ کفریہ ہو۔ برخلاف اس کے علماء کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں کا عقیدہ عقائد اہلِ سُنّت کے خلاف ہو گیا اور عقیدہ کفریہ ہو گیا۔ غور کیجئے مرزا غلام احمد قادیانی

مشائخ سے نہیں تھا بلکہ علماء کے گروہ سے تھا۔ اس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان گمراہ ہوکر خارج از اسلام ہو گئے۔

اس بحث میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ محمد احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز کا ایک مستند ملفوظ ذکر کرتا ہوں جسے حضرت علامہ محمود الوسی صاحب رُوح المعانی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ ملفوظ ملاحظہ ہو:

"ورایت فی مکتوبات الامام الفاروق الربانی مجدد الالف الثانی قدس سرہ ماحصلہ ان القطبیة لم تکن علی سبیل الاصالة الآ لأمة اهل البیت المشهورین ثم الهاصارت بعد هم لغیرهم علی سبیل النیابة عنهم حتی انتهت النوبة الی السّید الشیخ عبدالقادر الکیلانی قدس سرّہ النورانی فنال مرتبة القطبیةعلی سبیل الاصالة فلما عرج بروحه القدسیة الی اعلیٰ علیین نال من نال بعدہ تلک علی سبیل النیابة فاذا جاء المهدی ینالها اصالة کما نالها غیرہ من الأمة رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔"

یعنی مرتبہء قطبیت بالاصالۃ صرف ائمہ اہلِ بیت مشہورین کے لیے ہے۔ ائمہ اہلِ بیت کے بعد اگر کسی ولی کو مرتبہء قطبیت حاصل ہُوا ہے تو ائمہ اہل بیت کی نیابت سے حاصل ہوا ہے۔ نہ کہ بالاصالۃ ۔ اور ائمہ اہل بیت کے بعد ہر قطب ائمہ اہل بیت کا نائب ہے۔ اور جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ بالاصالۃ قطب کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔ اور جب ان کی روح نے اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کی تو اس کے بعد ہر قطب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب ہے اور جب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آئے گا تو وہ قطب بالاصالۃ ہوں گے۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ قطب بالاصالۃ ائمہ اہل بیت ہیں اور حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب تک ائمہ اہل بیت اس زمین پر جلوہ گر رہے تو ہر قطب ان کا نائب رہا اور ان کے بعد حضرت غوث الاعظمؓ کا زمانہ آیا تو حضرت غوث رضی اللہ عنہ قطب بالاصالۃ ہُوئے آپ کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور تک ہر قطب

آپ کا نائب ہے، خواہ وہ کسی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور آخری قطب بالاصالۃ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہاں یہ امر جاننا ضروری ہے کہ صوفیاء کرام میں اختلاف ہے کہ اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے بغیر درجہ قطبیت کسی اور کو حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بعض صوفیاء کا مذہب ہے کہ اہل بیت کا غیر قطب نہیں ہو سکتا اور بعض کے نزدیک غیر اہل بیت بھی قطب ہو سکتا ہے۔ لیکن قطب بالاصالۃ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اہل بیت کے قطب کا نائب ہوگا۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی شیخ محمد احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کی عبارت سے واضح ہو چکا ہے لیکن اس امر پر تقریباً اجماع ہے کہ "قطبُ الاقطاب" صرف اہل بیت سے ہی ہوگا۔ اس تفصیل پر علامہ آلوسی بغدادی کی عبارت ملاحظہ ہو۔ رُوح المعانی میں ہے۔ "ذهب قوم الى ان القطب فى كل عصر لايكون الامنهم اى من اهل بيت خلافاً للاستاذ ابى العباس المرسى حيث ذهب كما نقل عنه تلميذه التاج بن عطاالله الى انه قد يكون من غيرهم والذى يغلب على ظنى ان القطب قد يكون من غير هم لكن قطب الاقطاب لايكون الا منهم لا نهم از كى الناس اصلا و اوفر هم فضلاً"۔ یعنی صوفیا میں سے ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ ہر زمانہ میں قطب صرف اہل بیت نبی ﷺ سے ہوتا ہے اور اُستاد ابو العباس رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ قطب قلیل طور پر غیر اہل بیت سے بھی ہوتا ہے اور غالب ظن یہ ہے کہ اگرچہ قطب تو غیر اہل بیت سے قلیل طور پر آسکتا ہے لیکن قطب الاقطاب صرف اہل بیت سے ہی ہوتا ہے، کیونکہ اہل بیت اصل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے پاکیزہ تر اور بزرگی کے لحاظ سے زیادہ تر ہیں۔ یہ فضیلت ہشتم اس مقام پر اس لئے ذکر کی گئی کہ کچھ لوگ جوشِ عقیدت میں بعض مشائخ کو قطب الاقطاب کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ مشائخ اہلِ بیت سے نہیں ہوتے۔ فضیلت نہم۔ اہلِ سُنت و جماعت کا مذہب ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں اور کُتب فقہ حنفی میں اس پر دلیل قائم کی گئی ہے کہ خانہ کعبہ شریف اولیاء کرام کی زیارت کی لیے جاتا ہے۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق" میں ہے: وفى عدة الفتاوى الكعبة اذا رفعت عن مكانها لزيارة

صحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت صلوٰۃ المتوجھینا لیٰ ارضھا"۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے حاشیہ "بحرالرائق" میں فرمایا: قال الرملی و فی التتار خانیہ نقل ھذہ المسئلۃ عن العتابیۃ وھذا صریح فی کرامات الاولیاء فیردبہ علیٰ من نسب امامنا الی القول بعد مھا"۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حاشیہ "ردالمحتار" میں "بحرالرائق" کی مذکورہ بالا عبارت نقل کر کے مزید وضاحت فرمائی ہے:

وفی البحر عن عدۃ الفتاویٰ الکعبۃ اذا رفعت عن مکانھا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوٰت الیٰ ارضھا وما ذکرہ فی البحر لعلہ فی التتار خانیۃ عن فتاویٰ العتابیۃ قال الخیر الرملی و ھذا صریح فی کرامات الاولیاء فیردبہ علیٰ من نسب امامنا الی القول بعد مھا"۔

مذکورہ بالا عبارت کا مطلب بیان کرنا ضروری ہے کہ فقہاء کرام نے جو یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ کعبہ شریف اولیاء اللہ کی زیارت کو جاتا ہے اسے اس لیے ذکر کیا کہ یہاں ایک سوال ہوتا تھا، فقہاء کرام نے اس کا جواب دیا ہے سوال یہ تھا کہ "خانہ کعبہ" جب اولیاء کی زیارت کو چلا جاتا ہے تو اس دوران جو لوگ خانہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز کیسے درست ہوگی، جبکہ ان کے آگے خانہ کعبہ نہیں ہے۔ فقہاء کرام نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ میں چند چیزیں ہیں۔ ایک تو وہ زمین ہے جس پر خانہ کعبہ شریف کی تعمیر ہے۔ دوم وہ ہوا ہے جو تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک ہے۔ سوم پتھر کی دیواریں ہیں۔ ان تین چیزوں سے ہر ایک کو خانہ کعبہ کہا جاتا ہے۔ تو کعبہ شریف جو اولیاء کرام کی زیارت کو جاتا ہے۔ یہ دیواریں ہیں۔ اور کعبہ شریف کی زمین اور ہوا اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ اس دوران جو لوگ نماز پڑھتے ہیں تو وہ کعبہ شریف کی زمین اور ہوا کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو انھوں نے کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لہٰذا ان کی نماز درست ہوئی۔ اس تفصیل کے بعد مذکورہ بالا عبارت کا مطلب ملاحظہ ہو "عدۃ الفتاویٰ" میں ہے کہ کعبہ شریف اولیاء کرام کی زیارت کے لیے جاتا ہے اور اپنے مقام پر قائم نہیں رہتا تو اس حالت

میں جو نمازیں پڑھی جاتی ہیں وہ جائز اور درست ہیں۔ کیونکہ ان نمازوں میں کعبہ کی زمین کی طرف توجہ ہوتی ہے اور یہ مسئلہ کرامات اولیاء پر صراحۃً دلالت کرتا ہے۔ جن لوگوں کا خیال ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے کرامات کے عدم کا قول کیا ہے۔ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ یہاں تک تو عام مسئلہ ذکر کیا گیا۔ اب ہم اس کی ایک خاص جزئی بھی ذکر کرتے ہیں۔ مستند تواریخ میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ جو کہ حضرت خواجہ غوث بہاؤالحق والدین ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے ہیں۔ آپ جب حج بیت اللہ ادا کرنے کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو آپ نے باطنی آنکھوں سے دیکھا کہ خانہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں ہے۔ اس وقت امام کعبہ حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جو کہ اکابر علماء اور مشہور اولیاء اللہ سے ہیں۔ حضرت شاہ رُکن عالم قدس سرہ العزیز نے حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے امام! خانہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا: قد ذهب لزيارة الشيخ نصير الدين یعنی خانہ کعبہ شریف حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے دہلی شریف چلا گیا ہے۔ سبحان اللہ! اولیاء کرام کی کتنی عظمت ہے کہ خانہ کعبہ ہزاروں میل مسافت سے اولیاء کرام کی زیارت اور استفادہ کیلئے تشریف لاتا ہے۔ حیف ہے منکرینِ اولیاء پر کہ اولیاء اللہ کی خانقاہوں کی طرف سفر کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ شرح عقائد کی شرح ''نبراس'' میں ہے:

''قال الشيخ ابو عبدالله اليافعي امام مكة ان الشيخ ركن الدين ابا الفتح القرشي المُلتاني والشيخ نصيرالدين السراج الدهلوي يصليان في المسجد الحرام''

حضرت شیخ ابو عبداللہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے وقت میں امام کعبہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت شیخ رکن الدین ملتانی اور حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی ہمیشہ میری اقتداء میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہیں۔

غور فرمائیں کہ ہر دو حضرات ملتان اور دہلی میں ہوتے تھے اور مکہ شریف میں نماز

پنجگانہ باجماعت ادا کرتے تھے۔ اس کی دلیل ابتداء میں حدیث قدسی گزر چکی ہے کہ اللہ تعالٰی کا نور اسکے مقبول بندوں کے کانوں، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں میں آجاتا ہے تو وہ اللہ کا مقبول دُور ونزدیک سے سُنتا اور دیکھتا ہے اور مشکلات میں تصرف کرتا ہے اور مسافتِ بعیدہ کو چند سیکنڈ میں طے کر جاتا ہے۔ منکرینِ کرامات اولیاء اس قسم کی کرامات پر تعجب کرتے ہیں اور تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن پاک میں مذکور ہے کہ آصف بن برخیا جو حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت کا ولی تھا۔ آنکھ جھپکنے کی دیر میں بلقیس کا تخت دو ماہ کی مسافت سے لے آیا۔ منکرین بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے، ورنہ قرآن کے انکار سے کافر ہو جائیں گے حالانکہ یہ کرامت بنی اسرائیل کے ایک ولی کی ہے اور امت محمدیہ کا ہر ولی بنی اسرائیل کے ہر ولی سے برتر ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ منکرین شانِ اولیاء، بنی اسرائیل کے ولی کی کرامت کے تو قائل ہیں، لیکن جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں اُس کی اُمت کے ولی کی کرامت کے منکر ہیں۔ بعینہٖ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو کہ بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ منکرین اُن کی حیاتِ ظاہری وجسمانی کے تو قائل ہیں لیکن خاتم الانبیاء ﷺ کی حیاتِ ظاہری وجسمانی کے منکر۔ یہ کس قدر حیران کن بات ہے۔

شیخ علی ابن سینا جو کہ منطق وفلسفہ اور حکمت کا امام ہے۔ اس کو معلم سوم کہتے ہیں۔ معلم اول ارسطو۔ اور معلم ثانی فارابی ہے۔ یہ ابنِ سینا، حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ السامی کے زمانہ میں تھا۔ جب ابن سینا نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی شہرت سنی تو خرقان میں حضرت کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ شیخ ابوالحسن خرقانی اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ بلکہ لکڑیاں لانے کے لئے جنگل میں گئے ہوئے تھے، ابنِ سینا نے شیخ کے اہل خانہ سے آپ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت شیخ کی بیوی جو آپ کی سخت منکرہ تھی اس نے ابنِ سینا سے کہا کہ اس شخص سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو اور شیخ کے متعلق نازیبا کلمات استعمال کئے۔ ابن سینا کے دل میں شیخ کے متعلق شک گزرا کہ جس کی بیوی ہی اس کی منکرہ ہے وہ کیا ولی ہوگا۔ لیکن سوچا کہ اتنا سفر طے کیا ہے اب زیارت کر کے جانا ہی مناسب ہے۔ آخر ابنِ سینا نے جنگل کی راہ لی۔ اور راستہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔آپ لکڑیوں کا گٹھا شیر کی پشت پر لاد کر آرہے تھے۔ابنِ سینا نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ کی بیوی تو آپ کی سخت منکرہ ہے۔اور آپ کی حالت یہ ہے کہ شیرِ جنگل بھی آپ کا مطیع ہے۔آپ نے جواب میں فرمایا کہ گھر میں اس بھڑیے (بیوی) کا بوجھ برداشت کرتا ہوں اس لئے شیر میرا مطیع ہے۔اس کے بعد ابن سینا حضرت شیخ کے ہمراہ آپ کے گھر آیا۔آپ نے گھر کی دیوار تعمیر کرنا تھی اس لیے آپ نے پہلے تو مٹی میں پانی ڈال کر گارا تیار کیا اور ہتھوڑا لے کر دیوار پر چڑھ گئے۔اتفاقاً ہتھوڑا آپ کے ہاتھ مبارک سے گر گیا ابنِ سینا آگے بڑھا کہ ہتھوڑا اُٹھا کر شیخ کو پیش کرے مگر اُس سے پہلے ہتھوڑا خود بخود اُڑ کر حضرت کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔فضیلت یازدہم سے مقصود ایک تو اولیاء اللہ کی کرامت بیان کرنا ہے۔اور دُوسرا مقصد یہ ہے کہ ابنِ سینا جو کہ امامِ فن ہے وہ بھی روحانیت میں اللہ کے مقبولوں کا محتاج ہے۔لیکن آج کل کے منکرین اولیاء جن کا علم ابنِ سینا کے علم سے کروڑوں حصّہ کم ہے۔وہ اپنے آپ کو اولیاء اللہ سے مستغنی سمجھتے ہیں۔یہاں تک بندہ نے اولیاء اللہ کے گیارہ فضائل ذکر کیے ہیں۔بعض عمومی اور بعض خصوصی۔

منکرین اولیاء کرام یہاں ایک اعتراض کرتے ہیں۔چونکہ بظاہر وہ اِعتراض درست معلوم ہوتا ہے لہٰذا بندہ اسے نقل کر کے جواب دے گا۔اِعتراض یہ ہے کہ اگر اولیاء کرام واقعی صاحبِ کرامت اور اللہ کے مقبول ہیں تو وہ کرامت کے ذریعہ سے اپنے آپ کو تکالیف اور مصائب سے کیوں نہیں بچا لیتے ؟ جواب پر غور فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں پر جو مصائب و آلام اور تکالیف آتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہوتی ہے۔جس کا پورا ہونا ضروری ہے۔اولیاء اللہ کو قبل از وقت اس کا علم ہوتا ہے کہ ہم پر یہ تکلیف آنے والی ہے۔جو کہ اٹل ہے۔اب اگر اولیاء کرام اپنی کرامت کی وجہ سے ان مصائب و تکالیف سے بچنے کی کوشش کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے اللہ تیری تقدیر تو یہ ہے کہ ہم پر مصائب و تکالیف آئیں، لیکن ہم اپنی کرامت سے تیری تقدیر پوری نہیں ہونے دیں گے۔یہ خیال کتنا قبیح ہے۔اللہ تعالیٰ کے مقبول باوجود علم کے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔بلکہ اللہ

تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ تقدیر کا قبل از وقت علم ہو جانے سے انسان کسی صورت میں تقدیر سے بچ نہیں سکتا۔ یہ منکرین کا عقیدہ ہے کہ تقدیر کا قبل از وقت علم ہونے سے انسان تقدیر سے بچ جاتا ہے۔ یہ عقیدہ باطل اور فاسد ہے۔ اگر کسی منکر کو قبل از وقت اپنی تقدیر مُبرم کا علم ہو جائے کہ اس نے فلاں جگہ پر مرنا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ منکر مقررہ وقت پر موت کی جگہ پر نہ جائے۔ اور موت سے بچ جائے۔؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دیکھیے! حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رُفقاء کے ہمراہ دشتِ کربلا میں شہید ہوئے تو منکرین یہاں بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حضرت امام کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کا علم ہوتا تو وہ کوفہ اور کربلا کیوں جاتے؟ جواب یہی ہے کہ قبل از وقت علم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کا علم تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہو گئے تھے۔ اب اگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے علم کی بنا پر کوفہ اور کربلا کا سفر نہ کرتے اور تقدیر سے بچنے کی کوشش کرتے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا۔ اور یہ باطل ہے۔ کیونکہ اللہ کے مقبول اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں۔ حضور رحمتِ دو عالم ﷺ نے مُتعدد قاریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا۔ مگر ان قاریوں کو دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔ یہاں بھی منکرین اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کو علم ہوتا کہ انھیں دھوکے سے شہید کر دیا جائے گا تو آپ ان قاریوں کو روانہ نہ فرماتے۔ اس اعتراض کی مدار بھی اسی عقیدہ فاسدہ پر ہے کہ تقدیر کے قبل از وقت علم سے انسان تقدیر سے بچ جاتا ہے۔ اور یہ عقیدہ سراسر باطل ہے۔

حضور پرنور ﷺ کو قبل از وقت علم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مُبرم یہ ہے کہ ان قاریوں کے ساتھ دھوکا ہوگا، اور یہ لوگ فلاں وقت، فلاں جگہ شہید کر دیے جائیں گے۔ اب اگر حضورِ اکرم ﷺ اپنے علم کی بنا پر قاریوں کو روانہ نہ کرتے، تو یہ اللہ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا۔ اور اللہ کے محبوب اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں۔ منکرین کا یہ نظریہ کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ قاریوں کو روانہ نہ کرتے تو وہ شہید نہ ہوتے۔ یہ منافقین کا عقیدہ تھا۔ جو

خود بہانہ بنا کر جہاد سے رُک جاتے تھے اور دوسرے مسلمانوں کو جہاد سے روکتے تھے۔ کہ جہاد پر نہ جاؤ، لڑائی میں مارے جاؤ گے۔ مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص شہید ہو جاتا تو مُنافق کہتے تھے کہ اگر مسلمان ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ قرآن پاک میں منافقین کا یہ قول نقل کیا گیا کہ: لَوْ اَطَاعُوْنَا مَاقُتِلُوْا۔ یعنی جو مسلمان جہاد پر گئے ہیں، اُنھوں نے ہماری نہیں مانی، اگر مان لیتے تو قتل نہ ہوتے۔ مُنافقین کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر مُسلمان جہاد پر نہ جاتے تو نہ مرتے۔ حالانکہ ان کی تقدیر میں شہادت لکھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رد کرتے ہُوئے فرمایا۔ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمھارا یہ خیال غلط ہے کہ مُسلمان جہاد پر نہ جاتے تو شہید نہ ہوتے۔ اُن کی شہادت اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں لکھی تھی۔ انھوں نے ہر حالت میں شہید ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اٹل ہے۔ مُنافقین سے فرما دو کہ تم اپنے نفس سے موت کو دُور کر دو۔ اور تقدیر کا مقابلہ کرو۔ منکرین اولیاء حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ان کو یوسف علیہ السلام کے متعلق قبل از وقت علم ہوتا تو وہ ان کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے۔ اور کنویں سے نکال لیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو تمام واقعہ کا علم تھا۔ لیکن یوسف علیہ السلام کا سارا واقعہ تقدیر مبرم میں لکھا جا چکا تھا، جسے لازمی طور پر وقوع پذیر ہونا تھا۔ لہٰذا یعقوب علیہ السلام کا علم تقدیرِ خداوندی کو بدل نہیں سکتا تھا۔ اگر یعقوب علیہ السلام اپنے علم کی بنا پر یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے، یا کنویں سے نکال لیتے تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا اور انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا مُقابلہ نہیں کرتے، بلکہ ان کا طریقہ ''رضاء بالقضاء'' ہے۔ مُستند تفاسیر میں موجود ہے کہ مصر کے جتنے فرعون ہُوئے ہیں ان میں سے کوئی فرعون مسلمان نہیں تھا، صرف یوسف علیہ السلام کا فرعون، یوسف علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہُوا۔ اب تقدیرِ خداوندی میں تو یہ لکھا تھا کہ فرعون، یوسف علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے علم کی بنا پر یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے، تو یہ تقدیرِ خداوندی کا مقابلہ ہوتا۔ کسی میں طاقت نہیں کہ تقدیرِ خداوندی کا مقابلہ کرے۔ بندہ اس مضمون کو انہی الفاظ پر ختم کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمارے دلوں کو نورِ معرفت سے منور فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

أُحبّ الصّالحین ولست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحاً

حررہ الفقیر الحقیر الی اللہ الصمد
العاجز عطا محمد چشتی گولڑوی
ڈھوک دھمن پدھراڑ تحصیل و ضلع خوشاب
۱۹ ذی الحج ۱۴۰۸ھ
۱۳ اگست ۱۹۸۸ء

ضمیمہ (ب)

مولانا اللہ بخش نیر صاحب قبلہ غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے وابستگان قدیم میں سے ہیں انہوں نے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے نو ارشادات کو اپنا موضوع بناتے ہوئے ان پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس کو مسلک کی تائید کے حوالہ سے کتاب میں ضمیمہ کے طور پر شامل کیا جا رہا ہے۔

ارشاد اول

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو علم غیب ''ماکان وما یکون'' عطا فرمایا۔ یہ عقیدہ ہرگز شرک وکفر نہیں ہے کیونکہ حضور پرنور کا یہ علم ماکان وما یکون بالاستفاد، بالواسطہ، بالعرض، عطائی وہبی، ممکن حادث متناہی مخلوق جائز الفنا اور ممکن الزوال ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم۔ ذاتی قدیم واجب، ازلی، ابدی سرمدی حقیقی غیر متناہی غیر ممکن الفنا اور ممتنع الزوال ہے اور تمام مشائخ نقشبندیہ کا یہی عقیدہ ہے۔

دلیل (۱) میرے دادا پیر حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولوی حسین علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا 'اولیاء ہمہ مے دانند ولیکن مامور باظہار نیستند' یعنی اولیاء اللہ سب کچھ جانتے مگر انہیں اظہار کی اجازت نہیں ہوتی۔ یعنی انہیں علم ظاہر کرنے کا خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوتا۔ اور بے علم جاہل اور بے ادب انسان انہیں بے علم سمجھتا ہے۔

(۲) حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی غریق بحور رحمانی کے دادا پیر حضرت خواجہ شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ وہابیہ کی تردید میں کتاب ''تحقیق الحق المبین'' تصنیف فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ آیت کریمہ مَا اَدْرِیْ مَا یَفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ منسوخ ہے حضور اکرم ﷺ نے تمام امور آئندہ جو قیامت تک ہونے والے ہیں سب کی خبر دے دی ہے۔ اس علم کا انکار کرنا بدترین قسم کی جہالت ہے۔ (۳) میرے پیرومرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ڈانٹ کر فرماتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام تو

''قاب قوسین'' کے مقام تک پہنچ گئے غیب الغیب بھی ان سے نہیں چھپا اور تم آپ کے علم کا انکار کرتے ہو مولوی منور دین وہابی (مولوی حسین علی کا شاگرد) نے دوران تقریر سوال کیا کہ منافقین نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تو حضور علیہ السلام کو کچھ خبر نہ تھی (العیاذ باللہ) حضرت پیر سواگ نے جوش میں آ کر فرمایا۔ اے عظمت رسول کے منکر تو مرتد ہو کر مرے گا۔ چنانچہ منور دین قادیانی دجال کی امت میں داخل ہو کر مرتد ہو گیا اور واصل جہنم ہوا۔ ازواج مطہرات کا عفت مآب اور پاک دامن ہونا لازمہ نبوت ہے جس طرح حضور ﷺ کو اپنی نبوت و رسالت کا علم یقینی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ نور کی آیات کے نزول سے قبل فرما دیا تھا۔ ''واللہ ماعلمت علی اھلی الاخیرًا'' (بخاری شریف) قسم ہے اللہ کی میں اپنے اہل پر سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔

ارشاد دوم دربارہ حاضر ناظر و نور

میرے پاک مرشد مجدد امام ربانی قیوم زمانی رحمہ اللہ تعالیٰ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

''حضور علیہ السلام نے فرمایا سب سے اول خدا نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے'' پس یہی حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور حضور علیہ السلام کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا آپ تمام انبیاء مرسلین کے بھی نبی ہیں آپ کا تشریف لانا جہان کے لئے رحمت ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

مکتوب شریف کا خلاصہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ چوک قریشی والے عبدالمالک چکوال والے غلام حبیب کوٹ ادو کے دوست محمد قریشی خانقاہ سراجیہ کے خان محمد واں بچراں کے حسین علی اور راولپنڈی کے غلام خان عجیب نقشبندی ہیں جو اپنے اکابرین نقشبندیہ کو مشرک اور کافر کہتے ہیں اگر وہ لوگ حقیقت محمدیہ کو نور الانور حقیقۃ الحقائق اصل کائنات روح العالمین اور ذرائر کائنات میں حاضر و موجود اور مخلوق کی عقل و فہم اور علم و

ادراک سے بالاتر اور وراء الوریٰ ماننے والوں کو کافر اور مشرک سمجھتے ہیں تو ان بدبختوں کے پاس فیض کہاں سے آئے گا جبکہ سارے اکابرین نقشبندیہ کا یہی عقیدہ ہے حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے پیر و مرشد اپنی مایہ ناز تصنیف ''تحقیق الحق المبین'' میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نورانیہ کو ہر جگہ حاضر ناظر مان کر نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کا راز بھی یہی بتاتے ہیں۔ اور میرے حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں آپ کے بدن مبارک کو نور اور سارے جہان کی لطیف چیزوں سے زیادہ لطیف مان کر بے سایہ بتاتے ہیں۔ اور میرے شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضور کو بے سایہ ذاتی نور لکھا ہے اور جن عقل کے اندھوں نے حضور علیہ السلام کو محض ایک بشر کہا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے انہیں منکر و کافر قرار دیا (مکتوب ۶۴ دفتر سوم) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ حضور علیہ السلام کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام (ظاہراً) باوجود عنصری پیدائش کے (حقیقۃً) اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ''خلقت من نور اللہ''۔ یعنی میری تخلیق اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوئی۔ کسی دوسرے کو یہ سعادت میسر نہیں۔ (مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

حضرت خواجہ محمد عثمان کے دادا پیر احمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''تحقیق الحق المبین'' میں فرمایا کہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو فقط بشر کہنا طریقہ کفار ہے۔ جیسا کہ آج اس جدید بدعتی گروہ نے اسے اپنا شعار بنایا ہوا ہے کہ ہر جگہ ہر سٹیج پر بشر کہتے نہیں تھکتے۔ مولوی حسین علی کی نظر ثانی شدہ کتاب ''مجموعہ فوائد عثمانی'' میں ہے کہ حضرت خواجہ محمد عثمان علیہ الرحمۃ پر حضور علیہ السلام کی محبت اس قدر غالب تھی کہ وہ ہر در و دیوار سے جلوہ محبوب کا مشاہدہ فرماتے تھے یہ اہل نظر کا مسئلہ ہے کور باطن اسے کیا سمجھیں گے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ بانی دیوبند نانوتوی صاحب ''آب حیات'' اور ''تحذیر الناس'' میں حضور علیہ السلام کو جان سے بھی زیادہ قریب مانتے ہیں۔ اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شمائم امدادیہ میں حقیقت محمدیہ کو عالم امر کی مخلوق مان کر زمان و مکان کی قیود سے پاک بتاتے ہیں اور یہ لوگ ہم پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے بھی وہی کچھ کیا

جوان کے بڑوں نے کہا۔ فرمایا کہ مولانا جامی نقشبندی جو حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی کے مرید ہیں نے اپنی کتاب ''شواہد النبوۃ'' میں حضور علیہ السلام کو ذاتی نور حاضر و ناظر اور غیب دان مان کر آج کل کے جھوٹے نام نہاد اور بناوٹی نقشبندیوں کی ناپاک کوشش کو خاک میں ملا دیا۔ میرے قبلہ عالم حضرت پیر سواگ لجپال اکثر یہ بیت پڑھتے تھے۔

آدم آہا وچ چکڑ پانی
ذات تیڈی اگیں رب کو بھانی

(ملفوظات حسنیہ فارسی)

میرے پیر و مرشد قبلہ عالم حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ لجپال حضور علیہ السلام کو ذاتی نور اور آپکی ذات کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے مانتے تھے۔

ارشاد سوم اختیارات مصطفےٰ ﷺ

ارشاد فرمایا کہ منکرین اختیارات مصطفیٰ ﷺ اپنے باطل دعویٰ کی تائید میں جس قدر دلائل پیش کرتے ہیں ان کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ کائنات کا حقیقی مالک اور ''علی کل شیء قدیر'' صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ نفع ضرر اور ہدایت کا خالق اور موجد صرف اللہ تعالیٰ ہے بے ارادہ الٰہی کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ہمارے اکابر نقشبندیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ با عطائے الٰہی و باذن خداوندی۔ خدائی کے مختار کل نافع۔ مشکل کشا، دافع البلاء، حاجت روا، ہادی اور خدا کے خزانوں کے قاسم ہیں۔ خدا انکی رضا کا طالب اور وہ خدا کی مرضی کے پابند ہیں ارشاد فرمایا کہ ہم ''انک لا تھدی'' میں صرف خدا ہی کو ہدایت کا خالق مان کر ''انک لتھدی الی صراط مستقیم'' میں حضور ﷺ کو باذن خدا ہدایت کا قاسم مانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے ''ید اللہ'' قرار دیا تو کونسی ایسی شے ہے جو ''ید اللہ'' میں نہیں ہے اسی لئے ہم حضور ﷺ کو مختیار کل مانتے ہیں فرمایا کہ خدا نے ''انا اعطیناک الکوثر'' فرما کر آپ کو ساری کثرت عطا فرما دی حضور ﷺ کو غنی

بلکہ ''اغنا ھم اللہ و رسولہ'' کہ کرغنی بنانے والا فرمایا ارشاد فرمایا حضرت امام احمد صاوی نے حاشیہ جلالین میں۔ ''لیس لک من الامر'' کے تحت فرمایا کہ اس میں ''خلق'' و ''ایجاد'' کی نفی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں۔ پس جس شخص نے یہ گمان کیا کہ حضور علیہ السلام باقی لوگوں کی طرح کسی شے کے مالک و مختار نہیں اور آپ ﷺ کی ذات پاک سے ظاہری و باطنی کوئی نفع نہیں۔ تو ایسے گندے عقیدے والا شخص کافر ہے۔ دنیا و آخرت کا زیاں کار ہے اور آیت ''لیس لک من الامر'' سے اس بد عقیدہ کا استدلال کرنا کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ شیخ محقق حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی ''اشعۃ اللمعات'' میں فرماتے ہیں۔

تمام کام حضور ﷺ کے دست ہمت و کرامت میں ہیں۔ جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے اذن سے عطا فرماتے ہیں دنیا و آخرت آپ ﷺ کی سخاوت سے ہے لوح و قلم کا علم آپ کے علم کا قطرہ ہے۔ اگر دنیا و عقبیٰ کی خیریت چاہتا ہے تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جو چاہے طلب کرے (اشعۃ اللمعات ص ۳۹۶ ج ۱)

نیز حضرت شیخ محقق نے فرمایا:

کہ حضور علیہ السلام مملکت خدا کے امور کے متولی ہیں کون و مکان کے تمام امور اور کام حضور ﷺ کو سونپے گئے۔ (اشعۃ اللمعات ص ۶۴۴ ج ۱)۔

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منکرین اختیارات مصطفیٰ ﷺ کے راہنما سے بھی یہ لکھوا دیا محمود الحسن دیو بندی اپنے رسالہ ''ادلہ کاملہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''آپ ﷺ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم۔ القصہ آپ اصل میں مالک ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عدل و مہر آپ ﷺ کے ذمہ واجب الادا نہ تھا۔''

ارشاد چہارم استمداد و نداء اور وسیلہ

آپ نے ارشاد فرمایا کہ محبوبان خدا کو واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر امداد ظاہری ان سے طلب کرنا ایاک نستعین کے خلاف نہیں ہے۔ مولوی حسین علی کی نظر ثانی شدہ

کتاب مجموعہ "فوائد عثمانی" میں میرے دادا پیر حضرت خوجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکرین استمداد ارواح اولیاء کو لا مذہب قرار دیا ہے۔ اور حضرت خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا پیر حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تحقیق الحق المبین" میں منکرین استمداد اولیاء انبیاء اور نداء و وسیلہ کے منکرین کو گمراہ اور طائفہ ضالہ قرار دیا۔ ارشاد فرمایا کہ مدرسہ دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد نے "شہاب ثاقب" نامی کتاب میں اس فرقہ ضالہ کو یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا جو نداء یا رسول اللہ ﷺ کا منکر ہے اور توسل و نداء یا رسول اللہ ﷺ کے منکرین کو فرقہ وہابیہ خبیثہ کہا ہے اب آپ لوگ خود سوچ لیں کہ دیوبند کے راہنمائے فتویٰ کی رو سے یہ لوگ کون ہیں۔

ارشاد فرمایا حضرت مجدد الف ثانی مکتوب ۵۸ دفتر دوم میں فرماتے ہیں کہ اولیاء کے لطائف بشری شکل میں متشکل ہوکر مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور امداد کرتے ہیں حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ تعالیٰ فوائد عثمانی میں فرماتے ہیں کہ تمام حاجات پیران کبار کے وسیلہ سے دعا مانگے نیز فرمایا کہ حضرت غوث پاک سے مدد مانگے اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگے تیرھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے پکارا "یا رسول اللہ ﷺ" تو میں نے جواباً آواز سنی "لبیک" یعنی میں حاضر ہوں افسوس ہے ان لوگوں پر جو نقشبندی کہلاتے ہیں اور اپنے اکابر نقشبندیہ کو مشرک بھی کہتے ہیں۔

ارشاد پنجم دربار نذر و نیاز اولیاء

ارشاد فرمایا کہ منکرین اس بارے میں جو دلائل پیش کرتے ہیں ان کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ نذر شرعی جو حقیقۃً عبادت ہے۔ اور کسی جانور کو قصد تقرب علے وجہ العبادۃ کسی کے نامزد کرنا۔ ناجائز اور شرک ہے۔ اور اس سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن بحث اس بات میں ہے کہ اولیاء کی نذر محض نذر لغوی یا عرفی۔ معنی ہدیہ و نذرانہ ہے یا وصال یافتہ بزرگ کے لئے قصد ایصال ثواب کوئی جانور یا مٹھائی یا کسی طعام وغیرہ کو نامزد کردیا اور شرعی اللہ تعالیٰ کے لئے

ہوتو یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہ؟ ہمارے جمیع اکابرین نقشبندیہ اور جمیع علماء اہلسنت اور منکرین کے پیر حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے نزدیک یہ فعل شرعاً جائز ہے بلکہ باعث خیر و برکت ہے۔ ہمارے حضرت شاہ رؤف احمد نقشبندی جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد بھی ہیں۔ تفسیر رؤفی میں۔ تفسیر عزیزی کی عبارت دربارۂ "وما اهل به غير الله" کو الحاقی اور مخالفین کی شرارت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ محدث دہلوی کا قطعاً یہ عقیدہ نہیں تھا۔

ارشاد ششم دربارۂ حیات انبیاء

ارشاد فرمایا "حیات النبی" پر پوری امت کا اجماع ہے شیخ محقق حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی نے مسئلہ حیات النبی پر پوری امت کا اجماع نقل کیا ہے
اس کا انکار کرنے والا امت سے خارج ہوسکتا ہے مگر یہ مسئلہ غلط نہیں ہوسکتا مکتوبات قدسی آیات میں امام ربانی مجدد الف ثانی تمام انبیاء علیہم السلام کو زندہ مانتے ہیں۔

ساتواں ارشاد عرس کے بارے میں

ارشاد فرمایا کہ مکتوبات شریف امام ربانی مجدد الف ثانی میں اور شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات "درالمعارف" اور خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات "فوائد عثمانی" میں عرس کو جائز قرار دیا گیا ہے اور دیوبندیوں کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ "فیصلہ ہفت مسائل" میں عرس میلاد وقیام فاتحہ گیارھویں کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اب یہ انکار کرنے والے کس زمرہ میں ہیں؟

آٹھواں اہم ارشاد

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے نجات پانے والا صرف ایک ہی ہوگا وہی سواد اعظم ہوگا صراط مستقیم پر ہوگا اور ان کا عقیدہ انبیاء صدیقین شہداء و صالحین کی جماعت والا ہوگا۔ "ما انا علیه و اصحابی" کی رو سے صحابہ کرام معیار حق ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ در رسول پر لے جانا اگر روضہ مبارک کا دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے روضہ مبارک

میں دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حیات النبی" صحابہ کرام کا عقیدہ ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی گھر میں خدا کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یہی حاضر و ناظر کا مفہوم ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ (طحطاوی شریف وموضوعات کبیر)

صحابہ کرام نے مل کر یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگایا (صحیح مسلم) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ مرنے کے بعد قبر میں میری آنکھوں پر حضور ﷺ کے ناخن مبارک رکھے جائیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے وضو کے پانی کو زمین پر نہیں جانے دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا خون مبارک پی لیا۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کے مرید "احتشام الحسن کاندھلوی" اپنی کتاب غوث اعظم میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر کوئی صدمہ یا حادثہ آتا تو کہتے تھے "اعینی یا رسول علیک الصلوٰۃ والسلام" اور اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا۔ آپ اپنے مریدین کو بھی آفت اور مصیبت کے وقت اسی عمل کی تلقین فرماتے تھے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے غوث زماں حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نماز مغرب اور تہجد کے بعد گلے میں کپڑا ڈال کر مہار شریف کی طرف سر جھکا کر فریاد کرتے تھے "یا خواجہ نور محمد مہاروی المدد" (نافع السالکین) انبیاء و صالحین کو ماننے والے، عرس فاتحہ میلاد نذر و نیاز کو تسلیم کرنے والے، نعرۂ رسالت لگانے والے، حضور ﷺ کے اختیارات کمالات علم حاضر و ناظر اور آپ ﷺ کو نور ماننے والے ہی صراط مستقیم پر ہیں اور یہی نجات پانے والے لوگ ہیں میرے تمام متعلقین و مریدین کو اسی جماعت کے ساتھ رہنا چاہیے۔

نانواں ارشاد در بارہ یزید پلید

فرمایا تنظیم اہلسنت والے (وہابیوں) نے پہلے ناموس صحابہ کو اپنا نصب العین بتایا ابتداء میں لوگ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ بھی لگاتے تھے اس جماعت کا صدر مولوی

عبدالستار تونسوی ابتداء میں قیام بھی کرتا تھا اور سلام بھی پڑھتا تھا ان کے ظاہری حال کو دیکھ کر میں ان کی عزت کرتا تھا۔ انہیں بکرے بھون کر کھلاتا تھا لیکن مجھے ان سے بدبو آتی تھی جب انہوں نے محسوس کیا کہ میدان اب ہمارے ہاتھ میں ہے تو اصلی روپ میں ظاہر ہونے لگے۔ نجد کے گدھوں کے اوپر نقلی شیر کی کھال تھی ان کی گستاخانہ تحریروں اور مفسدانہ تقریروں سے وہ کھال اتر گئی۔ ان بدبختوں نے یزید پلید کو جنتی ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی اور یزید خبیث کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ ان لوگوں نے محمود عباسی کی کتاب ''خلافت معاویہ ویزید'' کی تصدیق کی۔

ضمیمہ (ج)

حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی احیائے سنت پر زور دیا خصوصاً داڑھی کے حوالہ سے آپ کا استفتاء ملاحظہ فرمائیں۔

الاستفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب یا فرض
(۲) اگر ان تین میں سے کوئی متعین ہو تو حد شرعی کا تعین کتنے تک ہے۔
(۳) اگر کوئی اس حد شرعی کے خلاف کرے تو اس پر کوئی وعید ہے یا نہیں۔
(۴) اور ایسے خلاف حد شرعی کرنیوالے کی امامت جائز ہے یا نہ جیسا کہ آج کل کے بعض حفاظ صاحبان کا طریقہ ہے بینوا توجروا، السائل و الفقیر محمد عبداللہ بقلم خود (المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ)

الجواب ھو الموافق للصواب

(۱) داڑھی بقدر قبضہ رکھنی واجب ہے جس کا وجوب نصوص قرآنی سے مستنبط ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وما اٰتکم الرسول فخذو ہ ومانھکم عنہ فانتھو ا واتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب

یعنی جو بات رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی اس کو قبول کرو اور جس سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو کہ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے یہاں شدید عذاب کے مستحق اس لئے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کا خلاف کیا اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا

من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نو لہ ما تولی و نصلہ جھنم وسائت مصیرا

یعنی جو راہ ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ کا خلاف کرے اور مومنین کے راہ کے خلاف اتباع کرے ہم اس کو اس طرف رکھیں گے جہاں جارہا ہے اور آخرت میں جہنم میں داخل کریں گے اور یہ برا ٹھکانہ ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ اور مومنین کے خلاف کرنیوالے کو جہنم کا مستحق قرار دیا اس سے واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ اور مومنین کے خلاف راہ اختیار کرنے والے پر وعیدیں فرمائی ہیں ان کے خلاف راہوں میں سے ایک خلاف راہ یہ بھی ہے کہ قبضہ سے داڑھی کا کم کرانا جس خلاف راہ پر وعیدیں آئی ہیں اس راہ سے بچنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ داڑھی کا قبضہ تک رکھنا واجب ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

خالفو الیهود و النصاری قصوالشوارب واعفو اللحی

یعنی تم مسلمان یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ اس میں حضور نے داڑھی بڑھانے کا امر فرمایا تو مطلق امر کا قاعدہ مستمرہ ہے کہ **الو جوب لا یثبت الا بالامر** یعنی امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور وجوب امر سے ثابت ہوتا ہے قرینہ داڑھی کے وجوب کا یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر نبی اکرم ﷺ تک کسی نبی علیہ السلام نے قبضہ سے کم داڑھی نہ کٹوائی اور نبی اکرم ﷺ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین یا کم بیش اور آئمہ اربعہ میں سے کسی نے قبضہ سے کم نہ کٹائی تو معلوم ہوا کہ داڑھی کا قبضہ بھر رکھنا واجب ہے۔

(۲) نہایہ شرح ہدایہ میں کہ **کان عبداللہ بن عمر یقبض عن لحیته و یقطع ما وراء القبضة** یعنی حضور ﷺ کے صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک قبضہ کے ماوراء قطع کراتے تھے اور ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

یستحب اخذ اللحیة طولا و عرضا لکنه مقیدة بما زاد علی القبضة

(۳) حضرت امام محمد بن ابی الحسن علی مکی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاهم او لئک لا خلاق لهم** یعنی آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اپنی داڑھیوں کو کٹوائیں گے ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

اور امام محقق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شر نبلائی غنیۃ میں پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی درمختار: پھر علامہ سیدی مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کرام فرماتے ہیں (المعنے للکل واللفظة لحاشیه الدررو الغررا لاخذ من ا للحية و هي دون القبضة كما يفعله بعض ا لمغاربة الى آخره۔ یعنی ان تمام علماء محققین نے فرمایا کہ داڑھی کو قبضہ سے کم کٹوانا جیسے کہ بعض مغاربہ اور مخنث (ہیجڑے) کرتے ہیں اس کو کسی نے جائز نہیں کہا اور باقی ساری منڈوانا یہ عجمی مجوسیوں کا یہود وہندو اور بعض فرنگیوں کا کام ہے۔

(۴) ان روایات اور نصوص سے واضح ہو گیا کہ ایسا شخص اگر امام بنے اس کی امامت بالکل جائز نہیں اگر کسی نے بنایا خواہ نماز نفل ہو یا فرض وہ بالکل جائز نہ ہو گی اس کا اعادہ واجب ہے نیز امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ نے حدیث نقل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے جس نے اپنی داڑھی کا بال کٹوایا اس کی دُعا قبول نہیں ہو گی اس پر خدا کی رحمت ہر گز ہر گز نہیں غنیۃ شرح منیہ میں ہے ان من حلق لحيته و قصر لحيته لا تجوز امامته یعنی جس نے داڑھی منڈوائی یا کٹوائی اس کی امامت جائز نہیں ہے ایسے ہی علماء بریلوی اور دیوبندی کا متفقہ مسئلہ ہے کہ جو شخص داڑھی کٹوائے یا منڈوائے اس کی امامت حرام ہے (فتاوی رشیدیہ)

لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے حفاظ جو سال بھر داڑھی کا صفایا کرتے ہیں اور رمضان شریف کے موقعہ پر کبوتروں کی طرح حسی رکھا کر مصلے کے لیے شہروں میں چکر کاٹتے ہیں ان سے بچیں اور اپنی نمازیں ضائع نہ کریں۔

المجیب فقیر حامد علی صدر مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ لیہ

ضمیمہ (د)

دیوبندیوں کی سرگرمیوں سے یہ تاثر عام ہوگیا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ وہابیوں کا سلسلہ ہے مولوی حسین علی واں بھچروی دیوبندی اور حضرت خواجہ عثمانی دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے باہمی تعلقات کے حوالہ سے بعض سوالات بھی ذہن میں پیدا ہوئے اس موضوع پر ذیل کی بحث اہم ہے۔

مولوی حسین علی صاحب قصبہ واں بھچراں ضلع میانوالی کے رہنے والے تھے علوم کی تکمیل کے بعد کسی مرشد کی تلاش کا شوق پیدا ہوا تلاش وجستجو میں آپ کی رسائی حضرت خواجہ محمد عثمان تک ہوئی حضرت خواجہ صاحب نے ان کی علمیت کی بناء پر ابتداء بہت احترام کیا، اپنے حلقہ ارادت میں شامل کیا، اپنے صاحبزادوں کا استاد مقرر فرمایا۔ اور آخر میں خلافت سے بھی نوازا۔

مگر مولوی صاحب نے آپ کی ان نوازشوں کا کیا صلہ دیا؟ یہ آئندہ اوراق میں واضح ہو جائے گا۔ مولوی صاحب حضرت خواجہ کے بیعت تو ہو گئے مگر جس طرح بعض جسمانی امراض میں مبتلاء شخص کے لئے وہ غذا ثقیل اور مضر ہوتی ہے جو ایک صحت مند کے لئے انتہائی مفید ہوتی ہے اس طرح بعض روحانی امراض میں مبتلا شخص کے لئے وہ شئی قساوت قلب کا باعث بن جاتی ہے جو ایک مصفی روحانیت والے شخص کے دل میں گداز اور روح میں بالیدگی پیدا کرتی ہے۔ مثلاً تعلیم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے الرحمٰن علم القرآن، علم بالقلم سرور عالم کی صفت ہے "ویعلمھم الکتاب" آپ خود فرماتے ہیں انما بعثت معلمًا اور سرور عالم (ﷺ) کے بعد آج تک دنیا بھر میں لاکھوں کروڑوں علما، صلحاء اور اولیاء کرام نے تعلیم ہی کی ذریعے لوگوں کے دلوں کو عشق الٰہی اور حب مصطفیٰ سے منور کیا مگر جو شخص فتور نیت کے روحانی مرض میں مبتلا ہو اس کیلئے تعلیم جیسی دل میں گداز اور نرمی پیدا کرنے والی چیز بھی قساوت قلب (دل کی سختی) کا باعث بن جاتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب بھی چونکہ فتور نیت کی روحانی بیماری میں مبتلا تھے اس لئے آپ کو بھی تعلیم سے قساوت قلبی ہوتی تھی۔ شاید کوئی یہ سمجھے کہ ہم یہ باتیں کسی تعصب کی بناء پر لکھ رہے ہیں حاشا وکلا ہرگز نہیں بلکہ تعلیم سے قساوت قلبی پیدا ہونے کا خود مولوی صاحب کو اعتراف ہے اور مولوی صاحب کی نیت میں فتور ہونا آپ کے شیخ کا فرمان ہے "فوائد عثمانیہ" میں ہے کہ "مولوی حسین علی صاحب بیان کرد کہ از تعلیم قساوت قلب مے شود بادشاں فرمودند کہ نقصان در نیت است والا تعلیم ممد نسبت ما موجب ترقی نسبت ما است (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

"تحفہ سعدیہ" والوں نے بامحاورہ ترجمہ یوں کیا ہے کہ مولانا حسین علی صاحب نے ایک بار درس وتدریس کتب سے قساوت قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی اس پر خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کچھ نیت میں فتور معلوم ہوتا ہے ورنہ طریقہ نقشبندیہ میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس ومطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے (تحفہ سعدیہ ص ۵٦)

فتور نیت کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب عالم بھی بہت معمولی درجہ کے تھے اتنے معمولی درجہ کے کہ آپ کو دین کے ضروری مسائل بھی یاد نہ تھے۔ علم کی کمی کے ساتھ اگر اعمال اچھے ہوں تو یہ بھی غنیمت ہوتا ہے مگر مولوی صاحب عمل کے میدان میں بھی بہت پیچھے تھے ایک گناہ گار آدمی بھی اپنی بدعملی کے باوجود اچھے عمل کرنے کا خیال ضرور رکھتا ہے اگرچہ خواہشات نفسانیہ کے غلبہ کی وجہ سے وہ عمل کر نہیں سکتا مگر مولوی صاحب کا تو یہ حال تھا کہ انہیں عمل کرنے کا سرے سے خیال ہی نہ تھا مولوی صاحب کو دین کے ضروری مسائل یاد نہ ہونا۔ اور عمل کا سرے سے خیال ہی نہ ہونا ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ یہ مولوی صاحب کے شیخ حضرت خواجہ عثمان (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کا ارشاد ہے "فوائد عثمانیہ" میں ہے۔

فرمودند بمولوی حسین علی صاحب کہ شمارا مسائل یاد نمی باشند وجہ آنست کہ شمارا خیال عمل نیست مرا خیال عمل باشد تمام مسائل ضروریہ دینیہ یاد اند (فوائد عثمانیہ ص ۷۳۔۷۴)

ترجمہ حضرت خواجہ عثمان (علیہ الرحمۃ والرضوان) نے مولوی حسین علی سے فرمایا آپ

کو مسائل یاد نہیں ہوتے وجہ یہ ہے کہ آپ کو عمل کا خیال نہیں مجھے چونکہ عمل کا خیال ہوتا ہے اس لئے دین کے تمام ضروری مسائل یاد ہیں اور جو شخص عمل نہ کرے وہ خود مولوی صاحب کی رائے کے مطابق نہ تو احکام الٰہیہ کو ماننے والا ہوتا ہے اور نہ ہی خدا کو کما حقہٗ جاننے والا ہوتا ہے ''بلغتہ الحیر ان'' میں ہے۔

جس وقت کسی شخص نے عمل کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے احکام مان لئے اور اگر نہ کیا تو معلوم ہوگا کہ اس شخص نے اللہ کے احکام کی تعمیل نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس نے کما حقہٗ نہ جانا (بلغتہ الحیر ان ص ۳۸۴)

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں مولوی صاحب کا خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے کہ۔

۱) مولوی صاحب کی نیت میں فتور '' نقصان در نیت باشد'' آپ کے شیخ کا فرمان (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

۲) تعلیم کے ساتھ مولوی صاحب کو قساوت قلبی پیدا ہوتی تھی '' از تعلیم قساوت قلبی مے شود'' مولوی صاحب کا اپنا اعتراف (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

۳) مولوی صاحب کو مسائل یاد نہیں ہوتے تھے '' شمارا مسائل یاد نمی باشد'' آپ کے شیخ کا ارشاد (فوائد عثمانیہ ص ۷۴)

۴) مولوی صاحب کو عمل کا خیال ہی نہیں ہوتا تھا۔ '' شمارا خیال عمل نیست'' آپ کے شیخ کا فرمان (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

۵) جس کا عمل نہ ہو وہ اللہ کے احکام کی تعمیل نہیں کرتا (بلغتہ الحیر ان ص ۳۸۴)

۶) وہ اللہ تعالیٰ کو کما حقہٗ نہیں جانتا

یہ ہے مولوی حسین علی صاحب کی شخصیت کا خاکہ اگر فوائد عثمانیہ مولوی صاحب کی تصدیق شدہ نہ ہوتی اور آپ نے اس پر تقریظ نہ لکھی ہوتی تو ہم سمجھتے کہ یہ سب کچھ آپ کے کسی مخالف نے آپ کو بدنام کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ مگر یہ مجموعہ تو مولوی صاحب کا تصدیق کردہ ہے اور تصحیح خود حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کروائی ہے حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خادموں میں بہت سارے ذی علم لوگ تھے مگر اس

کتاب کی تصحیح کے لئے ان سب میں سے آپ نے مولوی حسین علی صاحب کو غالباً اسی لئے منتخب فرمایا کہ مولوی صاحب اوران کے متبعین اس کتاب کے مندرجات سے انکار نہ کر سکیں۔

ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد عثمان (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کو اس قدر بصیرت عطا فرمائی تھی کہ آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی تھی حتیٰ کہ آپ لوگوں کے دلوں تک کا حال جانتے تھے مگر مولوی حسین علی صاحب اولیاء کرام کی ہمہ گیر علیمت کے منکر تھے اس لئے حضرت خواجہ نے آپ کے عقائد کی اصلاح کی بار بار کوشش کی۔ کبھی مولوی صاحب کو یہ بتانے کے لئے کہ مجھ سے کوئی چیز پوشید نہیں رہتی۔ مولوی صاحب سے فرمایا مولوی صاحب آپ اپنے گھر جائیں۔ جب واپس آئیں تو وہاں آپ کے ساتھ جو کچھ بھی حالات واقعات اور معاملات پیش آئے ہوں مجھ سے پوچھیں سب کچھ ایک ایک تفصیل کے ساتھ آپ کو بتاؤں گا انشاء اللہ کسی ایک چیز میں بھی آپ غلطی نہ پائیں گے۔

(فوائد عثمانیہ ۱۳۶)

کبھی مولوی صاحب کے دل کی بات بتا کر عملاً اس چیز کا مظاہرہ کیا کہ مجھ پر راز دل بھی عیاں ہوتا ہے چنانچہ فوائد عثمانیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ اپنے اونٹوں کا معائنہ کرتے ہوئے افغانیوں کے ساتھ پشتو میں گفتگو فرما رہے تھے مولوی حسین علی صاحب بھی حاضر تھے۔ مولوی صاحب کے دل میں اپنے اہل وعیال کے خیالات آنے لگے۔ حضرت خواجہ فوراً ان کی طرف متوجہ ہوئے اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

عربی (بلاشبہ: تمہاری بیویوں اور تمہاری اولادوں میں تمہارے دشمن ہیں ان سے بچ کر رہو) اور یہ آیت پڑھ کر دوبارہ افغانیوں سے گفتگو میں مصروف ہو گئے۔

(فوائد عثمانیہ ص ۱۳۵)

اور کبھی اپنے طرف عمل کے ذریعے یہ ظاہر کیا کہ مجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی اور زبانی طور پر فرمادیا "" "اولیاء ہمہ می دانند" (اولیاء سب کچھ جانتے ہیں) "فوائد عثمانیہ" میں ہے کہ ایک دفعہ میاں عبدالکریم صاحب نے مولوی حسین علی صاحب سے پوچھا! کیا اولیاء

غیب جانتے ہیں؟

''علم غیب تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے البتہ کبھی کوئی چیز اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں القاء کر دیتا ہے تو وہ اس چیز کو بطور ''الہام'' یا بطور ''کشف'' جان لیتا ہے'' مولوی صاحب نے اپنے مخصوص عقائد کے مطابق جواب دیا۔

''کیا اولیاء کے گھوڑے غیب جانتے ہیں'' میاں صاحب نے دوسرا سوال کیا۔

''اس سوال کی کیا ضرورت پیش آئی'' مولوی صاحب نے حیرت سے پوچھا ''دراصل حضرت قبلہ کا میرے پاس ایک گھوڑا تھا اور میاں صاحب نے بیان کرنا شروع کیا وہ گھوڑا میرے باجرے کے سرسبز کھیتوں میں چرتا تھا صرف باجرے کے خوشے کھاتا تھا ایک دن مجھے خیال آیا کہ اگر یہ گھوڑا اسی طرح باجرے کے خوشے کھاتا رہا تو باجرہ ختم ہو جائے گا اور کٹائی کے وقت کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ گھوڑے نے باجرہ کھانا چھوڑ دیا میں سمجھ گیا کہ میرے بیہودہ خیالات کی وجہ سے گھوڑا ناراض ہو گیا ہے۔ میں گھوڑے کے پاس گیا اور اس کے پاؤں پر گر پڑا انتہائی عاجزی سے عرض کی کہ سب مال حضرت قبلہ کا ہے تمہارا جہاں سے جی چاہے شوق سے کھاؤ۔ میرے یوں پاؤں پر پڑنے سے گھوڑے نے پھر باجرہ کھانا شروع کر دیا اگر اولیاء کے گھوڑے غیب نہیں جانتے تو یہ سب کچھ کس طرح ہو گیا؟

''اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا متولی ہوتا ہے جب تم نے غلط خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو باجرہ کھانے سے منع کر دیا اور جب تم نے غلط خیال سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ گھوڑے کو اجازت دے دی۔ مولوی صاحب نے اپنے نظریات کے مطابق وقتی طور پر توجیہہ کر دی مگر دل میں کھٹک پیدا ہو گئی کہ اولیاء کا علم کس طرح کا ہوتا ہے بعض چیزوں کا ہوتا ہے؟ یا اکثر چیزوں کا؟ یا سب چیزوں کا؟ اور کیا ہر وقت ہوتا ہے یا توجہ اور خیال کی ضرورت ہوتی ہے؟ وہاں سے اٹھ کر تسبیح خانہ میں آئے وہاں حضرت خواجہ افغانی لوگوں کے ساتھ پشتو میں مصروف گفتگو تھے مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے ان کے بیٹھتے ہی حضرت خواجہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''مولوی صاحب اولیاء ہمہ

میدانند ولیکن مامور باظہار نیستند" مولوی صاحب اولیاء سب کچھ جانتے ہیں مگر انہیں اظہار کا حکم نہیں ہے۔ یہ فرما کر دوبارہ افغانیوں کے ساتھ پشتو میں مصروف گفتگو ہو گئے۔

(فوائد عثمانیہ ص ۱۳۴-۱۳۵)

گویا آپ نے مولوی صاحب کے اس سوال کا جواب دیا کہ اولیا کو بعض چیزوں کا علم ہوتا ہے یا سب کا زبانی طور پر جواب دے دیا اور اس سوال کا کہ ہر وقت جانتے ہیں یا توجہ اور خیال کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے اپنے طرز عمل سے جواب دے دیا کہ باوجود افغانیوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہونے کے آپ کو علم تھا کہ کس کے دل میں کیا کھٹک رہا ہے حضرت خواجہ کی ان مسلسل کوششوں کے باوجود افسوس کہ مولوی صاحب کے عقیدہ کی اصلاح نہ ہو سکی مولوی صاحب بدستور نہ صرف یہ کہ اولیاء کے ہمہ گیر علم کے منکر رہے بلکہ آپ کے نزدیک جو لوگ یہ کہیں کہ اولیاء سب کچھ جانتے ہیں وہ مشرک ہیں مفتری ہیں معاند ہیں۔ قرآن کریم کے مخالف ہیں اور اللہ کے راستے سے روکنے والے ہیں چنانچہ "بلغتہ الحیر ان" میں ہے۔

"آج کل کے مشرک افتراء علی اللہ یہ کہتے ہیں کہ انبیاء و صلحاء تمام کچھ جانتے ہیں محض عناداً قرآن شریف کا انکار کر کے" صدوا عن سبیل اللّٰہ کے حکم میں داخل ہوتے ہیں

(بلغتہ الحیر ان ص ۱۶۲)

غور کیجئے! حضرت خواجہ فرماتے ہیں "اولیاء سب کچھ جانتے ہیں" اور مولوی صاحب کے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ اولیاء سب کچھ جانتے ہیں وہ مشرک مفتری معاند مخالف قرآن اور راہ خدا سے روکنے والا ہے خدارا اے عقیدت مندان عثمان! ذرا دیکھو تو! مولوی صاحب نے حضرت خواجہ پر کیا کیا فتوئی لگائے ہیں۔ یہ ہے حضرت خواجہ کی نوازشوں کا صلہ جو مولوی صاحب نے دیا۔ اہل سنت کا شروع سے یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جب انہیں کوئی مصیبت زدہ شخص پکارے تو وہ اس کی امداد کریں۔

دست شیخ از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضہ اللہ نیست

یہی عقیدہ حضرت محمد عثمان (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کا بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "دین و دنیا کے اکثر جھگڑے جاہ وریاست کی محبت سے پیدا ہوتے ہیں کہ سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "حب الدنیا راس کل خطیئة" جس طرح لامذہبوں اور اہل سنت کا نزاع اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں ہے۔ ورنہ اہل اسلام میں کوئی شخص بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ انبیاء واولیاء استقلالاً نافع وضار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہی ہے کہ اس نے ہر شئی کو کسی سبب کے ساتھ مسبب فرمایا۔ (فوائد عثمانیہ ۷۳)

دنیا بھر میں جو لوگ مصیبت کے وقت اولیاء کرام کو پکارتے ہیں وہ انہیں امداد الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر ہی پکارتے ہیں حضرت خواجہ محمد عثمان (علیہ الرحمۃ والرضوان) فرماتے ہیں وقت مصیبت رابطہ شیخ مفید است۔ (فوائد عثمانیہ ص ۲۳)

حضرت خواجہ صاحب کی انہی تعلیمات کا اثر تھا کہ آپ کے مخلص مرید مصیبت کے وقت آپ ہی سے امداد طلب کرتے تھے۔ حضرت خواجہ کے ایک خادم مولوی نورالدین صاحب آپ کی زیارت اور قدم بوسی کے لئے گھر سے روانہ ہوئے راستہ میں چار آدمی ملے انہوں نے بتایا کہ راستہ میں جو نالہ پڑتا ہے اس میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ پانی کی گہرائی قد آدم سے زیادہ ہے اور بہاؤ اتنا تیز ہے کہ پاؤں زمین پر ٹکتے ہی نہیں اسے عبور کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے آپ واپس چلے جائیں مولوی صاحب پچی ارادت لے کر آئے تھے اس لئے ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی اور چلتے رہے جس وقت نالے کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ نالہ واقعی انتہائی زور شور سے بہہ رہا ہے اور اس سے گزرنا بظاہر ناممکن ہے اسی دوران دو آدمی شناہ والے آئے اور انہوں نے شناہ کے ذریعے بڑی مشکل سے نالہ پار کیا۔ مولوی صاحب نے انہیں آواز دی کہ خدا کیلئے مجھے بھی شناہ کے ذریعے نالہ پار کرادو مگر انہوں نے مولوی صاحب کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور چلے گئے۔ مولوی صاحب بہت افسردہ ہوگئے بڑی مشکل سے اتنا طویل راستہ طے کرکے یہاں تک پہنچے تھے اس لئے واپس جانے کو بھی دل نہیں چاہتا تھا جب ظاہری سبب کوئی نہ رہا تو آپ حضرت خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا۔

''برائے زیارت حضوری آیم امداد فرمایند کہ ازیں آب بسلامت بگورم'' میں حضور کی زیارت کیلئے آرہا ہوں میری امداد فرمائیں کہ اس پانی سے بخیریت گزر جاؤں۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر پانی میں قدم رکھا پانی پنڈلیوں سے اوپر نہ تھا ایک قدم اور آگے بڑھے۔ پانی پھر بھی اسی قدر رہا غرضیکہ آپ یوں ہی نالہ عبور کر گئے اور کہیں بھی پانی پنڈلیوں سے زیادہ نہ ہوا۔ جب حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچے تو آپ خود ہی فرمانے لگے۔

''مولوی صاحب راستے میں نالے کا پانی پنڈلیوں تک ہی تھا نا'' حضرت پانی تو قد آدم سے بھی زیادہ اور انتہائی تیز تھا لیکن جب آپ کی طرف متوجہ ہو کر میں نے پانی میں پاؤں رکھا۔ تو کہیں بھی پانی میری پنڈلیوں سے اوپر نہیں بڑھا اور بخیریت کنارے پر پہنچ گیا مولوی صاحب نے عرض کی حضرت خواجہ مسکرا کر خاموش ہو گئے'' (فوائد عثمانیہ ص ۱۳۳)

مولوی نور الدین صاحب نے مصیبت کے وقت اپنے شیخ ہی سے امداد طلب کی ''امداد فرمایند'' اور جب حضرت خواجہ صاحب سے ذکر کیا تو آپ مسکرائے اور خاموش ہو گئے اگر حضرت خواجہ کے نزدیک کسی سے غائبانہ مدد طلب کرنا ناجائز ہوتا تو آپ سختی سے مولوی صاحب کو منع کرتے مگر افسوس کہ مولوی حسین علی صاحب غائبانہ امداد طلب کرنے کو شرک اور کفر سمجھتے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ'' پس حاصل یہ ہوا کہ خواہ جن ہو یا ملائک یا ولی یا صنم ہو قضائے حاجات کے واسطے پکارنا کفر اور شرک ہے (بلغتہ الحیر ان ص ۸)

مولوی صاحب پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا کہ آپ کو خواب میں بھی یہی کچھ نظر آتا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

میں نے آدم علیہ السلام سے سرور عالم (ﷺ) تک تمام انبیاء کو دیکھا سب بہ آواز بلند یہ اعلان کر رہے تھے کہ جس کسی نے غیر اللہ کو پکارا یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ وہ جانتا اور سنتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔ یہاں تو مولوی صاحب نے پھر بھی اتنی تکلیف گوارا کر لی کہ یہ قید لگا دی کہ یہ'' اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ جانتا اور سنتا ہے'' مگر مولوی صاحب کا یہ عقیدہ نہیں ہے مولوی صاحب کے نزدیک تو اگر پکارنے والے کا یہ عقیدہ ہو کہ وہ سنتا نہیں ہے تب بھی کافر ہے۔ لکھتے ہیں۔

''غیر اللہ کو پکارنا بالکل حرام ہے اگر چہ یہ خیال ہو کہ سنتے نہیں''

بلغتہ الحیر ان ص ۳۲۲)

اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک بڑے کافر اور مشرک مولوی نور الدین صاحب تھے جنہوں نے غائبانہ امداد حضرت خواجہ سے طلب کی یا وہ جو فرماتے ہیں کہ وقت مصیبت رابطہ شیخ مفید است اور جو مولوی نور الدین کا واقعہ سن کر مسکرائے اور خوش ہوئے۔ اور آخر میں ہم حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب گرامی کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو اتفاق سے مولوی حسین علی صاحب کے نام ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی کچھ واردات قلبی ذکر کی تھیں حضرت خواجہ صاحب نے مولوی صاحب کو ان عمدہ واردات پر مبارکباد دی اور آخر میں لکھا۔ گو کہ فقیر لائق ایں معنی نباشد لیکن بتصرف حضرت پیر دستگیر نفعنا اللہ ببرکاتہ وافاض علینا من فیوضاتہ امید قوی است با کریماں کارہا دشوار نیست

(فوائد عثمانیہ ص ۸۹)

اگر چہ یہ فقیر اس مرتبہ کے قابل نہیں۔

مگر پیر دستگیر کے تصرف سے ان فیوضات کے حصول کی قوی امید ہے کہ سخیوں کے لئے بڑے بڑے کام بھی مشکل نہیں ہوتے۔

غور کیجئے کہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیر کی وفات کے بعد بھی تمام کمالات کو اپنے پیر دستگیر کے تصرف کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ مگر مولوی حسین علی صاحب پیر دستگیر کا تصرف تو رہا ایک طرف انبیاء کرام کے تصرف کے بھی منکر ہیں لکھتے ہیں۔

تمام انبیاء صالحین اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کر رہے ہیں اور مقرب بالعبودیۃ ہیں معلوم ہوا کہ کوئی متصرف نہیں ہے۔ (بلغتہ الحیر ان ص ۲۰۸)

نہ صرف یہ کہ تصرف کے منکر ہیں بلکہ جو شخص کسی کو متصرف سمجھے اسے بد بخت اور مشرک قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں

اگر تیرے سوا کسی اور کو بلایا تو بد بخت اور مشرک ہوتا لیکن میں نے تجھ کو ہی پکارا ہے اور متصرف فی الامور قرار دیا ہے اس لئے بد بخت نہیں ہوں (بلغتہ الحیر ان ص ۲۰۸)

توجہ کیجئے! اے ارادتمندان حضرت خواجہ محمد عثمان کہ حضرت خواجہ صاحب تو لکھتے ہیں ''بتصرف پیر دستگیر'' اور مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جو کسی کو متصرف فی الامور سمجھے وہ بد بخت اور مشرک ہے نتیجہ کیا نکلا۔

''مایکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم''

یہی ایک مختصر سا تقابلی مطالعہ تھا حضرت خواجہ کے عقائد اور مولوی صاحب کے عقائد کا اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم تفصیل سے بتاتے کہ مولوی صاحب کے عقائد اکابرین موسیٰ زئی کے عقائد کے خلاف ہیں اور اس تقابلی مطالعہ کی ضرورت بھی یوں پڑ گئی کہ ایک مخصوص مکتبہ فکر کی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ تاثر عام ہوگیا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ جس نے آفاق کو نور ہدایت سے منور کیا۔ وہ وہابیوں کا سلسلہ ہے اس تاثر کو دور کرنا ضروری تھا۔

(مقامات صدریہ ص ۱۰۹ تا ۱۲۰)

مکتبہ بارویہ رضویہ کی دیگر اہم مطبوعات

(۱) داڑھی کی اہمیت

مولف استاد العلماء حضرت علامہ۔ مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و اضافہ

جدید از حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حسن الحسنی الباروی

(۲) الدر البیضانی برکات ید المصطفی ﷺ

مولف صاحبزادہ محمد عبد الصمد صاحب الحسنی الباروی

(۳) ضیاء الامم فی مولد سید ولد آدم ﷺ

مولف حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ احمد حسن باروی صاحب

(۴) شفاعت مصطفیٰ ﷺ اور مقام محمود مولف مولانا وزیر احمد باروی

(۵) دافع الضلالات فی ایصال الثواب للاموات

(۶) احسن المقامات لمدفین الاموات

(۷) نماز کے فضائل اور بے نمازی کی شرعی حیثیت

(۸) گستاخ صحابہ کا انجام غیر مطبوعہ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلآویز ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور

جلد 6

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تفسیر

تفسیرات احمدیہ

جس کا نہایت سلیس اور دلکش انداز میں اردو ترجمہ

جناب مفتی محمد شرف الدین اشرفی

خطیب اعظم ملٹن کینز، انگلینڈ نے کیا۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی -- پاکستان